

موت کے مناظر آئینہ عبرت

تصنیف

علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰

Ph : 021-32439799 Website : www.ishaateislam.net

موت کے مناظر

آئینہ عبرت

تصنیف

حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنت (پاکستان)

نور مسجد، کاغذی بازار، میٹھادر، کراچی، فون: 32439799

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

سبب تالیف

شعبان ۱۴۰۵ھ کو دارالعلوم تنویر الاسلام امرڈوبھا ضلع بستی کے سالانہ اجلاس میں دستار بندی و ختم بخاری شریف کے لیے جب میں حاضر ہوا تو عین اس وقت جبکہ دارالعلوم کی مسجد ”تنویر المساجد“ کے منگ بنیاد کی تقریب جو رہی تھی بالکل ناگہان حضرت غازی ملت مولانا سید محمد اشقی صاحب کچھو چھو مدظلہ العالی مجھ سے پرچہ پیش کیے کہ آپ کی تصانیف کی تعداد کتنی ہو چکی؟ میں نے عرض کیا کہ چوبیس ہیں۔
تالیف ”سامان آخرت“ مکمل کر چکا ہوں کہ سن کر حضرت موصوف العدر نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ ایک کتاب خواہ چھوٹی ہی رہی اور بھی جلد لکھ دیجئے تاکہ پچیس ہو جائے۔
چوبیس کا عدد ٹھیک نہیں معلوم ہوتا۔ ان دنوں میری پشت میں کاربٹل پھوڑا نکلا ہوا تھا جس کی تکلیف رمضان شریف میں بھی رہی۔ لیکن مولانا العزیز کی فرمائش کا مجھے برابر خیال لگا رہا۔ پچنانچہ شمال میں جب میں براؤن شریف حاضر ہو گیا۔ تو اس کتاب کی تدوین شروع کر دی۔ جو مجھہ تعالیٰ تقریباً تین ماہ میں مکمل ہو گئی۔
اس کتاب میں مندرجہ ذیل دس عنوانوں پر چند مقبرہ کتابوں کے حوالوں کو میں نے درج کر دیا ہے۔ جو بہت ہی اثر انگیز و بہت خیر ہیں۔

- (۱) بوقت وفات کس نے کیا کہا؟ (۲) جنازہ یا قبر کو دیکھ کر کس نے کیا کہا؟
- (۳) اولاد کی موت پر کس نے کیا کہا؟ (۴) اموات کے لیے کس نے کیا خواب دیکھا؟

نام کتاب : آئینہ عبرت
تصنیف : حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ علیہ
ترتیب اشاعت : ذوالحجہ ۱۴۳۰ھ۔ دسمبر ۲۰۰۹ء
تعداد اشاعت : ۳۵۰۰
ناشر : جمعیت اشاعت السنّت (پاکستان)

نور مسجد کاغذی بازار منجھاور کراچی، فون: 2439799

خوشخبری: یہ رسالہ website: www.ishaateislam.net

پر موجود ہے۔

پیش لفظ

کتاب ہذا آئینہ عبرت جو کہ حضرت علامہ مولانا عبدالمصطفیٰ اعظمی صاحب کی تالیف کردہ ہے اس میں موت سے متعلق بزرگان دین کے اقوال اور چند اہم موضوعات کے تحت واقعات کو تحریر میں لایا گیا ہے، جس کو پڑھ کر موت سے قبل موت کی تیاری اور دنیا و آخرت کو سنوارا جاسکتا ہے۔

جمعیت اشاعت السنّت پاکستان مذکورہ رسالہ کو مسلمانوں کی اصلاح کے پیش نظر اپنے سلسلہ مفت اشاعت کے ۱۸۸ ویں نمبر پر شائع کر رہی ہے، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کے طفیل ہم سب کی اس سعی کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اسے خواص و عوام کے لئے نافع بنائے۔ آمین

حکیم سید محمد طاہر نعیمی مراد آبادی

فہرست مضامین

| صفحہ | مضامین | صفحہ |
|------|---|------|
| ۲۷ | حضرت مرد بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ | ۱۰ |
| ۲۸ | حضرت عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ | ۱۱ |
| ۲۹ | حضرت سعد بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ | ۱۲ |
| ۳۰ | حضرت ابو عامر اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ | ۱۳ |
| ۳۱ | حضرت ذوالنور دین رضی اللہ تعالیٰ عنہ | ۱۴ |
| ۳۲ | حضرت اسود راعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ | ۱۵ |
| ۳۳ | حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ | ۱۶ |
| ۳۴ | حضرت عمرو بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ | ۱۷ |
| ۳۵ | حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ | ۱۸ |
| ۳۶ | حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ | ۱۹ |
| ۳۷ | حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ | ۲۰ |
| ۳۸ | حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ | ۲۱ |
| ۳۹ | حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ | ۲۲ |
| ۴۰ | حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ | ۲۳ |
| ۴۱ | حضرت ابو بکر بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ | ۲۴ |

(۵) غلبہ خوفِ الہی میں کس نے کیا کہنا، (۶) قبر آدمیوں سے کیا کہتی ہے؟
 (۷) قبر میں مذاب کس کس طرح ہوگا، (۸) موت کو سلام و ثواب کس طرح پہنچتا ہے؟
 (۹) حساب خداوندی کا کیا منظر ہوگا، (۱۰) جہنم و جنت میں داخلہ کیوں کر ہوگا،
 یہ کتاب گہریت مختصر ہے لیکن عمدہ تعالیٰ امید قوی ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ
 بہت ہی دل گمان نہایت ہی نصیحت آموز اور بے حد عبرت انگیز ہوگی۔ اس لیے
 اس مجموعے کو ہونہر تعالیٰ آیتندہ عبرت کے نام سے ناظرین کرام کی خدمت میں
 نذر کرتا ہوں۔ اور دعا گو کہ خداوند قدوس اپنے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے
 طفیل میں اس کتاب کو دونوں جہان کی کرامتوں سے شرف اندوز فرمائے۔ اور مجھ
 گنہگار اور میرے والدین و اعزہ و احباب نیز مریدین و متعلقین کے لیے اساتذہ کرام
 مشائخ عظام کی برکتوں سے ذخیرہ آخرت و سیر مغفرت بنائے۔ آمین برحمتہ
 و هو ارحم الراحمین و ما ذالک علی اللہ بجز۔ و هو حی و نعمر الوکیل
 و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین الی یوم
 الدین و الحمد للہ رب العالمین۔

عبدالمصطفیٰ الاعظمی عفی عنہ
 ساکن گھوسی۔ ضلع مظفر گڑھ
 براؤن شریف
 یکم محرم ۱۴۰۶ھ

| صفحہ | مضامین | صفحہ | مضامین |
|------|---|------|---|
| ۳۴ | حضرت عمر بن حنین مجلی علیہ الرحمۃ | ۵۴ | حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمۃ |
| ۳۵ | حضرت نذیر بن ابی اوفی علیہ الرحمۃ | ۵۵ | حضرت ابو ذر غفاری علیہ الرحمۃ |
| ۳۶ | حضرت ابو ذر غفاری علیہ الرحمۃ | ۵۶ | حضرت ابو ذر غفاری علیہ الرحمۃ |
| ۳۷ | حضرت یحییٰ بن جلیل علیہ الرحمۃ | ۵۷ | حضرت یحییٰ بن جلیل علیہ الرحمۃ |
| ۳۸ | حضرت بشر بن عازب علیہ الرحمۃ | ۵۸ | حضرت بشر بن عازب علیہ الرحمۃ |
| ۳۹ | حضرت غیلہ بن عبد الملک بن مروان علیہ الرحمۃ | ۵۹ | حضرت غیلہ بن عبد الملک بن مروان علیہ الرحمۃ |
| ۴۰ | حضرت غیلہ بن ہارون رشید علیہ الرحمۃ | ۶۰ | حضرت غیلہ بن ہارون رشید علیہ الرحمۃ |
| ۴۱ | حضرت غیلہ بن ہارون رشید علیہ الرحمۃ | ۶۱ | حضرت غیلہ بن ہارون رشید علیہ الرحمۃ |
| ۴۲ | حضرت خلیفہ متقیم باللہ علیہ الرحمۃ | ۶۲ | حضرت خلیفہ متقیم باللہ علیہ الرحمۃ |
| ۴۳ | حضرت خلیفہ متقیم باللہ علیہ الرحمۃ | ۶۳ | حضرت خلیفہ متقیم باللہ علیہ الرحمۃ |
| ۴۴ | حضرت عامر بن عبد القیس علیہ الرحمۃ | ۶۴ | حضرت عامر بن عبد القیس علیہ الرحمۃ |
| ۴۵ | حضرت سیر بن سقلی علیہ الرحمۃ | ۶۵ | حضرت سیر بن سقلی علیہ الرحمۃ |
| ۴۶ | حضرت جعید بغدادی علیہ الرحمۃ | ۶۶ | حضرت جعید بغدادی علیہ الرحمۃ |
| ۴۷ | حضرت ذوالنون مصری علیہ الرحمۃ | ۶۷ | حضرت ذوالنون مصری علیہ الرحمۃ |
| ۴۸ | حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ | ۶۸ | حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ |
| ۴۹ | حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ | ۶۹ | حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ |
| ۵۰ | حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ | ۷۰ | حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ |
| ۵۱ | حضرت امام جعفر صادق علیہ الرحمۃ | ۷۱ | حضرت امام جعفر صادق علیہ الرحمۃ |
| ۵۲ | حضرت یزید رضا شامی محدث علیہ الرحمۃ | ۷۲ | حضرت یزید رضا شامی محدث علیہ الرحمۃ |
| ۵۳ | حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمۃ | ۷۳ | حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمۃ |
| ۵۴ | حضرت زبیر بن جہش علیہ الرحمۃ | ۷۴ | حضرت زبیر بن جہش علیہ الرحمۃ |
| ۵۵ | حضرت صالح بن عمر علیہ الرحمۃ | ۷۵ | حضرت صالح بن عمر علیہ الرحمۃ |
| ۵۶ | ایک عابد کبیر علیہ الرحمۃ | ۷۶ | ایک عابد کبیر علیہ الرحمۃ |
| ۵۷ | حضرت فاطمہ بنت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہا | ۷۷ | حضرت فاطمہ بنت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہا |
| ۵۸ | حضرت احمد بن محمد بن عبد الملک علیہ الرحمۃ | ۷۸ | حضرت احمد بن محمد بن عبد الملک علیہ الرحمۃ |
| ۵۹ | حضرت احمد بن محمد بن عبد الملک علیہ الرحمۃ | ۷۹ | حضرت احمد بن محمد بن عبد الملک علیہ الرحمۃ |
| ۶۰ | ایک عاشق صادق علیہ الرحمۃ | ۸۰ | ایک عاشق صادق علیہ الرحمۃ |

| صفحہ | مضامین | صفحہ | مضامین |
|------|--|------|--|
| ۶۱ | حضرت خواجہ حسن بصری علیہ الرحمۃ | ۸۱ | حضرت خواجہ حسن بصری علیہ الرحمۃ |
| ۶۲ | حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمۃ | ۸۲ | حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمۃ |
| ۶۳ | حضرت عبد الواحد بن زبیر علیہ الرحمۃ | ۸۳ | حضرت عبد الواحد بن زبیر علیہ الرحمۃ |
| ۶۴ | حضرت ابراہیم حرجلی علیہ الرحمۃ | ۸۴ | حضرت ابراہیم حرجلی علیہ الرحمۃ |
| ۶۵ | حضرت ایوب سختیانی علیہ الرحمۃ | ۸۵ | حضرت ایوب سختیانی علیہ الرحمۃ |
| ۶۶ | حضرت داؤد طائی علیہ الرحمۃ | ۸۶ | حضرت داؤد طائی علیہ الرحمۃ |
| ۶۷ | حضرت عبد اللہ بن مبارک علیہ الرحمۃ | ۸۷ | حضرت عبد اللہ بن مبارک علیہ الرحمۃ |
| ۶۸ | حضرت متمم دقاقی علیہ الرحمۃ | ۸۸ | حضرت متمم دقاقی علیہ الرحمۃ |
| ۶۹ | حضرت درقاہ بن بشر علیہ الرحمۃ | ۸۹ | حضرت درقاہ بن بشر علیہ الرحمۃ |
| ۷۰ | حضرت یحییٰ بن معین علیہ الرحمۃ | ۹۰ | حضرت یحییٰ بن معین علیہ الرحمۃ |
| ۷۱ | حضرت ابو بکر کتانی علیہ الرحمۃ | ۹۱ | حضرت ابو بکر کتانی علیہ الرحمۃ |
| ۷۲ | حضرت ابو سعید خدری علیہ الرحمۃ | ۹۲ | حضرت ابو سعید خدری علیہ الرحمۃ |
| ۷۳ | حضرت احمد بن ابی الحواری علیہ الرحمۃ | ۹۳ | حضرت احمد بن ابی الحواری علیہ الرحمۃ |
| ۷۴ | حضرت یحییٰ بن سعید قطان علیہ الرحمۃ | ۹۴ | حضرت یحییٰ بن سعید قطان علیہ الرحمۃ |
| ۷۵ | حضرت خطیب بغدادی علیہ الرحمۃ | ۹۵ | حضرت خطیب بغدادی علیہ الرحمۃ |
| ۷۶ | حضرت منصور بن اسماعیل علیہ الرحمۃ | ۹۶ | حضرت منصور بن اسماعیل علیہ الرحمۃ |
| ۷۷ | حضرت ابو جعفر صید لانی علیہ الرحمۃ | ۹۷ | حضرت ابو جعفر صید لانی علیہ الرحمۃ |
| ۷۸ | حضرت عبد اللہ بن عون خزازی علیہ الرحمۃ | ۹۸ | حضرت عبد اللہ بن عون خزازی علیہ الرحمۃ |
| ۷۹ | حضرت امام مالک علیہ الرحمۃ | ۹۹ | حضرت امام مالک علیہ الرحمۃ |
| ۸۰ | حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ | ۱۰۰ | حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ |

| صفحہ | مضامین | صفحہ |
|------|--|------|
| ۸۱ | حضرت یزید بن مذکور علیہ الرحمۃ | ۷۱ |
| | قبر آدمیوں سے کیا کہتی ہے؟ | ۷۲ |
| | " " " | ۷۳ |
| | " " " | ۷۴ |
| ۸۲ | حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ | ۷۵ |
| | حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ | ۷۶ |
| | حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ | ۷۷ |
| | حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ | ۷۸ |
| | حضرت طران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ | ۷۹ |
| ۸۳ | حضرت مسور بن مخزوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ | ۸۰ |
| | حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ | ۸۱ |
| | قبریں عذاب کس کس طرح ہو گا؟ | ۸۲ |
| | پانچ حدیثیں | ۸۳ |
| ۸۴ | اہل بیت کو سلام و ثواب کس طرح پہنچتا ہے؟ | ۸۴ |
| | ایصال ثواب کی اصل | ۸۵ |
| | حضرت اکرم صلی اللہ علیہ وسلم | ۸۶ |
| ۸۸ | حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ | ۸۷ |
| | حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ | ۸۸ |
| | حضرت نافع علیہ الرحمۃ | ۸۹ |
| | حضرت بشر بن منصور علیہ الرحمۃ | ۹۰ |
| | حضرت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ | ۹۱ |
| | حضرت محمد بن احمد مرزوقی علیہ الرحمۃ | ۹۲ |
| | حضرت ابوقلابہ علیہ الرحمۃ | ۹۳ |
| | حضرت محمد بن طوسی معلم علیہ الرحمۃ | ۹۴ |
| | حضرت بشیر بن قاب بخرانی علیہ الرحمۃ | ۹۵ |
| | حضرت خواجہ حسن بصری علیہ الرحمۃ | ۹۶ |
| | حضرت فاکب بن دینار علیہ الرحمۃ | ۹۷ |
| | حضرت عاتق امیر علیہ الرحمۃ | ۹۸ |
| | حضرت سری سقطی و عطارد سلمی علیہما الرحمۃ | ۹۹ |
| | حضرت صالح قرطبی علیہ الرحمۃ | ۱۰۰ |
| | حضرت طاؤس علیہ الرحمۃ | ۱۰۱ |
| | حضرت عمر بن عبد العزیز علیہ الرحمۃ | ۱۰۲ |
| | حضرت خواجہ حسن بصری علیہ الرحمۃ | ۱۰۳ |

| صفحہ | مضامین | صفحہ |
|------|-----------------------------------|------|
| ۹۶ | نہروں سبق | ۹۲ |
| | جہنم و جنت میں داخل کیونکر ہو گا؟ | ۹۳ |
| ۹۸ | جہنم کے قیدی | ۹۴ |
| | جنت کے مہمان | ۹۵ |
| ۹۹ | نہروں ہدایات | ۹۶ |
| | چند آیات کریمہ | ۹۷ |

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

① بوقت وقات کس نے کیا کہا؟

موت کے وقت انسان کے آخری کلمات کا بڑا وقار و اعتبار ہوا کرتا ہے کیونکہ دنیا سے جاتے ہوئے آدمی کا آخری کلام اس کے خیالات و اعتقادات بلکہ عمل و کردار کا بڑی حد تک آئینہ دار ہوا کرتا ہے۔ اور سامعین کے لیے بھی اس کلام میں بڑی بڑی عبرتوں کا نشان، اور طرح طرح کی نصیحتوں کا سامان ہوا کرتا ہے۔ اس لیے ہم یہاں چند ناموروں کے آخری کلام کا تذکرہ کرتے ہیں کہ وہ کیا بول کر دنیا سے گئے۔ اور پھر اس کے بعد کبھی ان کی بولی نہیں سنی گئی۔ تاکہ ناظرین اس سے عبرت و نصیحت حاصل کریں۔

۱۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم | حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری وفات میں آپ پر بار بار غشی کا دورہ پڑتا تھا یہ دیکھ کر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زبان سے شدت غم میں یہ لفظ نکل گیا کہ اَلْكَوْنُ اَجَاكَ ہائے رے میرے باپ کی بے چینی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ۔ اے بیٹی! آج کے بعد تمہارا باپ پھر کبھی بے چین نہیں ہوگا۔ (بخاری ج ۲ ص ۲۴۱ باب مرض ابی صلی اللہ تعالیٰ وسلم) حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے سینے سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔ اور آپ کا سر مبارک میرے سینے

اور حق کے درمیان تھا۔ اور بار بار آپ یہ پڑھتے رہے کہ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ عَلَیْکَ مُحَمَّدٌ۔ یعنی ان لوگوں کے ساتھ جن پر خدا کا انعام ہے۔ اور کبھی یہ فرماتے کہ اَللّٰهُمَّ فِی الْفِتَنِ الرَّحْمٰنِ اَعْلٰی فِدَاوْنَا اِیُّسَ رَفِیقِیْنِ۔ اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَللّٰهُ پڑھتے اور فرماتے تھے کہ بے شک موت کے لیے سختیاں ہیں۔ (بخاری ج ۲ ص ۶۷)

وفات اقدس سے تھوڑی دیر پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بھائی حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما تازہ مسواک ہاتھ میں لیے ہوئے حاضر ہوئے حضور نے ان کی طرف نظر جما کر دیکھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سمجھا کہ مسواک کی خواہش ہے۔ انہوں نے فوراً ہی مسواک لے کر دانتوں سے نرم کی اور دست اقدس میں دے دی۔ اور اپنے مسواک فرمائی۔ سر پہر کا وقت تھا کہ سینہ اقدس میں سانس کی گھر گھر اہٹ محسوس ہونے لگی۔ اتنے میں آپ کے مقدس ہونٹ ہلے تو لوگوں نے یہ الفاظ سن کر اَلصَّلٰوةُ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ فَاَنْتُمْ غُلَامُوْنَ غُلَامُوْنَ کا خیال رکھو (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۲۹) پاس میں پانی کا ایک طشت تھا۔ اس میں بار بار ہاتھ ڈالتے اور چہرہ اور پیر پٹتے۔ اور کلمہ پڑھتے۔ اور چادر مبارک کو کبھی منہ پر ڈالتے کبھی ہٹا لیتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کے سر اقدس کو اپنے سینے سے لگا لے بیٹھی ہوئی تھیں کہ اتنے میں آپ نے اپنا مقدس ہاتھ اٹھا کر تین مرتبہ یہ فرمایا کہ۔

بِیْلِ الرَّفِیقِیْنِ اَلَا عُلٰی (اب کوئی نہیں) بلکہ وہ بڑا رفیق چاہیے۔

یہی الفاظ زبان اقدس پر تھے کہ ناگہاں مقدس ہاتھ نلک گئے اور آنکھیں پھٹ کی طرف دیکھتے ہوئے کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ اور آپ کی روح اقدس عالم اقدس میں پہنچ گئی اور آخری لفظ جو زبان اقدس سے ادا ہوا وہ یہی تھا۔ اَللّٰهُمَّ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَعْلٰی فِدَاوْنَا اِیُّسَ رَفِیقِیْنِ (بخاری ج ۲ ص ۶۷) اِنَّا اِلَیْکَ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

(پارہ ۲۶ - سورہ قیامت ۱۹)

آپ کی وفات ۲۲ جمادی الاخریٰ ۱۳۱۰ھ کو مشکل کی رات میں بمقام مدینہ منورہ ہوئی
حضرت نذر علیؒ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور روضہ منورہ میں حضور اقدس
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پہلوئے مبارک میں آپ مدفون ہوئے۔ بوقت وفات آپ کی
عمر شریف تیرہ سو سال تھی۔ (تاریخ الخلفاء ص ۷۱)

جب لوگ آپ کا مقدس جنازہ لے کر بحرہ منہ کے پاس پہنچے لوگوں نے عرض کیا کہ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ يَا ذَا جَلَلٍ هَذَا الْبُكَيرُ یہ عرض کرتے ہی بحرہ مقدسہ کا بند دروازہ ایک دم خود بخود کھل گیا۔ اہتمام حاضرین نے قبر انور سے یہ غیبی آواز سنی کہ اَخْبِرُوا النَّجِيَّةَ اِنَّ الْعَبِيَّةَ یعنی حبیبہ کے حبیب کے دربار میں داخل کر دو۔ (تفسیر کبرج ۵ ص ۴۵۸)

۳۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ | امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
غازی فرطحانہ کے لیے منسلک رکھتے

ہونے اور تکبیر تحریر کی کہ بالکل اچانک فیروز الدولہ کو مجموعی حوآپ سے بغض رکھتا تھا صاف سے نکل کر آپ کے شکم میں خنجر مارا۔ احد بھاگتے ہوئے تیرا دوسرے نازیروں کو بھی خنجر مار دیا۔ جن میں سے نو آدمی شہید ہو گئے۔ ایک نازی نے الدولہ کو مجموعی کو پکڑ لیا تو اس نے اپنے کو بھی خنجر مار کر خود کشی کر لی۔ پھر حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مصطفیٰ پر جا کر مختصر طور پر ناز پڑھا۔ زخمی ہونے پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حیا یافت فرمایا کہ میرا قاتل کون ہے؟ تو لوگوں نے بتایا کہ الدولہ کو مجموعی۔ تو آپ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ نکلے کہ

الْعَمَلُ يُلْهِمُ الْاَذَى لَمْ يَجْعَلْ مِيتَةً
مَمْتٌ كَمِي مَرْدٌ مُسْلِمَانِ كَمَا تَحَدَّ مِنْ بَنِي

پھر لوگ آپ کو اٹھا کر مکان پر لائے اور آپ کو کھجور کا شربت پلایا گیا تو وہ شرم

۲. حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ | حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

صدقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے مرض وفات کے آخری دن بے ہوش ہو گئے۔ تو میں نے روتے ہوئے کہا کہ ہائے، میرے باپ پر عجیب سخت مرض کا حملہ ہو گیا۔ میرے یہ الفاظ سن کر آپ ہوش میں آ گئے۔ اجد مجھ سے فرمایا کہ اے بیٹی! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کس دن وفات پائی تھی؟ میں نے کہا کہ دو شنبہ کے دن پوچھا آج کو نیا دن ہے؟ میں نے کہا کہ دو شنبہ ہے۔ تو فرمایا کہ میری موت آج ہی دن رات کے درمیان ہو گی۔ پھر فرمایا کہ بیٹی! میرے بدن پر بیماری کی حالت میں جو کپڑا رہا ہے۔ اس میں زعفران کے کچھ داغ دیجئے ہیں۔ اس کو دھو لینا اور دوسرے دو کپڑے اور ملا کر انہیں تین کپڑوں کو تیسرا کفن بنانا تو میں نے کہا یہ تو پلٹنا کپڑا ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ کیا کپڑا تو زندہ دل کا حق ہے۔ کفن تو مردہ کے گلے، منترنے اور پیپ کے لیے ہے۔ آپ نے وصیت فرمائی کہ میری بیوی اساد بنت عقیس مجھ کو غسل دیں۔ اجد میرے فرزند عبدالرحمن غسل دینے میں میری بیوی کی مدد کریں۔ مجھے یہ منظور نہیں ہے کہ ان دو کے سوا کوئی تیسرا میرے ننگے بدن کو دیکھے۔

(ازالة الفتاح ۲ ص ۱۷)

پھر آپ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا جانشین اور خلیفہ مقرر فرمایا۔ لوگوں نے کہا کہ اے امیر المؤمنین! آپ نے اتنے سخت مزاج آدمی کو خلیفہ بنا دیا۔ آپ خدا کو کیا جواب دیں گے؟ تو آپ نے فرمایا کہ میں خداوند تعالیٰ سے یہی کہہ دوں گا کہ میں نے تیرے بندوں پر ایک بہترین شخص کو خلیفہ بنا دیا۔ پھر آپ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے صلے بنا کر کچھ وصیتیں اور نصیحتیں فرمائیں۔ پھر اس کے بعد فوراً ہی آپ کی وفات ہو گئی۔ وقت وفات آپ اس آیت کو تلاوت فرما رہے تھے کہ۔

رَجَاءُ مَكْرُومِ الْعَرَبِ بِالْحَقِّ ۖ

سے باہر نکل پڑا۔ پھر دھڑ پلایا گیا تو وہ بھی شکم کے راستہ باہر نکل آیا۔ پھر طبیب نے کہہ دیا کہ امیر المومنین! اب آپ وصیت کر دیں۔ کیونکہ اب آپ کے بچنے کی کوئی امید نہیں ہے۔ مکان آدمیوں سے بھرا ہوا تھا اور لوگ آپ کی مدح و ثنا کر رہے تھے۔ آپ نے سکر فرمایا کہ میری تو یہی تمنا ہے کہ میرا دود خلافت برابر سرا بر ہو جائے۔ اسکا مجھے کوئی ثواب ملے۔ نہ کوئی مواخذہ ہو پھر آپ نے اپنے فرزند حضرت عبداللہ بن عمر کو پاس بٹھا کر اپنے قرضوں کی ادائیگی کے بارے میں ہدایتیں فرمائیں۔ اور ان کو حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس روضہ منورہ میں دفن ہونے کی اجازت لینے کے لیے بھیجا۔ جب حضرت عبداللہ حضرت بی بی عائشہ کے پاس پہنچے تو وہ معذرتیں تھیں۔ انہوں نے فرمایا کہ روضہ منورہ کے اندر ایک قبر کی جگہ ہے جس کو میں نے اپنے لیے رکھا تھا۔ مگر آج میں حضرت عمر کو اپنی ذات پر ترجیح دیتی ہوں۔ جب حضرت عبداللہ نے واپس ہو کر اجازت کی درخواست سنائی تو امیر المومنین نے خوش ہو کر فرمایا کہ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مَا کَانَ شَئِیْ اَکْهَرَ فَدَعِیْے عَدِیْے کہ اس سے بڑھ کر
میں ذلیل۔ کوئی دوسری چیز میرے لیے اہم نہ تھی۔

پھر آپ نے فرمایا کہ میرے انتقال کے بعد میرا جنازہ لے کر تم لوگ پھر حضرت بی بی عائشہ سے دوبارہ اجازت طلب کرنا۔ اگر وہ اجازت دیں تو مجھے روضہ منورہ میں دفن کرنا وہ تم لوگ مجھے مسلمانوں کے قبرستان میں مدفون کر دینا۔

اس کے بعد لوگوں نے اصرار کیا کہ اے امیر المومنین! آپ کسی کو خلیفہ مقرر کر دیجئے۔ تو آپ نے فرمایا کہ میں اس کام کے لیے ان چھ آدمیوں سے بہتر کسی کو نہیں سمجھتا جن سے حضور اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رضی ہو کر دینا سے تشریف لے گئے۔ اور وہ چھ آدمی یہ ہیں: ۱۔ حضرت علی (ؓ) ۲۔ حضرت عثمان (ؓ) ۳۔ حضرت زبیر (ؓ) ۴۔ حضرت طلحہ (ؓ) ۵۔ حضرت سعد بن ابی وقاص (ؓ) ۶۔ حضرت عبدالرحمن بن ملوف (ؓ) رضی اللہ تعالیٰ عنہم ان میں سے اس کو جس پر

مسلمانوں کا اتفاق ہو جائے خلیفہ بنایا جائے۔ خلیفہ بنائے جانے کے وقت میرا بیٹا عبداللہ بھی حاضر رہے گا۔ مگر خلافت کے معاملہ میں اس کا کوئی حصہ اور عمل دخل نہ ہو گا۔ پھر آپ نے اپنے بعد ہونے والے خلیفہ کے لیے یہ وصیت فرمائی کہ وہ ہاجرین اولین کے اعزاز و اکرام کا خاص سبب خیال و لحاظ رکھے اور انصار کے ساتھ نیک سلوک اور اچھا برتاؤ کرتا رہے۔ اور شہریوں کے ساتھ بھلائی اور دیہاتیوں کے ساتھ نیک برتاؤ کرے۔ اور یتیموں کا خاص طریقے سے خیال رکھے۔ اور ان سب لوگوں کے بارے میں کچھ عمومی کلمات بھی فرمائے پھر فرمایا آپ کا وصال ہو گیا۔ حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور آپ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پہلو میں مدفون ہوئے۔ برکت وفات آپ کی تیرتر ہزار سال تھی۔ آپ نے ۲۶ ذوالحجہ ۳۵ چہار شنبہ کو زخمی ہو کر تین دن بعد دس برس چھ ماہ چار دن خلیفہ رہ کر ۲۹ ذوالحجہ کو وفات پائی۔

امیدم محرم کہ دفون ہوئے۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(احیاء العلوم ج ۴ ص ۲۱۰ و انوار الخفاء ج ۲ ص ۲۱۰ و بخاری ج ۱ ص ۲۱۰ و دیگر)

۴۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ | جب مصر کے باغیوں نے مکان کے پیچھے سے

ہوئے آپ کو شہید کر دیا۔ تو حضرت ضبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے یہ دیکھا کہ خون کی دھار آپ کی مقدس داڑھی پر بہ رہی ہے۔ اور آپ یہ پڑھ رہے ہیں کہ۔

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ
اے اللہ! کوئی معبود نہیں مگر تو ہی تو پاک ہے بیشک میں گنہگاروں میں سے ہوں۔ اے اللہ! میں ان لوگوں کے مقابلہ میں تیرے آقام کو طلبگار ہوں اور اپنے تمام معاملات میں تیری مدد کا خواستگار ہوں اور جس بلا میں تو نے

اِنْشَاءً بَعْدَ بَعْدٍ -

مجھے مبتلا فرادیا ہے اس پر صبر کا میں
مجھی سے سوال کرتا ہوں۔

اس کے بعد آپ کی مقدس روح عالم بالا کو پرواز کر گئی۔ اور آپ مسلمانوں کی
قبرستان حقیقۃً البقیع میں مدفون ہوئے۔ بوقت شہادت آپ کی عمر شریف اسی یا
بیاسی برس کی تھی۔ ۸۰ اذوالحجہ ۳۲۵ ھ جمعہ کے دن آپ کی شہادت ہوئی۔

(اکمال فی اسماذالرجال ص ۳۳۰ وایجاد العلوم ج ۲ ص ۳۷۱)

۵۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ | جب عبدالرحمن بن عجم غازی نے آپ
کی مقدس پیشانی اور چہرہ انور پر شدید زخم لگا۔ تو آپ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ
ادا ہوئے کہ۔

قَدْ نَزَلَ بِرَبِّكَ الْمَكْبُوتُ - کہہ کے رب کی قسم! میں تو کامیاب ہو گیا۔

حضرت محمد بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ آپ نے اپنے صاحبزادوں کو جمع
کر کے کچھ وصیتیں فرمائیں۔ پھر اس کے بعد لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے سوا
کوئی دوسرا لفظ آپ کی زبان مبارک سے نہیں نکلا۔ اور کلمہ پڑھتے ہوئے آپ کی روح
اقدس عالم قدس کو روانہ ہو گئی (اِنْشَاءً بَعْدَ بَعْدٍ وَ اَنَا اِلَيْكُمْ رَاجِعُونَ)

بوقت شہادت آپ کی عمر شریف تیسٹھ سال کی تھی۔ آپ کے صاحبزادگان نے آپ
کو غسل دیا اور بڑے صاحبزادہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی
۱۷ رمضان منکرہ جمعہ کے رات میں آپ زخمی ہوئے اور دودن زندہ رہ کر عام شہادت
سے میراب ہو گئے۔ اور بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ ۱۹ رمضان جمعہ کی رات میں آپ زخمی
ہوئے اور ۲۱ رمضان شب یکشنبہ میں آپ کی وفات ہوئی وَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

(اکمال فی اسماذالرجال ص ۳۳۰ وایجاد العلوم ج ۲ ص ۳۷۱ و تاریخ الخلفاء وغیرہ)

۶۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ | حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے بوقت جانکشی
بہت بے سببی ویسے قزاقی ظاہر ہوئی۔ تو

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ بھائی جان! آپ اس قدر گھبرا کیوں گے ہیں؟
آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و حضرت علی و حضرت فاطمہ و حضرت خدیجہ و حضرت
عزراہ و حضرت جعفر و غیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بہت جلد ملاقات کرنے والے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ۔
”اے میرے بھائی! میں اس وقت اللہ تعالیٰ کے ایک ایسے امر میں داخل ہوں

رہا ہوں کہ میں کبھی اس میں داخل نہیں ہوا تھا۔ اور میں اس وقت اللہ تعالیٰ
کی ایسی مخلوق کو دیکھ رہا ہوں کہ ان کے مثل کو کبھی میں نے دیکھا نہیں تھا۔“
یہ الفاظ زبان مبارک سے نکلے۔ اور ۵ ربیع الاول ۳۲۵ ھ کو آپ نے وفات پائی
(تاریخ الخلفاء للسیوطی ص ۱۳۰)

۷۔ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ | کربلا میں اپنی شہادت سے تھوڑی دیر
پہلے اپنے اصحاب کے مجمع میں ایک
خطبہ پڑھا۔ جس میں حمد و صلوة کے بعد آپ نے یہ ارشاد فرمایا کہ۔

قَدْ نَزَلَ مِنَ الْمَهِرِ مَا تَسْرُونَ یَقِینًا مجھ پر وہ معاملہ اتار پڑا ہے۔ جس کو تم
وَ اِنَّ الدُّنْیَا قَدْ تَغَيَّرَتْ لوگ دیکھ رہے ہو۔ بلاشبہ دنیا بدل گئی اور
وَ تَغَيَّرَتْ وَ اَدْبَارُ مَا عَمَرُوْهُمُا اجنبی ہو گئی۔ دنیا کی شرعی باتوں نے پیٹھ پھری
وَ اِنْسَمَرَتْ حَتّٰی لَمْ یَبْقَ مِنْهَا اور دنیا کپڑے سیٹھ کر بھاگ نکلی۔ اور دنیا
اِنَّهٗ كَصُفْبَابٍ اِلَیْكَ وَ حَسْبِیْ نہیں باقی رہ گئی مگر اتنی ہی جیسے کہ برتن میں
وَمِنْ عَشِیْثٍ كَالْمَرْعِ الْوَبِیْلِ تھوڑا سا پھرا ہوا پانی۔ بس میری زندگی کا ساند
اَلَا تَرٰ فِی الْمَقْعِ لَا یَعْمَلُ بِهٖ وَ اَلْبَاطِلِ سامان مضر چمکا گاہ جیسا سگیا ہے کیا تم لوگ
وَلَا یُنْتَافِیْ عَنْهُ لِیَرْغَبَ الْمُؤْمِنُ فِیْ دیکھ نہیں رہے ہو کہ حق پر عمل نہیں ہوا اور
مائل سے باز نہیں آسے۔ یہ لفظ اللہ عزوجل سے

لَقَاءَ اللَّهِ تَعَالَى وَتَأْتِيكَ آدَارَى الْمَوْتِ
إِلَّا سَعَادَةً وَالْخَيُودَةُ مَعَ الظَّالِمِينَ
إِلَّا جَزَاءً -

اس خطبہ کے بعد فرمایا آپ کی شہادت ہو گئی۔ اور آپ نے کلمۃ الحق کا اعلان کرتے ہوئے۔ ۱۰ محرم ۱۱۰۰ کو کر بلا میں جام شہادت نوش فرمایا (احیاء العلوم ج ۲ ص ۵۵۴)

۸۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ | رجب ۳۰ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قرآن نے لوگوں سے فرمایا کہ مجھے بخلاف تو لوگوں نے مسند کے سہارے آپ کو بٹھایا۔ اور آپ پر ہم سُبْحَانَ اللَّهِ۔ سُبْحَانَ اللَّهِ پڑھتے رہے۔ اور نزار روئے رہے۔ پھر یہ دعا مانگی
يَا مَنِّي اَوْحِ الْيَنْبَغِ الْعَاصِي
ذُو الْقَلْبِ الْقَائِمِ - اَللّٰهُمَّ
اَقِلْ الْعَثْرَةَ وَاعْفِ عَنِ الزَّلَّةِ
وَعَدِّ عَمَلِكَ عَلَى مَنْ لَكَ
يَذْجُرُ عَلَيْهِ لَكَ وَكَوَيْشُ
يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ

پھر فرمایا کہ مجھے غسل دینے کے بعد شاہی خزانہ سے وہ دو مال نکالنا جس میں حضور
علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مبارک لباس اور آپ کے مقدس بالوں اور ناخنوں کا تراشہ محفوظ ہے
ان مقدس بالوں اور ناخنوں کو میری آنکھوں، میرے منہ، اور ناک اور کانوں میں رکھ دینا
اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مبارک لباس میرے بدن پر لکھنے کے بیچے رکھ دینا اور
پھر مجھ کو قبر میں لانا کہ مجھے ارحم الراحمین کے سپرد کر دینا۔

محمد بن عقبہ کا بیان ہے کہ جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وقت وفات

آپ پہنچا تو آپ نے بڑی حسرت کے ساتھ یہ فرمایا کہ۔

يَا لَيْتَنِي مِتُّنْتُ وَجِلَّةً مِّنْ قُرَيْشٍ
مِدَّةً يَّكُونُ قَاتِي الْمَدَائِلِ مِثِّي
هَذَا الْاَمْرُ شَيْئًا -

اس کے بعد آپ کی روح عالم بالا کو پرواز کر گئی۔ وفات کے وقت آپ کا فرزند یزید
دشمن میں موجود نہیں تھا۔ اس لیے ضحاک بن قیس نے آپ کے کفن و دفن کا انتظام کیا اور اسی
نے آپ کا ناز جنازہ پڑھا۔ (اکمال ص ۱۱۰) (احیاء العلوم ج ۲ ص ۵۵۴) (۳۸۵ھ)

۹۔ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ | حضرت معاذ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب
مرض الموت میں سخت علیل ہوئے تو یہ دعا
بار بار مانگنے لگے کہ۔

اے اللہ! تو خوب جانتا ہے کہ میں دنیا اور لمبی عمر سے اس لیے محبت نہیں کرتا
تھا کہ بہت زیادہ نہریں بنواؤں۔ اور بہت سے باغ لگاؤں بلکہ میں تو
اس لیے لمبی عمر کا طلبگار تھا کہ میں (روزہ رکھ کر) سخت بیاس کی مشقت
برداشت کروں۔ اور مصیبت جھیلنا نہ ہوں۔ اور ذکر کے حلقوں میں غلام کی
مجلسوں کے اندر جموں میں بیٹھا کروں۔

پھر جب ان پر جانمے کا عالم طاری ہوا۔ اور نزع کے عالم میں ان پر شدید کرب و
بے چینی نمودار ہوئی۔ تو ان کی زبان مبارک سے یہ الفاظ نکلے کہ۔

رَبِّ مَتَا أَخْنَقْتُ
خَنَقْتُ قَوْعِي رِيَّتْ
إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّ خَلِيصِي
يُجِبُّكَ -

اے میرے رب! اتنی ہی طرح تو کسی نے بھی میرا
گلا نہیں گھماتا تھا۔ لیکن میں تیری عزت کی
قم کھا کر کہتا ہوں کہ تجھے خوب معلوم ہے
کہ میرا دل تجھ سے محبت رکھتا ہے۔

زبان مبارک سے یہ الفاظ ادا ہوئے۔ اور آپ کی مقدس روح عالم بالا میں پہنچ گئی۔ (احیاء العلوم ج ۴ ص ۴۰۴)

۱۰۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ | جب حضرت بلال صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر مرضی وفات میں جا کھن کا عالم طاری ہوا تو ان کی بیوی نے بے قرار ہو کر یہ کہا کہ "حاضر جاہ" ہاتھ سے میری مصیبت! تو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنکھیں کھول دیں۔ اور ٹپک کر فرمایا کہ "داہو ماہ" وہاں سے میری خوشی! آخری کلمات جو آپ کی زبان مبارک سے نکلے یہ تھے۔ اور پھر فرمایا آپ کا وصال ہو گیا۔

عَلَّامًا فَتَنَّا أَتَى حَبَّةً
مُحَمَّدًا وَصَحْبَهُ
کلی تمام دو بتوں یعنی حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے تمام صحابہ سے ملاقات کریں گے۔ (احیاء العلوم ج ۴ ص ۴۰۴)

۱۱۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ | جو ایک مشہور بزرگ مرتبہ صحابی ہیں اپنی وفات کے وقت رونے لگے۔ تو لوگوں نے اس رونے کا سبب پوچھا کہ کیا چیز آپ کو رول رہی ہے؟ تو فرمایا کہ۔

ہم کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ وصیت فرمائی تھی کہ دنیا میں زندگی بسر کرنے کے لیے تم لوگ بس اتنا ہی سامان اپنے پاس رکھنا۔ جتنا کہ ایک سوار سفر اپنے ساتھ تو شہر رکھتا ہے۔ مگر ہم نے آپ کی وصیت پر عمل نہیں کیا۔ اور اس سے زیادہ سامان رکھ لیا۔ اسی پر افسوس کر کے رورہا ہوں۔

یہ فرمایا اور زار زار روتے ہوئے ان کی وفات ہو گئی۔ وفات کے بعد لوگوں نے ان کے کل سامان کا جائزہ لیا تو ان کے کل ترکہ کی قیمت دس یا پندرہ درہم ہوئی (احیاء العلوم ج ۴ ص ۴۰۴)

۱۲۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ | آپ جنگ خندق میں زخمی ہو گئے تھے آپ بڑے جانشین انصاری صحابی ہیں

اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لیے مسجد نبوی میں ایک خیر گاہ ڈال دی اور ان کا علاج شروع کیا خود اپنے دست مبارک سے دوا کرتے ان کے زخم کو دوا دیا یہاں تک کہ ان کا زخم بھرنے لگا۔ لیکن انہوں نے شوق شہادت میں خداوند تعالیٰ سے یہ دعا مانگی کہ۔

یا اللہ! تو ہانتا ہے کہ مجھے کسی قوم سے جنگ کرنے کی اتنی تمنا نہیں ہے

جتنی کفار قریش سے لڑنے کی تمنا ہے۔ جنہوں نے تیرے رسول کو جھٹلایا اللہ

ان کو وطن سے نکالا۔ اے اللہ! میرا تو یہی خیال ہے کہ اب قتل ہمارے

اور کفار قریش کے درمیان جنگ کا فائدہ کر دیا ہے۔ لیکن اگر ابھی کفار قریش

سے کوئی جنگ باقی رہ گئی، جو جب تو مجھے زندہ رکھ۔ تاکہ میں تیری راہ میں ان

کاڑوں سے جنگ کروں۔ اور اگر اب ان لوگوں سے کوئی جنگ باقی نہ رہ گئی ہو

تو قریبے اس زخم کو پھاڑ دے اور اسی زخم میں تو مجھے شہادت کی موت عطا

فرما دے۔

خدا کی شان کہ آپ کی دعا ختم ہوتے ہی بالکل اپنا تک آپ کا زخم پھٹ گیا۔ اور

خون بہنے لگا۔ (بخاری ج ۲ ص ۵۵ باب مرنج البی من الاحزاب)

میں وفات کے وقت ان کے سر ہاتھ حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف فرما تھے

جانکنی کے عالم میں انہوں نے آخری بار جمالی نبوت کا دیدار کیا۔ اور نہایت جو شہنشاہت

بذریعہ حقیقت سے والہانہ انداز میں یہ کہا کہ۔

اَللّٰهُمَّ مَرِّئَکَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اے اللہ کے رسول! میں گمراہی رہا ہوں

کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اور آپ نے تبلیغ رسالت کا حق پورا پورا

ادا فرمادیا۔ (مدارج النبوة ج ۲ ص ۱۵۱)

اس کے بعد فوراً ہی آپ کی وفات ہو گئی۔ آپ کا سال وفات ۳۷ھ ہے وقت وفات آپ کی عمر شریف ۲۷ برس کی تھی (اکمال السنہ داسد القاب ج ۲ ص ۲۹۵)

۱۳۔ حضرت مسعود بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ | یہ صحابی ہیں۔ ان پر غوف الہی کا اتنا غلبہ ہوتا تھا کہ یہ قرآن مجید سننے کی تاب نہیں لاتے تھے۔ کسی آیت کو سنتے تو ان کی آنکھیں نکلتی تھیں۔ اور کئی کئی دفن تک بے ہوش ہو جایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ قیدہ بن عثم کا ایک تاری آیا اور ان کے سامنے یہ آیت پڑھ دی کہ تَحْشُرُ الْمُشَقِّقِينَ إِلَى الرَّحْمَنِ وَشَدَاءَ وَلَكِنَّهُمُ الْمُخْرِمِينَ إِلَى جَهَنَّمَ وَذَلَّاهُ لِيَعْنِيَ اس دن کو یاد کرو۔ جبکہ ہم متقیوں کو ہمان بنا کر جہنم کے دربار میں جمع کریں گے اور مجرموں کو ہانک کر جہنم میں پیاسے جانیں گے۔ تو اس آیت کو سن کر آپ نے کہا کہ اس آیت کو پھر پڑھ چنانچہ قاری نے دوبارہ اس آیت کو پڑھا تو آپ نے ایک زوردار چیخ ماری۔ اور فوراً ہی آپ کی روح اقدس عالم بالا کو پرواز کر گئی۔ (احیاء العلوم ج ۴ ص ۱۹)

۱۴۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ | نبایت ہی عقل مند صحابی ہیں انہوں نے مصر کو فادق اعظم کے دور خلافت میں فتح کیا۔ اور رسول وہاں کے گورنر بنے انکی دانائی اور بہادری کے واقعات سے تاریخ کے صفحات بھرے ہوئے ہیں۔ انہوں نے اپنی وفات کے وقت بے قرار ہو کر اپنے بیٹوں کے صندوقوں کی طرف حقیقت کے ساتھ دیکھا جو اشریفوں سے بھری ہوئی تھیں۔ اور فرمایا کہ۔

”کون ہے جو ان صندوقوں کو لے گا؟ کاش ان صندوقوں میں اشریفوں کی جگہ ہانوروں کی مینگیٹیاں بھری ہوتیں۔“

اتنا کہا اور فوراً ہی آپ کی روح پرواز کر گئی۔ آخری سانس تک آپ کے ہوش و حواس قائم رہے۔ اور آپ گفتگو کرتے رہے (احیاء العلوم جلد ۴ ص ۲۰)

۱۵۔ حضرت عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ | قتالی منہ نے عقبہ کے بھائی شیبہ کا فرسے

دست بدست جنگ کی۔ شیبہ نے حضرت عبیدہ کو اس طرح زخمی کر دیا کہ وہ زخموں کی تاب نہ لا کر زمین پر بیٹھ گئے۔ یہ منظر دیکھ کر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جھپٹے اور آگے بڑھ کر شیبہ کا زخم قتل کر دیا۔ اور حضرت عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے کاندھے پر اٹھا کر بارگاہ رسالت میں لائے۔ ان کی پٹلی چور چور ہو گئی تھی۔ اور نئی کاگوں ابھر رہا تھا۔ اس حالت میں انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا میں شہادت سے محروم رہا؟ آپ نے ارشاد فرمایا نہیں۔ مگر نہیں بلکہ تم شہادت سے سرفراز ہو گئے۔ حضرت عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ! اگر آج میرے اور آپ کے چچا ابوطالب زندہ ہوتے تو وہ مان لیتے کہ ان کے اس شہر کا صدق میں ہوں کہ سہ

وَلَقَدْ كُنَّا حَتَّى تَمُوتَ حَوْلَهُ

وَلَقَدْ كُنَّا مَعَهُ أَجْنَاءَ تَنَاوُلِ الْخَلَاةِلِ

یعنی ہم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس وقت دشمنوں کے حوالے

کریں گے۔ جب ہم لڑا تو ان کے گرد بچھاڑ دیئے جائیں گے۔ ان ہم اپنے

بیٹوں اور بیویوں کو بھول جائیں گے۔

آپ نے یہ کہا اور فوراً ہی آپ کا وصال ہو گیا۔ (الردود ج ۲ ص ۲۹۵) وند قالی علی الموابی ج ۲ ص ۲۹۵

۱۶۔ حضرت سعد بن الربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ | عنہ کا بیان ہے کہ جنگ آمد کے

میدان میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم سے میں حضرت سعد بن الربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لاش کی تلاش میں نکلا۔ تو میں نے ان کو سکات کے عالم میں پایا۔ تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ۔

تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے میرا سلام کہہ دینا۔ اور اپنی قوم
 و انصار سے بعد سلام میرا یہ پیغام سنا دینا کہ جب تک تم میں سے ایک آدمی
 بھی زندہ ہے۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک کفار پہنچ گئے۔ تو
 خدا کے دبار میں تمہارا کوئی مندہ بھی قابل قبول نہ ہوگا۔

آپ نے یہ کہا اور ان کی مدح پر حاضری گئی۔ حضرت زید بن ثابت نے بارگاہ رسالت
 میں آکر ان کا سلام عرض کیا۔ اور انصار کو ان کا پیغام سنا دیا۔ (زندہ قالی ج ۲ ص ۱۵۸)

۱۷۔ حضرت ابو عامر اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ | حضرت ابو عامر اشعری رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ کو حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تھوڑی
 سی فوج کا افسر بنا کر "ادطاس" کی طرف روانہ فرما دیا۔ وہاں دیدید بن العتہ کا فوجی ہزار
 کی فوج کے ان کے مقابلہ کے لیے میدان میں نکل پڑا۔ اور دیدید بن العتہ کے بیٹے نے
 حضرت ابو عامر اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک تیر مارا جو ان کے گھٹے پر لگا۔ اور یہ زخمی ہو کر
 زمین پر بیٹھ گئے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوڑ کر آئے۔ اور کہا کہ چچا جان!
 مجھے جلد بتائیے کہ آپ کو کس نے تیر مارا ہے! تو حضرت ابو عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اشارے
 سے بتایا کہ وہ شخص میرا قاتل ہے۔ تو حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے چچا کے
 قاتل پر جوش میں بھڑے ہوئے دوڑ پڑے تو وہ بھاگنے لگا۔ مگر حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ اس کو برابر دوڑاتے رہے یہاں تک کہ اس کو قتل کر دیا۔ پھر اپنے چچا حضرت
 ابو عامر اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آکر یہ خوشخبری سنائی کہ چچا جان! خدا نے آپ کے
 قاتل کو میرے ہاتھ سے ہلاک کر دیا۔ پھر حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے چچا حضرت
 ابو عامر اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زانو سے وہ تیر کھینچ کر نکالا۔ تو وہ چونکہ زخمی تھا
 ہوا تھا اس لیے زخم سے بجائے خون کے پانی بہنے لگا۔ اور وہ مدد حال ہونے لگے۔ پھر
 انہوں نے اپنے بھتیجے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی جگہ اپنی فوج کا افسر

بنایا۔ اور یہ وصیت فرمائی کہ:

تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر میرا سلام
 عرض کرنا۔ اور میرے لیے دعا کی درخواست کرنا۔

یہ وصیت کی اور اس کے بعد ہی فوراً ان کی وفات ہو گئی۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ جب جنگ سے فارغ ہو کر میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا
 اور اپنے مرحوم چچا کا سلام اور پیغام عرض کیا۔ تو حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرمایا۔
 پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو اتنا اور پنجا اٹھایا کہ میں نے آپ کی دونوں غلوں کی سفیدی دیکھ
 لی۔ اور آپ نے اس طرح دعا مانگی کہ:

یا اللہ! تو ابو عامر کی قیامت کے دن بہت سے انسانوں سے زیادہ بلند
 مرتبہ بنا دے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم کا یہ کرم دیکھ کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرے لیے بھی دعا فرما دیجئے۔ تو حضرت
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی کہ:

یا اللہ! تو عبد اللہ بن قیس (ابو موسیٰ اشعری) کے گناہوں کو بخش دے
 اور اس کو قیامت کے دن حشر دہائی جگہ میں داخل فرما۔

بخاری ج ۲ ص ۲۱۹ غزوہ ادطاس

۱۸۔ حضرت ذوالجناح وین رضی اللہ تعالیٰ عنہ | غزوہ تبوک میں حضرت ذوالجناح وین
 کی شہادت ہوئی۔ نہ وفات ہوئی۔ حضرت ذوالجناح وین ایک غریب ہماجر تھے اور اصحاب
 صفین سے تھے۔ یہ غزوہ تبوک میں شامل ہوئے۔ اور ان کو ٹھکانا گیا بوقت وفات ان کے
 پاس حضرت اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے۔ تو انہوں نے بڑی حسرت سے یہ کہا کہ:

یا رسول اللہ! میرا مقصد تو شہادت ہی ہے۔ اور حضور نے میرے لیے دعا فرمادی ہے کہ اے اللہ! میں نے اس کے خون کو کھار پر حرام کر دیا ہے۔ تو کیا میں شہادت سے محروم نہ ہوں گا؟ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم جہاد کے لیے نکلے ہو تو اگر بخار میں بھی مرو گے جب بھی تم شہید ہی ہو گے۔

اس کے بعد ہی بخاریں حضرت ذوالجہاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دھال ہو گیا تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے ان کی لاش کو لمبے میں سلایا۔ اور خود ہی قبر کھدائی اینٹوں سے بند فرمایا۔ اور پھر یہ دعا مانگی۔ کہ اے اللہ! میں ذوالجہادین سے راضی ہوں تو بھی اس سے راضی ہو جا۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ صفحہ ۳۵ و ۳۵ا)۔

نوٹ:- حضرت ذوالجہادین کا مفصل حال ہماری کتاب سیرۃ المصطفیٰ میں پڑھ لیجیے۔
۱۹۔ حضرت اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیکیاں پڑھ کر کہتے تھے۔ جب حضور

اقدس صلی اللہ علیہ وسلم خیبر میں فوج لے کر داخل ہوئے۔ تو یہ بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے اور کہا کہ آپ کس دین کی دعوت دیتے ہیں؟ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کے سامنے اسلام کی دعوت پیش فرمائی۔ تو انہوں نے عرض کیا کہ اگر میں مسلمان ہو جاؤں تو مجھے خداوند تعالیٰ کی طرف سے کیا اجر و ثواب ملے گا؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم کو جنت اور اس کی نعمتیں ملیں گی۔ انہوں نے فرمایا کہ پڑھ کر اسلام قبول کر لیا۔ اس کے بعد یہ خوش نصیب جنتی ہتھیار ہیں کہ مجاہدین اسلام کی صف میں کھڑا ہو گیا۔ اور انتہائی جوش و خروش کے ساتھ جہاد کرتے ہوئے شہید ہو گیا۔ جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کی شہادت کی خبر ملی تو فرمایا کہ اس شخص نے بہت ہی کم مل لیا۔ اور بہت زیادہ اجر دیا گیا۔

پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی لاش کو خیبر میں لانے کا حکم دیا۔ اور ان

کی لاشوں کے سر ہانے کھڑے ہو کر آپ نے یہ بشارت سنائی کہ۔
اللہ تعالیٰ نے اس کے کالے چہرے کو حسین بنا دیا۔ اور اس کے بدن کو خوشبودار بنا دیا۔ اور دو حویں اس کو جنت میں ملیں۔ اس شخص نے ایمان اور جہاد کے سوا کوئی دوسرا عمل خیر نہیں کیا۔ نہ ایک وقت کی نماز پڑھی، نہ ایک روزہ رکھا، نہ حج و نہ کوۃ کا موقع پایا۔ مگر ایمان و جہاد کے سبب سے اللہ تعالیٰ نے اس کو اتنا بلند مرتبہ عطا فرمایا۔

(مدارج النبوۃ جلد ۲ صفحہ ۲۴)

۲۰۔ حضرت سعید بن جبیر تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ بہت ہی جلیل القدر تابعی ہیں۔ بلکہ بعض محدثین نے آپ کو

خیر تابعین (تمام تابعین میں بہترین) لکھا ہے۔ آپ بصرہ کے ظالم گورنر حجاج بن یوسف ثقفی کو اس کی خلاف شرع باتوں پر روک ٹوک کرتے رہتے تھے۔ اس لیے اس ظالم نے آپ کو قتل کر دیا۔ آپ کی شہادت کا واقعہ بڑا ہی عجیب و غریب ہے۔ حجاج نے پوچھا کہ سعید بن جبیر! لو میں کس طریقے سے تمہیں قتل کروں؟ آپ نے فرمایا کہ جس طرح تو مجھے قتل کر چکا، میں قیامت کے دن اسی طریقے سے تمہیں قتل کروں گا۔ حجاج نے کہا کہ تم مجھ سے معافی مانگ لو میں تمہارے چھوڑ دوں گا آپ نے فرمایا کہ میں خدا کے سوا کسی دوسرے سے معافی نہیں مانگ سکتا حجاج نے جھاکر کہا کہ اے جلاد! ان کو قتل کر دے۔ آپ یہ سن کر پھنس گئے حجاج نے تعجب سے پوچھا کہ آپ اس وقت کس بات پر ہنس پڑے؟ آپ نے فرمایا کہ خدا کے مدد و تہادی جرات پر مجھے تعجب نہ ہو۔ اور منیٰ انھی آپ جلاد کے سامنے قلم رو کر کھڑے ہو گئے

اور انی و نجت و نجی لیذی فطر السکون ای والاکھ عینقا و ما اکا حب التکتکت۔ پڑھنے لگے۔ حجاج نے کہا کہ اے جلاد! ان کا نہ قلم سے پھرو۔ تو آپ نے پڑھا انی اکو واکو واکو واکو۔ حجاج نے کہا کہ اے جلاد! ان کو منہ کے بل زمین پر لٹا کر قتل کر ڈال۔ جب جلاد نے آپ کو منہ کے بل حالت سجدہ لٹایا۔ تو آپ نے عزت و طاوت فرمائی

یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا کہ
 تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ الَّتِي كُنْتُمْ تُجْعَلُونَ فِيهَا
 لَا يُؤْمِرُونَكُمْ فِيهَا إِلَى الْأَذْنَى وَلَا تُنْهَوْنَ عَنْ
 الْعَاقِبَةِ لِلْمُتَّقِينَ۔

یہ آخرت کا گھر ہم ان کے لیے کرتے ہیں جو
 زمین میں تکبر اور فساد نہیں چاہتے اور آخرت
 کی بجائی پر ہیزگاروں کے لیے ہے۔

(پ۔ ۲۰۔ حکوت۔ آیت۔ ۳۸)

یا اللہ! تو نے مجھے کچھ باتوں کا حکم فرمایا تو میں نے کوتاہی کی احد تو نے مجھے کچھ باتوں سے منع فرمایا تو میں نے نافرمانی کی۔ تین مرتبہ یہی کہا۔ پھر کہ طیبہ پڑھا اور نظر جما کر دیکھا۔ تو لوگوں نے کہا کہ آپ کیا دیکھ رہے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ میں کچھ بستر پوش لوگوں کو دیکھ رہا ہوں جو نہ انسان ہیں نہ جن۔ یہ کہا اور ان کی روح پرواز کر گئی۔ (احیاء العلوم ج ۴ ص ۱۱۱ و ص ۱۱۲)

مرحبا خوشگلی! امید ہے ان چہروں کے لیے جو نہ آدمی ہیں نہ بھلا۔ یہ

پھر لوگوں نے گھر میں داخل ہو کر دیکھا تو آپ صفت پا چکے تھے (تاریخ الخلفاء ص ۱۱)

داکان فی اسلام دارالبحال ۵۹۵ و طبعات شروانی و تہذیب التہذیب

مخلیفہ عادلؒ کے لقب سے مشہور ہیں۔ آپ روزنامہ دعوامشا کرتے تھے کہ اے اللہ! میری موت کو مجھ پر آسان کر دے۔ چنانچہ ان کی بیوی خاطر بنت عبد اللہ کا بیان ہے کہ اُن کی وفات کے وقت میں ان کے غیر سے نکل کر مکان میں بیٹھ گئی تو میں نے اُن کو یہ

۲۲۔ حضرت امام مالک علیہ الرحمۃ آپ نے بوقت وفات اپنے شاگرد خاص یعنی بنی یحییٰ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ سنو۔

اَلْعَمَلُ يَلِيهِ الْكَفَى اَصْحَكَتْ رَا بَنِي دَا مَاتْ رَا عَمِي۔

یعنی اس خدا کے لیے حمد ہے جس نے میں کو بھی خوشی دے کر دنیا یا اللہ کو بھی غم دے کر لایا۔ ہم اسی کے حکم سے زندہ رہے۔ اور اسی کے حکم پر جان قربان کرتے ہیں۔

یاد رکھو کہ میں کسی مسلمان کو شریعت کا ایک مسئلہ بتا کر اس کے اعمال کی اصلاح کر دیتا یا کسی عالم سے ایک مسئلہ پوچھ کر اپنے اعمال کی اصلاح کر لیتا ایک سوچ اور ایک سوچ جہاد سے بہتر سمجھتا ہوں۔

اس کے بعد آپ کی آواز بیاں لگتی رہی اور پھر آپ کا وصال ہو گیا آپ کا سال پیدائش ۱۷۴ھ اور وفات کا سال ۲۴۱ھ ہے اور قبر شریف جنت البقیع مدینہ منورہ میں ہے۔ (اکمال و طبقات شریفی۔ دبستان المحرمین)

۲۳۔ حضرت امام یوسف علیہ الرحمۃ آپ حضرت امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے جلیل القدر شاگرد اور خلیفہ ہارون رشید عباسی کی حکومت کے قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) رہے، آپ کے فضائل و مناقب بہت زیادہ ہیں۔ مین وفات کے وقت آپ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ نکلے گئے کہ۔

کاش میں اپنی اسی غریبی کی حالت میں مرتاجو شرور میں میری حالت تھی اور میں قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) کا جہدہ قبول نہ کرتا۔ الہی! تو خوب جانتا ہے کہ میں نے کبھی جان بوجھ کر کوئی حرام کام نہیں کیا۔ اور نہ کبھی کوئی دہم حرام کا کھایا۔

مین وفات کے وقت یہ کہہ کر آپ کی وفات ہو گئی۔ اس کے بعد آپ کی آواز نہ سنی گئی

وفات سے پہلے آپ نے یہ وصیت فرمائی کہ میرے مال میں سے چار لاکھ درہم کم کر دو اور مدینہ منورہ اور کوفہ بغداد کے محتاجوں کو دے دیا جائے۔

(تذرات الذهب لابن عماد سیرۃ النعمان وغیرہ)

۲۴۔ حضرت ابراہیم نخعی علیہ الرحمۃ | یہ حضرت امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے دادا استاذ اور کوفہ کے استاذ الفقہاء ہیں عبادت

ریاضت اور عرف الہی میں بھی ان کا مقام بہت بلند ہے۔ یہ اپنی وفات کے وقت رونے لگے تو کسی نے رونے کا سبب پوچھا۔ تو آپ نے فرمایا کہ:-

میں اللہ تعالیٰ کے قاصد کا انتظار کر رہا ہوں کہ وہ مجھے جنت کی خوشخبری سناتا ہے یا جہنم کی دہر سناتا ہے۔

یہ کلمات زبان مبارک سے نکلے۔ اور آپ کا وصال ہو گیا (ایضاد العلوم ج ۴ ص ۴۴)

۲۵۔ حضرت عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمۃ | آپ بہت ہی عظیم الشان محدث اور بہت ہی محبوب اور محب شاگرد رشید ہیں۔ عبادت و ریاضت اور زہد و تقویٰ میں بھی آپ کا مرتبہ بہت اعلیٰ ہے۔ ان کو ان کے والد کی میراث سے بہت کثیر دولت ملی تھی۔ اور

ہیشہ بہت ناز و نعمت کی زندگی بسر کی تھی۔ اور بہت ہی نفاست پسند میر کہہ سکتے۔ وقت وفات انہوں نے اپنے غلام مدغیرہ سے کہا کہ تم مجھے بستے اٹھا کر زمین پر رکھ دو اللہ میرے سر پر خاک ڈال دے۔ تو مدغیرہ بڑھا۔ اچھے فرمایا کہ تم مدغیرہ سے

جو تو مدغیرہ نے عرض کیا کہ اسے میرے مولیٰ! میں نے تمام عمر آپ کی ناز و نعمت میں زندگی بسر کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اللہ موت کے وقت آپ کو ایک مسکین پھر عیسیٰ کی طرح مرنے کا خیال رکھتے ہیں۔ تو آپ نے جواب دیا کہ میں نے فلاں سے دعائیں کیں تھیں کہ اسے اللہ تو مجھے انبیاء کی زندگی کا لڑکا رکھتے ہوئے پھر اپنے لایا کہ تم صرف ایک مرتبہ مجھ کو

کلمہ طیبہ کی تلقین کرنا۔ اور پھر جب تک میں کوئی دوسری بات نہ بولوں دوبارہ مجھے تلقین نہ کرنا۔ چنانچہ نصرؒ نے آپ کی ہدایت پر عمل کیا۔ پھر حضرت عبداللہ ہی مبارک نے آنکھ کھولی اور ہنسے۔ اور یہ آیت تلاوت کی لیٹھل ھَذَا أَفَلَيْتُكَ الْيَوْمَ یعنی ان جیسوں نعمتوں کے لیے مل کر نے والوں کو مل کر ناپاکی سے پھر ایک دم ان کا حاضر روح عالم بالا کو پرواز کر گیا۔ (ایجاد العلوم جلد ۲ ص ۵۹)

۲۶۔ حضرت محمد بن منکدر علیہ الرحمۃ | مشہور ائمہ مدینہ کے مقتدی اور استاد ہیں

عبادت کی کثرت اور زہد تقویٰ میں بھی آپ اپنے زمانے کے بہت ہی مشہور و ممتاز عابد و زاہد ہیں۔ بوقت وفات جاکنی کے عالم میں آپ بلبلا کر رونے لگے۔ جب لوگوں نے پوچھا کہ اس وقت آپ کے رونے کی کیا وجہ ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ:۔

میں اپنے کسی گناہ یا اللہ کسی وجہ سے نہیں رو رہا ہوں بلکہ صرف اس خیال سے مجھے رلائی آگئی۔ کہ میں نے بہت سی باتوں کو معمولی اور حقیر سمجھا تھا مالا اللہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑی باتیں تھیں۔ تو میں ڈنڈا ہوں کہ کہیں ان باتوں پر میری پکڑ نہ ہو جائے۔ اتنا کہا اور خدا ہی ان کی وفات ہو گئی (ایجاد العلوم جلد ۲ ص ۶۰)

۲۷۔ حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ | آپ کی ملی جلالت شان محتاج بیان نہیں آپ کے فضائل و کمالات کے ذکر جمیل سے تاریخ کے

صفحات مالا مال ہیں۔ مفصل احوال جاری کتاب د ادلیار جال الحدیث میں پڑھے۔ امام مزنی کا بیان ہے کہ میں حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ کے مرض الموت میں ان کی عیادت کے لیے حاضر ہوا اور میں نے دریافت کیا کہ اے ابو عبد اللہ! آپ کا کیا حال ہے؟ تو آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اے مزنی! بسنو میرا اس وقت یہ حال ہے کہ۔

میں دنیا سے جا رہا ہوں۔ اور دوستوں سے جدا ہو رہا ہوں اور اپنے برے اعمال سے عاقبات کرنے والا ہوں۔ اور موت کا پیالہ پینے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہونے والا ہوں۔ اور میں نہیں جانتا کہ میری روح جنت میں جانے والی ہے۔ تاکہ میں اس کو مبارکباد دوں یا جہنم میں جانے والی ہے تاکہ میں اس کی تعزیت کروں۔

پھر آپ ان اشعار کو نہایت ہی لرزہ نيز اور پردہ آوازیں پڑھنے لگے کہ

وَلَمَّا أَتَيْنَا أَهْلِي وَمَوَافِقَ مَدَا هِيَ جَعَلْتُ دِيَارِي نَحْوَ عَقْفِكَ سَلَسًا
اور جب میری اولاد سخت ہو گیا اور میرے گھر گئے تو میں نے اپنی امید کو تیرے طرف کی جانب پھیر کر چلایا
فَمَا ظَنُّنِي ذُنُوبِي فَلَمَّا قَرُنْتُ لَكَ يَعْظُوكَ رِيْقًا كَانَ عَقْفُكَ أَعْظَمًا
مجھے اپنا گناہ بڑا معلوم ہوا۔ لیکن جب میں نے تیرے غم سے اس کا موازنہ کیا تو تیرا غم بڑا نکلا
كَمَا لَا لَيْتُ ذَا عَقْفُكَ الدَّنْبَ لَكُنْزِي تَجُودُ وَتَعْظُوكَ مِثْلًا وَتَكْتُمُ مَا
تو ہمیشہ گناہوں کو صاف کرنے والا رہا۔ اور تو ہمیشہ ہی سخاوت کرتا رہا اور صاف دیتا رہا اپنے ہی احسان و کرم سے۔

۲۸۔ حضرت ابو بکر بن عیاش علیہ الرحمۃ | مشہور و ممتاز عابد و زاہد تھے۔ اور بادشاہ وقت اور اس کے گورنروں کو نصیحت کرنے میں بڑے بے خوف اور نڈر تھے اپنی وفات کے وقت اپنی لڑکی اور لڑکے سے فرمایا کہ۔

میری پیاری بیٹی! تم کیوں ڈرتی ہو؟ کیا تم اس لیے روتی ہو کہ تمہارے باپ کو غلاب دیا جائے گا؟ اسے نور نظر! تم کو کیا خبر میں نے اپنے مکان کے اس ایک کونے میں ۲۴ ہزار مرتبہ قرآن مجید تم کیلئے۔ (تہذیب التہذیب و نووی)

۳۰۔ حضرت زرارہ بن ابی اوفی علیہ الرحمۃ | آپ بعمرہ کے رہنے والے تاجی اور
 قاضی بھی تھے۔ اور قبیلہ بنی خثیر کی مسجد میں لوجہ اللہ امامت بھی فرماتے تھے۔ حضرت بہزین
 حکیم محدث کا بیان ہے کہ ایک دفعہ ان کی غازی میں آپ نے قَاذَا یُقِرُّ فِی التَّحْوِیْرِ قَدْ لَکَ
 یَوْھُؤْھِیْ یَوْھُؤْھِیْ (پ ۱۹۔ الحدیث۔ آیت ۱۹) کی آیت تلاوت کی۔ جس کا ترجمہ یہ ہے۔
 کہ جس دن صومہ پور نکلا جائے گا وہ دن بہت سخت ہو گا۔ یہ آیت پڑھتے ہیں آپ لڑتے
 اور کاپتے ہوئے زمین پر گر پڑے۔ اور آپ کی روح پرواز کر گئی۔ بہزین حکیم محدث کہتے
 ہیں کہ میں بھی ان کی کاشش مبارک کو مسجد سے ان کے گھر تک اٹھا کر لے جانے والوں میں
 شامل تھا یہ واقعہ ۹۲ھ میں ہوا (ایضاد العلوم ج ۲ ص ۳۱۱) و ترمذی شریف

۲۲۔ حضرت بیٹم بن جمیل علیہ الرحمۃ | یہ حدیث میں حضرت امام مالک و نیز محمد شین کرام کے نامور شاگردوں میں ہیں۔ نہایت متقی اور اعلیٰ درجے کے عابد زاهد تھے۔ حضرت سیفان بن محمد مصیعی کا بیان ہے کہ میں بیٹم بن جمیل کی وفات کے وقت حاضر تھا۔ وہ سکرات موت میں تھے اور قبلہ رو لیٹے ہوئے تھے۔ لوگوں نے ان کو پادر ارحادی تھی۔ اور دم نکلتے کے انتظار میں تھے۔ اسی

حالت میں ان کی باندی نے ان کا پاؤں ہاتھ سے دیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ۔
میری باندی! تم ان پیروں کو خوب اچھی طرح دباؤ۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے
کہ میرے یہ دونوں پاؤں زندگی بھر میں کبھی کسی گناہ کی طرف نہیں چلے ہیں۔
آپ کی زبان مبارک سے یہ کلمات ادا ہوئے اور فوراً ہی آپ کی روح پرواز
کر گئی۔ **سلاطین میں آپ کی وفات ہوئی (تہذیب الہندیہ)۔**

۳۳۔ حضرت بشر بن حارث علیہ الرحمۃ | یہ وہی مشہور صاحب ولایت و اکرامت
بزرگ ہیں جو عام طور پر بد بشر مانی کے
نام سے مشہور ہیں۔ یہ اتنے بلند مرتبہ محدث اور مفتی اعظم ہیں کہ حضرت امام احمد بن حنبل ان
کی درس گاہ کے ایک طالب علم ہیں۔ آخری طرز میں درس حدیث اور مجالس فتویٰ عزم کر کے
گوشہ نشین ہو گئے۔ اور ہر وقت عبادت و ریاضت میں مشغول رہنے لگے۔ بوقت وفات
جانکنی کے عالم میں ان پر بہت زیادہ مشقت اور بے قراری ظاہر ہوئی۔ تو کسی نے پوچھا کہ
کیوں! کیا بات ہے! کیا آپ کو زندگی سے محبت ہے! اور موت ناگوار ہے تو آپ
نے فرمایا کہ۔

بحال! اللہ تعالیٰ کے دربار میں جانا بہت دشوار معاملہ ہے اسے آسان
نہ سمجھو۔ میں اسی لیے بے قراری میں بیچ و تاب کھا رہا ہوں کہ یہ بہت ہی
سنگین اور کٹھن معاملہ ہے۔

یہ کہا اور ان کا وصال ہو گیا۔ (احیاء العلوم ج ۴ ص ۴۱)

۳۴۔ حضرت خلیفہ عبد الملک بن مروان علیہ الرحمۃ | یہ خلفاء بنو امیہ میں بڑے کروڑ
کا بادشاہ گزرا ہے۔ بہت
زیادہ صاحب علم اور خلیفہ ہونے سے پہلے بہت عبادت گزار بھی تھا۔ جب اس کی وفات
کا زمانہ قریب آیا۔ تو اس نے ایک سال کو دمشق کے دروازے پر دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ

پر پکڑا لپیٹ کر ایک سروہ کو نہلانے جا رہا تھا۔ تو خلیفہ عبد الملک نے کہا کہ کاش میں بھی
ایک سال ہوتا۔ اور اپنے ہاتھ ہی کی کٹائی نہ نہانہ کھاتا۔ اور میں حکومت دنیا کے کسی معابد
کا دالی نہ بنتا۔ جب صوفی ابو حازم رحمۃ اللہ علیہ کو خلیفہ عبد الملک کے اس غولہ کی خبر پہنچی
تو انہوں نے فرمایا کہ الحمد للہ کہ جب ان بادشاہوں کی موت کا وقت آتا ہے تو یہ لوگ
ہمارے حال کی تمنا کرتے ہیں۔ اور جب ہم لوگوں کی موت کا وقت آتا ہے تو ہم لوگ
ان بادشاہوں کے حال کی تمنا نہیں کرتے۔

عین جانکنی کے عالم میں کسی نے خلیفہ عبد الملک بن مروان سے پوچھا کہ اس
وقت آپ اپنے آپ کو کیسا پارہے ہیں؟ تو اس نے کہا کہ میں اپنے کو بالکل ویسا ہی
پارہا ہوں جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ۔
وَلَقَدْ جَاءَكُمْ مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا وَلَقَدْ كَانَ مِنْكُمْ مُّوْسٰیؑ اَوَّلَ مَرَّةٍ قَوْمٌ لَّكُم مَّا تَوَكَّلُوْا عَلَیْہِ فَاَنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ
چھوڑ آئے۔ جو مال و متاع ہم نے تمہیں دیا تھا۔
تُكْفُرُوْا بِہٖ كُفْرًا۔

(پ۔ ۷۔ الانعام آیت ۱۶۴)

یہ آیت اس نے تلاوت کی اور فوراً ہی اس کا دم نکل گیا۔ (احیاء العلوم ج ۴ ص ۴۱)

۳۵۔ حضرت خلیفہ ہارون رشید علیہ الرحمۃ | رشید جس شان شوکت اور عباد
خلقا نے خواہ لباس میں خلیفہ ہارون

دہدہ کا بادشاہ گزرا ہے۔ تاریخ دان حضرت پرورشیدہ نہیں ہیں مدہ موت کے وقت
اپنے کفن کو اسٹپٹ کر بار بار دیکھتا تھا اور یہ بیت پڑھتا تھا کہ۔

مَتَا اَعْلٰی عِلَیّی مَآلِیْہِہٖ هٰذِلَکَ
میری بادشاہی ہلاک ہو گئی۔
حَقِیْقَیْ سُلْطٰنِیَہِہٖ۔

اسی آیت کو پڑھتے پڑھتے اس کی جان نکل گئی (احیاء العلوم ج ۴ ص ۴۱)

۳۷۔ حضرت خلیفہ مامون رشید علیہ الرحمۃ | خلیفہ مامون رشید بہت ہی علم والا۔ اور نہایت ہی رعب و دبدبہ والا اور بہادر تھا۔ اس نے موت کے وقت راکھ بچھائی۔ اور اسی پرچت لیٹ کر لوٹا تھا۔ اور گڑگڑا کر یہ دعا مانگتا تھا کہ۔

يَا مَنْ لَا يُؤْخَلُ مُلْكُهُ اَوْ يَحْضَرُ عَلٰى اَمْرِ وَهْ ذَاتِ اَجْسٍ كِي بَادِشَاهِي كَبْهِي زَا اَلْ اَنْ يَهُو كِي
مَنْ قَدْ ذَا اَلْ مُلْكُهُ ۔۔۔ اس شخص پر رحم فرما جس کی بادشاہی نائل ہو گئی۔
بھی دعا مانگتے ہوئے اس کی روح پر نماز کر گئی (احیاء العلوم ج ۴ ص ۴۴۰ و تاریخ الخلفاء ص ۲۱۷)

۳۷۔ حضرت خلیفہ معتمد باللہ علیہ الرحمۃ | یہ عباسی خلفاء میں بڑا سنگدل اور ظالم حکمران تھا۔ اپنی موت کے وقت نہایت انوس کے ساتھ لستر پر بٹپٹا اور لوٹتا تھا۔ اور یہی لگتا رہا کہ کتا تھا کہ ہائے افسوس۔
لَوْ عَلِمْتُ اَنَّ عُمُرِيْ هٰكُنَا اَقْبَرُ اَگَرْ مَحَبِّ مَعْلُومْ ہوتا کہ میری عمر اتنی کم ہے تو
مناقلعتی ۔۔۔ میں بادشاہی نہ کرتا۔

یہی کلمات اس کی زبان پر تھے کہ اس کا انتقال ہو گیا۔ (احیاء العلوم ج ۴ ص ۴۹)

۳۸۔ حضرت خلیفہ منتصر باللہ علیہ الرحمۃ | یہ نزع کے عالم میں بے قرار ہو کر لستر پر اوستے لگا تو خوشامدی لوگوں نے کہا
کہ امیر المؤمنین آپ پر کوئی حرج نہیں۔ آپ تو بہت اچھے ہیں۔ تو یہ سرگرم خلیفہ منتصر باللہ نے کہا کہ۔

کوئی حرج تو نہیں مگر یہ کیا کہ ہے کہ دنیا جاتی رہی۔ اور آخرت میرے سامنے
کھڑی رہے۔ ہائے میں نے اپنے باپ کو قتل کر کے جلدی خلافت پر قبضہ
جایا۔ تو مجھ سے بھی جلد ہی خلافت بچھین لی گئی۔

یہی الفاظ اس کی زبان پر تھے کہ اس کا دم نکل گیا۔ اس کی بادشاہی صرف چھ مہینے

رہی۔ ابن طغرل ترک طبیب نے نہر اکود نشتر سے اس کی فصد کھولی۔ یہی اس کی موت کا سبب بنا۔ (احیاء العلوم ج ۴ ص ۴۹۰ و تاریخ الخلفاء ص ۴۴۰)

۳۹۔ حضرت عامر بن عبد القیس علیہ الرحمۃ | یہ بہت ہی مشہور عابد و زاہد بلکہ صاحب کرامت بلند مرتبہ اولیاء میں سے ہیں۔ یہ اپنی وفات کے وقت بے قرار ہو کر زار زار رونے لگے۔ جب رونے کا سبب پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ۔

میں موت کے طریقہ دنیا کی محبت میں نہیں رو رہا ہوں۔ بلکہ میں اس خیال سے رو رہا ہوں کہ میں اب مر رہا ہوں۔ تو اب گرمیوں کے روزوں میں دوپہر کی پیاس، اور جاڑوں کی لمبی راتوں میں قیام اللیل (غافل تہجد) کی لذت مجھے کہاں؟ اور کیسے نصیب ہوا کرے گی؟ ہائے رب یہ روح پرور اور جان بخش لذتیں!

یہی کہتے کہتے ان کی روح پرواز کر گئی۔ (احیاء العلوم ج ۴ ص ۴۹)

۴۰۔ حضرت برہت بن سبطی علیہ الرحمۃ | یہ سلسلہ قادریہ میں حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اور حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمۃ کے پیر ہیں۔ بزرگ ترین اولیاء میں آپ کا شمار ہے۔ حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمۃ بیان فرماتے ہیں کہ میں ان کے مرض وفات میں ان کی عیادت کے لیے گیا اور حال و مزاج پوچھا۔ تو انہوں نے نہایت ہی پروردارہ جے میں یہ شعر پڑھا کہ۔

كَيْفَ اَتَكُونُ اِلٰى كَلْبٍ يَحِيْ مَسْكِيْ

وَالَّذِيْ اَتَكُونُ يَحِيْ مَعِيْ كَلْبِيْ يَحِيْ

میں کس طرح اپنے طبیب سے اپنی بیماری کی شکایت کروں؟ جب کہ میری بیماری میرے طبیب ہی کی طرف سے مجھے پہنچی ہے۔

پھر میں نے چکھا چھلنا شروع کر دیا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ پکھلے کی ہوا اس شخص کو کیسے لگے گی جو مشق الٹی کی گری سے جل رہا ہو! اس کے بعد ہی آپ کا وصال ہو گیا۔

(احیاء العلوم ج ۳ ص ۱۱۱)

۴۱۔ حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمۃ | جریری محدث کا بیان ہے کہ میں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی ہانگنی کے وقت جب کہ وہ سکرات کے عالم میں تھے۔ حاضر ہوا۔ توفہ تلاوت کر رہے تھے۔ جمعہ کا دن تھا۔ جب وہ تلاوت ختم کر چکے تو میں نے عرض کی کہ اس وقت میں بھی آپ تلاوت کر رہے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ۔

مجھ سے زیادہ تلاوت کا حقدار دوسرا کون ہو گا؟ دیکھ نہیں رہے ہو؟ کہ میری زندگی کا نامہ اعمال پیشا جا رہا ہے۔

پھر کئی نے آپ سے کلمہ پڑھنے کے لیے کہا تو تڑپ کر آپ نے فرمایا کہ میں اس کلمہ کو تو زندگی میں تو کبھی بھولا ہی نہیں ہوں۔ جو تم مجھے اس وقت یاد دل رہے ہو۔

ابوالباس ہی مطاہر کہتے ہیں کہ میں نذاع کے عالم میں حضرت جنید بغدادی کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام کا تو انہوں نے سلام کا جواب نہیں دیا۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد جواب دیا۔ اور فرمایا کہ مجھے مزدور سمجھو۔ میں اس وقت وظیفہ میں مشغول تھا۔ پھر اپنا چہرہ انہوں نے قبلہ کی طرف کر لیا۔ اور نوحہ بکیر لگایا۔ اور روح نکل گئی۔

(احیاء العلوم جلد ۳ ص ۱۱۱ تا ۱۱۲)

۴۲۔ حضرت ذوالنون مصری علیہ الرحمۃ | بڑے بڑے اولیاء اللہ کی قبرست میں آپ کا نام بہت مشہور اور مقاد ہے وفات کے وقت لوگوں نے پوچھا کہ اس وقت آپ کو کس چیز کی خواہش و تمناء ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ۔

میں میری ایک ہی خواہش اور بہت بڑی تمناء ہی ہے کہ مرنے سے پہلے ایک ہی لحظہ کے لیے مجھے خداوند قدوس کی معرفت حاصل ہو جائے۔

یہ فرمانے کے بعد فوراً ہی آپ کی روح پاک عالم آخرت کو روانہ ہو گئی۔ اور لوگ ان کا منہ تکتے رہ گئے (احیاء العلوم جلد ۳ ص ۱۱۲)

۴۳۔ حضرت ہمشاد و دینوری علیہ الرحمۃ | یہ سلسلہ چشتیہ کے مشہور اکابر اولیاء میں سے ہیں۔ ایک شخص سے منقول ہے کہ میں حضرت ہمشاد و دینوری علیہ الرحمۃ کی خدمت میں حاضر تھا تو ایک درویش آئے اور سلام کر کے پوچھا کہ کیا یہاں کوئی ایسی صاف ستھری جگہ ہے؟ جہاں ایک انسان کے لیے مرنا آسان ہو تو لوگوں نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کر دیا جہاں پانی کا چشمہ تھا۔ تو اس درویش نے وضو کیا اور کچھ نماز میں پڑھتا رہا۔ پھر پاؤں پھیل کر لیٹ گیا۔ اور اس کی وفات ہو گئی۔ بعض مشائخ حضرت ہمشاد و دینوری کے پاس عالم سکرات میں آئے اور دعائیں کرنے لگے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو یہ نعمت دے۔ وہ نعمت دے۔ تو آپ نے ہنس کر فرمایا کہ۔ آپ لوگ میرے لیے کیا کیا دعائیں مانگ رہے ہیں۔ میں برس برس سے برابر میرے سامنے جنت پیش کی جا رہی ہے۔ مگر میں نے تو ایک مرتبہ نگاہ اٹھا کر اس کو دیکھا ہی نہیں ہے۔

آپ نے یہ فرمایا۔ اور آپ کی وفات ہو گئی۔ (احیاء العلوم جلد ۳ ص ۱۱۲)

۴۴۔ حضرت ابوعلی رودباری علیہ الرحمۃ | ان کی بہن کا بیان ہے کہ میں نذاع کے عالم میں ان کے سر کو اپنی گود میں لیے ہوئے بیٹھی تھی کہ ایک دم انہوں نے آنکھ کھول دی اور فرمایا کہ۔

دیکھو یہ آسمان کے دروازے کھلے ہیں۔ اور یہ جنت کے پھانگ مزین

کیے ہوئے ہیں۔ اور یہ اکوثر و مسلمیل کے برتن رکھے ہوئے ہیں
اور اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ اسے بوٹلی! ہم نے تمہیں بڑے مراتب
پر پہنچا دیا ہے۔ حالانکہ تم اس کے طلب گار نہیں تھے۔
پھر آپ یہ شعر بار بار پڑھنے لگے۔

يَحْقِيقُ لَا تَنْظُرْتُ اِلٰى سِوَاكَ
يَعْنِيَنَّ مُؤَدَّ حَشَى اَرَاكَ

تیرے حق کی قسم میں نے تیرے سوا کسی کو محبت کی نظر سے دیکھا ہی نہیں
ہے۔ یہاں تک کہ میں تجھے دیکھ لوں۔

یہی فرماتے ہوئے انہوں نے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور ان کی پاک باز روح عالم
قدس کو روانہ ہو گئی۔ (احیاء العلوم ج ۳ ص ۱۱۱)

۴۵۔ حضرت ابو سلیمان دارانی علیہ الرحمۃ مشہور اولیاء کبار میں سے ہیں ان کی
وفات کے وقت بہت سے لوگ حاضر
تھے۔ تو ان کی بے چینی دے قراری کو دیکھ کر کسی نے کہا اَنْشِرُوْا فَاَنْتُمْ تَعْقُدُوْنَ مَرْحَلًا
رَبِّتْ غُفُوْہُ وَحَیْثُہُ اَبُو خُثَمْرِیْ مَاضٍ یَّکْبُوْہُ اَسْ رِبَّہُ کَے دِبا رِیْنِ جا رہے
ہیں۔ جو غفور و رحیم ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ تم لوگ یہ کیوں نہیں کہتے کہ۔ اِخْذُوْا فَاَنْتُمْ
تَعْقُدُوْنَ مَرْحَلًا رِبَّتْ یَحْا یَبْنٰکَ بِالْعَیْذِیْنِ وَتُعَاقِبُکَ بِالْکِیْرِہُ اَبُو ذَرِیْہُ کہ آپ اس
بب کے دِبا رِیْنِ جا رہے ہیں۔ جو چھوٹے گناہوں کا حساب لے گا۔ اور بڑے گناہوں
پر سزا دے گا۔ آپ نے یہ فرمایا۔ اور آپ کی وفات ہو گئی۔ اور پھر آپ کی کوئی آواز
نہیں سنی گئی۔ (احیاء العلوم جلد ۳ ص ۱۱۱)

۴۶۔ حضرت احمد بن عبد الملک علیہ الرحمۃ حضرت ستر محدث فرماتے ہیں کہ میں
احمد بن عبد الملک کے پاس ان کی

نزع روح کی حالت میں گیا۔ اور دعائیں کرنے لگا کہ یا اللہ! ان پر سکرات موت
کو آسان فرما دے۔ کیونکہ یہ تو ایسے تھے۔ یہ تو ایسے تھے۔ چند تو یہی کلمات میں نے
کہے تو انہوں نے تڑپ کر کہا کہ یہ بولنے والا کون ہے؛ تو میں نے کہا کہ میں ستر ہوں۔
تو انہوں نے فرمایا کہ ملک الموت مجھ سے فرما رہے ہیں کہ میں ہر سخی مومن کے ساتھ نزاع
روح میں نرمی برتنا ہوں۔ یہ فرما کر پھر ایک دم وہ بجھ گئے یعنی ان کی وفات ہو گئی۔
(احیاء العلوم جلد ۳ ص ۱۱۱)

۴۷۔ حضرت احمد بن حنبلہ علیہ الرحمۃ آپ بہت بلند درجے کے دلی کامل ہیں
آپ کی وفات کے وقت کسی نے ان
سے کوئی مسئلہ پوچھا تو وہ رو پڑے۔ اور کہنے لگے کہ۔

اے میرے پیارے بیٹے! میں ایک دروازہ جس کو پہنچانے پر اس سے
کھٹکھٹاتا رہا ہوں وہ آج اس وقت کھل رہا ہے۔ لیکن میں کچھ نہیں جانتا
کہ وہ دروازہ سعادت کے ساتھ کھلے گا۔ یا شقاوت کے ساتھ کھلے
گا۔ تو ایسی حالت میں میرے لیے کسی مسئلہ کے جواب کا بھلا کہاں
موقع ہے۔

آپ نے یہ فرمایا اور بالکل خاموش ہو گئے۔ جب لوگوں نے انہیں غصے سے دیکھا
تو وہ وفات پا چکے تھے۔ (احیاء العلوم جلد ۳ ص ۱۱۱)

۴۸۔ ایک عاشق صادق علیہ الرحمۃ اہل سنت کے امام جناب اھمسی علیہ الرحمۃ کا بیان ہے
کہ میں نے ایک سنان جگر میں ایک پتھر پر
یہ شعر لکھا ہوا دیکھا کہ۔

اَیَا مَفْشَرِ الْعُشَّاقِ بِاللَّوْحِ حَبِیْرُہُ
اِذَا عَلٰی مَوْطِیْ بِالْفَتْحِ کَيْفَ یَنْصَبُ

اے عاشقوں کی جماعت! تم لوگ مجھے خبر دو۔ میں تم لوگوں کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ جب عشق کسی جوان پر اثر پڑے تو وہ کیا کرے۔

امی کہتے ہیں کہ میں نے اس شر کے نیچے یہ شر کھ دیا کہ۔

يَذَارِي هَوَاهُ لَوْ يَكُونُ سِرًّا

وَيَخْتَصِمُ فِي كُلِّ اَلْمَوَدِّ وَيَخْتَصِمُ

اپنے عشق کے ساتھ نرمی برتے۔ پھر اپنے راز کو چھائے رکھے۔ اور تمام کاموں میں عاجزی و انکاری رکھے۔ امی کہتے ہیں کہ میں دوسرے دن وہاں گیا۔ تو دیکھا کہ ایک دوسرا شراسن پتھر پر رکھا ہوا ہے کہ

وَكَيْفَ يَذَارِي وَالْهَوَى قَاتِلُ الْفَتَى

وَفِي كُلِّ يَوْمٍ قَلْبُهُ يَنْقَطِعُ

عاشق کیسے نرمی برتے! حالت تو یہ ہے کہ عشق جوان کو قتل کیے جا رہا ہے اور روزانہ اس کا دل ٹکڑے ٹکڑے ہو رہا ہے۔

امی کہتے ہیں کہ میں نے اس شر کے نیچے یہ شر کھ دیا کہ۔

اِذَا لَوْ يَجِدُ صَبْرًا لِكُنْتَ سِرًّا

فَكَيْسَ لَكَ مِثْلِي يَسُوِي الْمَوَدِّ يَفْعُ

جب عاشق اپنے راز کو چھانے کے لیے صبر نہیں پاتا۔ تو اس کو موت کے سوا کوئی دوسری چیز کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔

امی کہتے ہیں کہ پتھر میں دوسرے دن وہاں گیا۔ تو کیا دیکھا ہوں کہ ایک جوان کی لاش وہاں پڑی ہوئی ہے۔ اور یہ دوسرا شراسن پتھر رکھے ہوئے ہے کہ۔

سَمِعْنَا اَطَعْنَا ثُمَّ مَنَّا كَيْفُؤَا

فَوَيْلًا لِّذَوَابِ النَّجِيْمِ يَنْبِئُؤَا

وَلَقَدْ اَشَقَّ الْيَسْكِينُ مَا يَجْعَلُ

ہم نے سن لیا۔ اور آپ کی بات مان لی۔ پھر ہم مر گئے تو ہمارا سلام اس شخص کو پہنچا دو۔ جو وصال سے ہمیں روکتا تھا۔

نعت والوں کو ان کی نعمت مبارک ہو۔ اور عاشق مسکین کو عشق کا کلو گھونٹ مبارک ہو۔ جس کو وہ گھونٹ گھونٹ پی رہا ہے۔

۴۹۔ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمۃ | آپ حضرت خواجہ معین الدین

بڑے بلند مرتبہ خلیفہ ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے ذکر میں ہر وقت غرق رہا کرتے تھے۔ ایک دن قوال نے شیخ احمد جام علیہ الرحمۃ کا یہ شعر پڑھ دیا کہ۔

کشتگانِ خنجر تسلیم را

تسلیم و رضا کے خنجر سے قتل کیے ہوئے شخص کو ہر زمانے میں غیب سے ایک دوسری جان ملتی رہتی ہے آپ یہ شعر سن کر تین شب و روز حیرت کے عالم میں رہے۔ اور کچھ بھی نہیں بولے

اور پانچویں رات آپ کا دماغ ہل گیا۔ خواجہ میر حسن دہلوی نے اسی زمین میں پار مصراع کہہ کر اس کی تفسیر کی ہے۔ جی میں اس واقعہ کو نظم کیا ہے۔

جانِ بَرَاک بے دست دادہ است آن بزرگ

کشتگانِ خنجر تسلیم را

اس ایک شعر پر ان بزرگ نے جان دیدی

تسلیم و رضا کے خنجر سے قتل کیے ہوئے شخص کو ہر زمانے میں غیب سے ایک دوسری جان ملتی رہتی ہے

(اخبار الاخیار ص ۱۳)

۵۰۔ حجاج بن یوسف ثقفی ظالم | اہم موردِ دعا۔ اس نے ایک لاکھ انا لدا کہ

اپنی تندرست تھی کیا۔ اور جو دگ اس کے تم سے قتل پے ملے۔ ان کو تو کوئی

ہی نہیں لگا۔ بہت سے صحابہ اور تابعین کو اس نے قتل کیا یا قید و بند رکھا۔ حضرت
خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر ساری آیتیں اپنے اپنے منافقوں
کو قیامت کے دن لے کر آئیں۔ اور ہم اپنے ایک منافق حجاج بن یوسف ثقفی کو
پیش کر دیں تو ہمارا ہی پتہ بھاری رہے گا۔ یہ حجاج بن یوسف جب کینر کی خبیث
بیماری میں مرنے لگا تو اس کی زبان پر یہ دعا جاری ہو گئی۔ یہی دعا مانگتے مانگتے اس
کا دم نکل گیا۔ اس کی دعا یہ تھی کہ۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ قِيَاَمَ النَّاسِ اَمِّ مِیْرے اللہ! تو مجھے بخش دے
یَقُوْلُوْنَ اِنَّكَ لَا تَغْفِرُ لِيْ۔ کیونکہ سب لوگ یہی کہتے ہیں کہ تو مجھے
نہیں بخشے گا۔

خلیفہ عادل حضرت عمر بن عبدالعزیز علیہ الرحمۃ کو حجاج بن یوسف ثقفی کی زبان
سہرتے وقت کی یہ دعا بہت اچھی لگی۔ اور ان کو حجاج کی موت پر رشک ہونے
لگا۔ اور جب حضرت خواجہ حسن بصری علیہ الرحمۃ سے لوگوں نے حجاج کی اس دعا کا
ذکر کیا۔ تو آپ نے تعجب سے فرمایا کہ کیا واقعی حجاج نے یہ دعا مانگی تھی؟ تو لوگوں نے
کہا کہ جی ہاں۔ اس نے یہ دعا مانگی تھی۔ تو آپ نے فرمایا کہ شاید خدا اس کو بخش
دے۔ (احیاء العلوم جلد ۲ ص ۱۰۹)۔

(۲)

جنازہ یا قبر کو دیکھ کر کس نے کیا کہا؟

جنازہ یا قبر دیکھ کر موت کی یاد آ جاتی ہے۔ اس خوفناک اور بھیاںک منظر کو
دیکھ کر بزرگوں نے کیا فرمایا؟ اس بارے میں ہم چند حوالے نقل کرتے ہیں تاکہ لوگوں
کو اس سے عبرت حاصل ہو اور لوگ اپنی زندگی میں قبر کا سامان کر لیں۔

۱۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم | حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے قبروں کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ۔

۱۷ اَلْقَبْرِ ذُو قَدْحٍ مِّنْ رِّیَاحٍ قبرِ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے
الْجَنَّةِ اَوْ حُفْرَةٍ مِّنْ حُفْرِ النَّارِ یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے
نَعْلَا الْیَتِیْمِ ذِی اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے
(مشکوٰۃ جلد ۲ ص ۵۸)

۲۔ کچھ لوگ ایک جنازہ لے کر گزرے تو لوگوں نے اس میت کو اچھا بتایا۔ تر حضور
علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ وَجِبَتْ (واجب ہو گئی) پھر ایک دوسرا جنازہ گزرا
تو لوگوں نے اس میت کو برا بتایا۔ تر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ وَجِبَتْ
(واجب ہو گئی) تر حضرت مرثی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ کیا چیز واجب ہو گئی؟
یا رسول اللہ تو آپ نے فرمایا کہ ایک جنازہ کی میت کو تم لوگوں نے اچھا بتایا۔ تو اس

کے لیے جنت واجب ہو گئی۔ اور دوسرے جنازے کی میت کو تم لوگوں نے بُرا بتایا تو اس کے لیے جہنم واجب ہو گئی۔ کیونکہ تم (مومنین صالحین) نے زمین پر اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو۔ تو جس میت کو تم لوگوں نے بُرا بتایا وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اچھا ٹھہرا اور جس میت کو تم لوگوں نے برا بتایا وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی بُرا قرار پایا۔

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۵۵)

۳۔ حضرت ابوقحافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک سناذہ کو دیکھ کر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مُسْتَحْبِبٌ وَأَوْفَرُ شَرَابٍ مِنْهُ دِیْہِ اَمَامِ پانے والا ہے۔ یا لوگوں کو اس سے اَمَام مل گیا ہے تو لوگوں نے عرض کیا کہ اس کا کیا مطلب ہے؟ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ مومن بندہ (جو نیک ہو وہ تو فحاشیاں پا کر دنیا کی ایذاؤں اور مصیبتوں سے اَمَام پا کر اللہ تعالیٰ کی رحمت میں پہنچ جاتا ہے۔ اور بدکار بندہ (جب مر جاتا ہے تو اس سے تمام بندے تمام شہر یہاں تک کہ تمام درخت اور تمام چوپائے اَمَام پا جاتے ہیں۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۵۵)

۷۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ | امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ جوتے تو اس قدر دوتے تھے کہ آنسوؤں سے ان کی داڑھی تر ہو جایا کرتی تھی۔ تو کسی نے کہا (اے امیر المومنین) آپ جنت و دوزخ کا ذکر کرتے ہیں تو نہیں روتے اور قبر کے پاس کیوں روتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ یقین رکھو کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے۔ اگر اس سے نجات مل گئی تو اس کے بعد کی منزلیں اس سے زیادہ آسان ہوں گی۔ اور اگر اس سے نجات نہ ملی تو اس کے بعد کی منزلیں اس سے زیادہ سخت ہوں گی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ قبر سے بڑھ کر خوفناک منظر کبھی میں نے دیکھا ہی نہیں (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۵۶)

۲۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ | کسی نے امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ

قبرستان میں کیوں بہت دیر دیر تک ٹھہرے رہتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ میں قبر والوں کو بہترین پڑوسی پاتا ہوں۔ میں قبر والوں کو چاٹ دوسی جانتا ہوں۔ کیونکہ وہ زباؤں کو ہمیشہ دب گونئی اور بدکلامی سے روکے رہتے ہیں۔ اور آخرت کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں نے کبھی ایسا خوفناک منظر نہیں دیکھا جو قبر سے بڑھ کر خوفناک ہے (احیاء العلوم للفرالی ج ۱ ص ۵۲)

۴۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ | حضرت ابوالدرداء صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکثر قبرستانوں میں بیٹھا کرتے تھے تو لوگوں نے اس کے بارے میں آپ سے دریافت کیا کہ آپ قبرستانوں میں اکثر اوقات کیوں بیٹھے رہا کرتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ میں ایسی قوم کے پاس بیٹھتا ہوں۔ جو مجھے آخرت کی یاد دلاتے ہیں۔ اور جب میں ان لوگوں سے غائب ہو جاتا ہوں۔ تو یہ لوگ میری غیبت نہیں کرتے۔ (احیاء العلوم جلد ۱ ص ۵۲)

۵۔ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ | حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ عزادت کو قبرستانوں میں تشریف لے جایا کرتے۔ اور فرماتے کہ اے قبر والو! کیا بات ہے کہ میں تم لوگوں کو پکارتا ہوں۔ تو تم لوگ کوئی جواب نہیں دیتے ہو؟ پھر آپ فرماتے کہ افسوس! اگر میرے اور تمہارے درمیان ایسا حجاب ہو گیا ہے۔ لیکن آئندہ میں بھی تمہارے ہی جیسا ہو جانے والا ہوں۔ آپ یہی کلمات فرماتے رہتے یہاں تک کہ صبح صادق نمودار ہو جاتی تو آپ غائب فرماتے مسجد میں تشریف لے جاتے۔ (احیاء العلوم جلد ۱ ص ۵۳)

۶۔ حضرت زید رضا قاشی علیہ الرحمۃ مشہور و باکمال محدث حضرت زید رضا قاشی علیہ الرحمۃ قبروں کے پاس جا کر فرمایا کرتے کہ اسے قبر کے گڑھے میں دفن ہو جانے والا۔ اور اسے تنہائی میں رہنے والا۔ اور اسے زمین کے اندرونی حصہ میں انیسیت رکھنے والا! کاش مجھے خبر ہو جاتی کہ میں تمہارے کون سے اعمال پر خوشخبری حاصل کروں؟ اور میں تم میں سے کون سے بھائی پر شک کروں یہ فراق کچھ آپ اس قدر روتے کہ آنسوؤں سے آپ کا عامہ بھیگ جاتا۔ اور آپ جب بھی کسی قبر کو دیکھ لیتے۔ تو اتنے زور زور سے رونے کی آواز نکالتے تھے جسے بیل چیخا کرتا ہے۔ (احیاء العلوم ج ۳ ص ۱۱۳)

۷۔ حضرت صفیان ثوری علیہ الرحمۃ مشہور محدث اور فقیہ حضرت صفیان ثوری علیہ الرحمۃ جو حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے ہم عصر اور کوفہ کے باشندہ تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ جو مسلمان بکثرت قبروں کا تذکرہ کرتا رہے گا۔ وہ اپنی قبر کو جنت کا باغ پائے گا۔ اور جو قبروں کے ذکر اور ان کی یاد سے غافل رہے گا۔ وہ اپنی قبر کو جہنم کا گڑھا پائے گا۔ (احیاء العلوم ج ۳ ص ۱۱۳)

۸۔ حضرت ربیع بن خثیم علیہ الرحمۃ آپ نہایت بلند مرتبہ محدث اور مشہور ولی کامل ہیں۔ آپ نے اپنے گھر کے اندر ایک قبر بنا رکھی تھی۔ تو جب بھی آپ محسوس فرماتے کہ غفلت کی وجہ سے میرا ولی کچھ سخت بڑی گیا ہے۔ تو آپ اس قبر میں داخل ہو کر لیٹ جاتے اور جب تک خدا کو منظور ہوتا اس میں لیٹے رہتے۔ پھر کہتے کہ اے میرے رب! مجھے واپس لوٹا دے تاکہ میں کوئی نیک عمل کروں۔ پھر خود ہی اپنے نفس کو جواب دیتے کہ اے ربیع! ہم نے تجھے واپس لوٹا دیا۔ اب تو کوئی نیک عمل کر۔ (احیاء العلوم جلد ۳ ص ۱۱۳)

۹۔ حضرت صالح مری علیہ الرحمۃ آپ بہت ہی جلیل القدر محدث اور نامور محدثین کے شاگرد ہیں۔ اور بڑے بڑے باکمال محدثین ان کی درگاہ حدیث کے طائب علم ہیں۔ عبادت و ریاضت اور زہد و تقویٰ میں بھی ان کا مقام بہت بلند ہے۔ ان کا حبیب عالم تھا کہ اگر آپ کبھی کسی قبر کو دیکھ لیتے تھے۔ تو دودن تک مبہوت و حیران رہتے۔ کھانا پینا چھوڑ دیتے اور بالکل خاموش رہا کرتے تھے۔ آپ کی ایک بڑی خاص کرامت یہ تھی کہ آپ قبرستان کے مردوں کی گفتگو سن لیتے تھے۔ اور خود بھی مردوں سے گفتگو اور سوال و جواب کرتے تھے۔ غیظ نے آپ کی وفات کا سال ۱۷۱ھ لکھا ہے۔ اور امام بخاری علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ آپ نے ۱۷۱ھ میں وفات پائی۔ (نودی۔ تہذیب و طبقات شعرائی)۔

۱۰۔ حضرت عمر بن ذر علیہ الرحمۃ یہ بھی بزرگان سلف میں بڑے پائے کے بزرگ ہیں۔ منقول ہے کہ ان کا ایک پڑوسی جو بہت ہی بدکار، اور نہایت ہی گنہگار تھا۔ اس کا انتقال ہو گیا تو اس کے فسق و بدکاری کی وجہ سے تمام اہل محلہ نے اس کے جنازہ کا بایکٹ کر دیا۔ اور گھنٹوں اس کا جنازہ پڑھا رہا۔ کوئی اس کو اٹھانے کے لیے نہیں آیا۔ جب حضرت عمر بن ذر علیہ الرحمۃ کو اس کی خبر ملی۔ تو آپ نے آکر اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور اس کو دفن کیا۔ پھر اس کو قہر پر کچھ دیر ٹھہر کر فرمایا کہ اے ابوالفلا! خداوند کریم تجھ پر رحمت فرمائے۔ تو عمر جھرمقیدہ توحید و رسالت پر قائم رہا۔ اور ہمیشہ تو خداوند قدوس کو سجدہ کرتا رہا۔ آج لوگوں نے تجھے بدکار و گنہگار کہہ کر تیرے جنازہ کا بایکٹ کر دیا۔ افسوس۔ آج ہم میں کون ایسا ہے جو گنہگار نہیں ہے۔ پھر آپ نے اس گنہگار میت کے لیے دیر تک دعائے مغفرت فرمائی اور روتے رہے۔

۱۱۔ ایک عابد کبیر علیہ الرحمۃ منقول ہے کہ ایک شرابی اور بڑا ہی پاپی بدکار بصرہ کے اطراف میں رہتا تھا۔ اس کا انتقال ہوا تو

چونکہ پورا گاؤں اس سے ناراض و بیزار تھا۔ کوئی شخص اس کا جنازہ اٹھانے اور نماز جنازہ پڑھنے کے لیے تیار نہیں ہوا۔ مجبوراً اس کی بیوی نے دو مزدوروں سے جنازہ اٹھوا کر قبرستان تک پہنچایا۔ اور گاؤں کا ایک آدمی قبرستان تک نہیں آیا۔ اس گاؤں کے قریب ایک پہاڑ پر ایک بہت بڑے بزرگ ناہد و عابد جلوت میں مشغول رہا کرتے تھے۔ اویہ بزرگ تمام گاؤں والوں کے پیروم و مرشد تھے۔ اکی بزرگ نے پہاڑ کے اوپر سے دیکھا کہ ایک عورت جنازہ کے پاس ہے اور کوئی نماز جنازہ پڑھنے والا نہیں ہے۔ تو یہ بزرگ جو کبھی پہاڑ سے نہیں اترتے تھے۔ پہاڑ سے اتر پڑے جب گاؤں والوں کو معلوم ہوا کہ ہم سے پیروم و مرشد اس بدکار کی نماز جنازہ پڑھانے کے لیے پہاڑ سے اتر پڑے ہیں۔ تو سارا گاؤں قبرستان میں پہنچ گیا پھر اکی بزرگ اور تمام گاؤں والوں نے اس کی نماز جنازہ پڑھ کر اس کو دفن کیا۔

پھر اکی بزرگ نے فرمایا کہ میں سوہا تھا۔ تو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک عورت جنازہ لیے بیٹھی ہے اور کوئی نماز جنازہ پڑھانے والا نہیں ہے۔ تو خواب ہی میں کسی نے مجھ سے کہا کہ تم پہاڑ سے اتر کر اس کے جنازہ کی نماز پڑھاؤ۔ کیونکہ اس میت کی مغفرت ہو چکی ہے۔ اس خواب کو سنکر سب لوگ توبہ سے سردھننے لگے۔ پھر اکی بزرگ نے اس عورت سے اس کے شوہر کا حال پوچھا۔ تو اس عورت نے بتایا کہ لوگ سچ کہتے ہیں کہ میرا شوہر بہت بدکار اور بڑا گنہگار تھا۔ واقعی وہ دن بھر شراب خانہ ہی میں رہتا تھا۔ پھر بزرگ نے دریافت کیا کہ تم نے اس کا کوئی نیک عمل بھی دیکھا ہے؟ تو عورت نے کہا کہ ہاں وہ گنہگار ہونے کے باوجود تین اچھی باتوں کا بہت پابند تھا۔ ایک تو یہ کہ وہ رات بھر شراب خانہ میں شراب پیتا تھا۔ مگر جب صبح کو اس کا نشہ اتر جاتا تھا تو وہ

غسل دو وضو کر کے کپڑے بدلتا تھا اور نماز فجر جماعت سے پڑھا کرتا تھا۔ پھر وہ شراب خانہ میں جا کر فسق و فجور میں پڑ جاتا تھا۔ دوسری اچھی بات یہ تھی کہ وہ ہمیشہ ایک یا دو یتیم بچوں کو اپنے گھر میں رکھتا تھا۔ اور ان یتیموں کے ساتھ اپنے بچوں سے بڑھ کر اچھا سلوک کیا کرتا تھا۔ تیسری اچھی بات یہ ہے کہ رات میں جب کبھی بھی اس کا نشہ اترتا تھا تو وہ اکیلا زار نہ رہتا تھا۔ اور یہی کہتا تھا کہ اے میرے رب! تیری ہمت کے کون سے گوشہ میں مجھ غیبت کو ڈالے گا۔ یہ سنکر وہ بزرگ اس کی مغفرت کا راز سمجھ گئے۔ پھر وہ اس میت کے لیے دعائیں کرتے ہوئے پہاڑ پر چڑھ گئے۔ (احیاء العلوم جلد ۱ ص ۱۲)

۱۲۔ حضرت فاطمہ بنت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہا | حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی ہیں جو عام طور پر "فاطمہ مغربی" کے لقب سے مشہور ہیں۔ جب ان کے شوہر حسن بن امام حسن کا وصال ہو گیا۔ تو انہوں نے ان کے جنازہ کو دیکھ کر یہ شعر پڑھا کہ

وَكَا نُوْا رِجَالًا ثُمَّ اَمْوَا رِجَالًا

لَقَدْ عَظُمَتْ يَدُكَ الرَّزَايَا وَجَلَّتْ

یہ لوگ امید تھے پھر شام کو مصیبت بن گئے۔ تو یہ مصیبتیں بہت زیادہ اور بڑی شاندار ہو گئیں۔ پھر انہوں نے اپنے شوہر کی قبر کے پاس ایک خیمہ کاٹھا۔ اور مسلسل ایک سال تک وہ اسی خیمہ میں رہیں۔ سال بھر کے بعد خیمہ اکھاڑ کر جب وہ اپنے مکان پر جانے لگیں تو مدینہ منورہ کے قبرستان بقیع کے ایک جانب سے ایک غیبی آواز آئی کہ اَلَا هَلْ وَجَدْتُمْ اَمَّا فَقَدْ وَا۔ (خبردار کیا ان لوگوں نے اس چیز کو پایا؟ جس کو کھو دیا تھا) تو دوسرے کنارے سے یہ آواز آئی کہ بَلْ يَنْتُمُوْنَ اَمَّا فَقَدْ وَا۔ (نہیں۔ بلکہ تم امید ہو گئے لہذا پلٹ کر اپنے گھر چلے گئے)۔ ان دونوں آوازوں کو سب لوگوں نے سنا مگر

تھانہ دینے والوں کو کسی نے نہیں دیکھا۔ (مشکوٰۃ جلد ۱ ص ۱۲) (احیاء العلوم جلد ۱ ص ۱۲)

۱۳۔ فرزدق شاعر علیہ الرحمۃ یہ بہت ہی مشہور شاعر ہے جو اہل بیت کا بہت ہی محب و مداح تھا۔ جب اس کی بیوی کا انتقال ہوا تو

بصرہ کے تمام شرفاء و رؤسا ہجازہ میں شامل ہوئے۔ قبرستان میں حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرزدق سے پوچھا کہ کیوں فرزدق! تم نے اس دن کے لیے کون سی تیاری کر رکھی ہے؟ تو فرزدق نے جواب دیا کہ میری بس یہی تیاری ہے کہ ساتھ برس سے کلمہ طیبہ پڑھنا رہا ہوں۔ پھر فرزدق اپنی بیوی کی قبر کے پاس دردناک لہجے میں یہ اشعار پڑھنے لگا۔

أَخَانَتْ وَزَادَ الْقَبْرِانَ لَحْزُمًا فِجْجِي

أَشَدَّ مِنَ الْقَبْرِ إِلَيْهَا بَاقًا وَخُفِيًّا

اے اللہ! اگر تو نے مجھے صاف نہ کر دیا تو قبر کے علاوہ قبر سے زیادہ تنگ جگہ اور بھڑکنے والی آگ کا مجھے خوف ہے۔

لَا أَجَانِدُنِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَائِدًا

عَيْنِيكَ وَتَسَوَّى كِسْفِي الْقَبْرِ ذِكَا

قیامت کے دن جب ایک بہت ہی سخت سزا کی گئیے والا اور ہانکنے والا فرزدق کو ملے چلے گا۔

لَقَدْ خَابَ مِنْ أَوْلَادِ آدَمَ مَنْ مَشَى

إِلَى النَّارِ مَغْلُوبًا لَوَلَدَتْهُ آدَمُ نَا

اولاد آدم میں سے جو شخص جہنم کی طرف گردن میں طوق پہنے ہوئے روسیہا ہو کر جائے گا وہ بہت ہی نامراد ہوگا۔ (ایضاح العلوم جلد ۴ ص ۲۱۴)

(۳)

اولاد کی موت پر کس نے کیا کہا

اولاد کی موت بڑا دل سوز، روح فرسا، اور صبر آزمائے حادثہ ہوا کرتا ہے۔ اس سانحہ پر بزرگوں کے چند اقوال پڑھیے اور عبرت حاصل کیجیے۔ واللہ تعالیٰ ہو العون
۱۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرمایا کہ جب کسی کا فرزند وفات

پا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے کہ کیا تم نے میرے بندے کے فرزند کو دفن دے دی؟ تو فرشتے عرض کرتے ہیں کہ جی ہاں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا تم نے اس کے دل کے بھل کو بھیج دیا؟ تو فرشتے کہتے ہیں کہ جی ہاں۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس وقت میرے بندے نے کیا کیا؟ تو فرشتے کہتے ہیں کہ تیرے بندے نے تیری حمد کی اور اللہ پڑھا۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم میرے بندے کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دو اور اس گھر کا نام میریت الحمد، (محمد کا گھر) رکھ دو (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۵۱ بحوالہ ترمذی)

۲۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرزند حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے وقت آپ کے ہمراہ گئے تو صاحبزادہ کی جانحی کا منظر دیکھ کر آپ کی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ تو عبدالرحمن بن عوف نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا آپ روبرو ہیں؟ تو آپ نے فرمایا۔ اے عوف کے بیٹے! میرا یہ آنسو بہانا شفقت ہے۔ پھر دوبارہ حضرت کے آنسو بہنے

سے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اِنَّ الْكَافِرَ تَذَمُّعٌ وَالْقَلْبُ يَخْزَنُ مَذَامِرَ قَوْلِهِ لَا دَمَ
يَرْطَحُ رِجْلًا وَلَا يَذَرُ اِيَّاكَ يَا اَبْرَاهِيْمُ كَمَا خَرُوفُونَ۔ یعنی آنکھ آنسو بہاتی ہے
اور دل تلکین ہے اور ہم وہی بات کہتے ہیں جس سے ہمارا رب راضی ہو اور بلاشبہ اسے
ایسا ہی ہم تمہاری بدائی پر تلکین ہیں (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۵ بحوالہ بخاری و مسلم)

۳۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عاجزادی حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے
فرزند کی وفات کے وقت آپ ان کے مکان پر تشریف لے گئے۔ اور آپ کے ہمراہ
سعد بن عبادہ و معاذ بن جبل و ابی بن کعب و زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم وغیرہ
بھی تھے۔ تو بچہ اس وقت آپ کی گود میں دیا گیا جب کہ وہ جاکنی کے عالم میں ٹھپ
رہا تھا۔ تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ تو حضرت سعد نے کہا کہ یا رسول اللہ!
یہ کیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ یہ شفقت ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دل میں
ڈال دی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ انہیں بندوں پر رحم فرماتا ہے جو دوسروں پر رحم کرتے
ہیں۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۵ بحوالہ بخاری و مسلم)

۴۔ ایک صحابی ہمیشہ اپنے بچے کو لے کر بارگاہ رسالت میں آیا کرتے تھے ایک بار
وہ تنہا آئے تو حضور نے پوچھا کہ تمہارا بچہ کو کیا ہوا؟ تو انہوں نے کہا کہ وہ تو مر گیا۔
یا رسول اللہ! تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم اس کو پسند نہیں کرتے کہ تم جنت کے جس
پہاڑ پر بھی جاؤ گے تو وہ تمہارا بچہ تمہارا انتظار کر رہا ہوگا۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۵)

۵۔ حضرت داؤد علیہ السلام حضرت داؤد علیہ السلام کا ایک فرزند وفات پا گیا
اسے داؤد! تم اس بچے کو پکانے کے لیے کتنا عرصہ سے بکتے تھے! تو آپ نے
عرض کیا کہ زمین بھر کر سونا۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اسے داؤد! تم کو اتنا ہی بڑا ثواب
ملے گا۔ (ایجاد العلوم ج ۲ ص ۱۴)

۳۔ حضرت محمد بن سلیمان علیہ الرحمۃ یہ ایک مشہور و نامتو تابعی محدث ہیں انہوں
نے اپنے فرزند کا قبر پر اس طرح دعا مانگی
کہ یا اللہ! میں اس فرزند کے بارے میں تجھ سے کچھ امیدیں رکھتا ہوں اور کچھ تیرا
خوف بھی رکھتا ہوں۔ تو اے اللہ! تو میری امیدوں کو پورا فرما دے اور مجھے خوف
سے اپنے امن میں رکھ لے۔ (ایجاد العلوم ج ۲ ص ۱۵)

۴۔ حضرت ابوالحسن علیہ الرحمۃ آپ نے اپنے بیٹے کی قبر پر یوں دعا مانگی
کہ اے اللہ! میرے بیٹے پر کچھ میرے حقوق
تھے۔ اور کچھ تیرے حقوق تھے۔ تو میں نے اپنے تمام حقوق کو معاف کر دیا ہے۔ لہذا
تو بھی اپنے حقوق کو معاف فرما دے۔ کیونکہ تو مجھ سے بہت زیادہ سخی اور بہت زیادہ کریم
ہے۔ (ایجاد العلوم ج ۲ ص ۱۴)

۵۔ حضرت عمر بن ذر علیہ الرحمۃ آپ نے اپنے فرزند کو قبر میں اتار کر یوں دعا کی
کہ اے ذر بن عمر! خدا تجھ پر رحمت کرے
مجھے اس کی امید ہے اور خدا تجھ کو عذاب سے بچائے مجھے اس کا اندیشہ ہے کاش
مجھے خبر ہو جات کہ تو نے خدا سے کیا کہا۔ اور خدا نے تجھ سے کیا فرمایا۔ اے اللہ!
میرا بیٹا تو نے اس سے مجھے فائدہ مند فرمایا تھا۔ اور تو نے اس کی روزی اور عمر
پوری کر دی۔ اور یقیناً تو نے کوئی ظلم نہیں کیا ہے۔ اے اللہ! میں نے اس پر اپنی اور
تیری اطاعت لازم کر دی تھی اور اے اللہ! تو نے میری محبت پر اجر عظیم فرمایا ہے
تو مجھے اجر عطا فرما اور اس کو عذاب سے بچائے۔ اس دعا پر حاضرین کدقت طاری
ہو گئی اور سب لوگ رونے لگے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اے خدا! میرے بھائی کو
عاف باقی نہیں رہ گیا ہے اللہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ نے مجھے کئی انسان کی کوئی ضرورت
بھی پیش ہے۔ اے اللہ! آپ ہم تجھے چھوڑ کر جا رہے ہیں اور اگر ہم یہاں ٹھہریں

بھی تو اس سے تجھے کوئی فائدہ نہ پہنچے گا۔

نوٹ :- حضرت دیکھ کر باپ کا نام بھی ڈرتھا۔ اور ان کے بیٹے کا نام بھی ڈرتھا۔

(ایجاد العلوم ج ۴ ص ۵۱)

۶۔ بصرہ کی ایک صابرو عورت | بصرہ کی ایک عورت کو دیکھ کر ایک شخص نے کہا کہ تیرے چہرے پر غیب رونق ہے۔ شاید تجھے کوئی غم نہیں پہنچا ہے۔ تو عورت نے کہا کہ غم تو مجھے ایسا پہنچا ہے کہ شاید بہت ہی کم لوگوں کو ایسا غم پہنچا ہوگا۔

سنو اینرے دوپہے نہایت ہی خوبصورت تھے جو ہر وقت میرے سامنے کھلتے رہتے تھے۔ بقرعید کے دن میرے شوہر نے ایک بکری کی قربانی کی جس کو میرے بڑے لڑکے نے دیکھ لیا تھا۔ تو اس نے میرے پھوٹے لڑکے سے کہا کہ آؤ میں تجھے دکھلا دوں کہ کس طرح میرے باپ نے بکری ذبح کی تھی۔ یہ کہا اور چھڑی لے کر اس نے اپنے پھوٹے بھائی کو ذبح کر دیا۔ پھر وہ ڈر سے پہاڑ پر چڑھ گیا اور اس کو بھیڑیا کھا گیا۔ پھر میرا شوہر اس بچے کی تلاش میں پہاڑ پر چڑھا تو وہ پیاس سے مر گیا۔ اسے شخص ایک ہی دن دونوں بیٹے اور شوہر کی موت کا غم بھر پور پڑ گیا۔ اب میں دنیا میں اکیلی رہ گئی ہوں۔ گمنا شدہ تھے نے مجھے صبر کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ میں نے کبھی اس اپنی مصیبت گریہ و بکا کر کے غم مٹایا نہ کوئی ناشکی کا لفظ زبانی سے نکالا۔ (ایجاد العلوم ج ۴ ص ۵۱)

(۴)

اموات کے لیے کس نے کیا خواب دیکھا؟

مومن کے اچھے اچھے خوابوں کی بہت وقعت و اہمیت ہے۔ کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ:

لَمْ يَنْتَقِ مِنَ النَّبَوَةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ قَالُوا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالُوا نُبَا الصَّالِحَةِ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ كُفْرِي لَمْ يَكُنْ -

نبوت میں سے مبشرات کے سوا کچھ باتی نہیں رہ گیا ہے۔ ترجمہ: کہہ کہ مبشرات کیا ہیں تو ارشاد فرمایا کہ اچھے اچھے خواب خود مسلمان اس کو اپنے لیے دیکھے یا کوئی دوسرا اس کے لیے دیکھے۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۹ بحوالہ بخاری)

تو اموات کے بارے میں بزرگوں نے جو اچھے اچھے خواب دیکھے ہیں۔ ان میں سے چند خوابوں کو ہم یہاں نقل کرتے ہیں۔ تاکہ لوگوں کو ان خوابوں سے عبرت حاصل ہو۔ وَاللَّهُ تَعَالَى هُوَ الْمُؤْتِي -

۱۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ | حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اے امیر المومنین! آپ اپنی زبان اللہ کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ اس زبان نے مجھے ہدایت کی۔ مجھوں میں مگر اسے تائید تالی نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ تو آپ نے فرمایا کہ میں نے اس زبان سے تو ارشاد کیا کہ تُو مَرْتُولُ الْوَلَدِ

پڑھا تھا۔ تاسی زبان نے مجھے جنت میں داخل کر دیا۔ (ایجاد العلوم ج ۲ ص ۲۳۱)

۲۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ | مجھے بڑی تمنا تھی کہ کاش میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کبھی خواب میں دیکھ لیتا۔ تو ایک سال کے بعد میں نے ان کو خواب میں دیکھا کہ وہ اپنی پیشانی سے پسینہ پونچھتے ہوئے میرے سامنے تشریف لائے۔ تو میں نے پوچھا کہ اے امیر المومنین آپ کا کیا حال ہے؟ تو فرمایا کہ میں نے ابھی ابھی حساب سے فرصت پائی ہے۔ اور اگر میں نے اپنے رب کو رؤف و رحیم نہ پایا ہوتا تو میرے قدم ڈگمگا جاتے۔ (ایجاد العلوم ج ۲ ص ۲۳۲)

۳۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ | حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ اپنی زندگی میں میرے والد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ خواب دیکھا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خواب میں تشریف لائے۔ تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ کی امت کی طرف سے مجھے بڑی تکلیفیں پہنچی ہیں۔ تو حضور نے فرمایا کہ آپ یوں دعا کیجئے کہ یا اللہ! تو مجھے ان لوگوں سے بہتر لوگ عطا فرما اور ان لوگوں کو مجھ سے برتر آدمی عطا فرما۔ چنانچہ اس خواب کے بعد ہی عبدالرحمن بن عوف غازی نے آپ کو شہید کر دیا۔ (ایجاد العلوم ج ۲ ص ۲۳۳)

۴۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما | آپ ایک دن انا دیکھ

بیدار ہوئے۔ اور فرمایا کہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہو گئے۔ کیونکہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک شیشی میں خون لیے فرما رہے ہیں۔ کہ میرے فرزند حضرت امام حسین کا خون اور ان کے ساتھیوں کا خون ہے۔ جس کو میں خداوند قدوس کے دربار میں پیش کرنے کے لیے سے جا رہا ہوں۔

چنانچہ اس کے بعد چودھویں دن یہ خبر آگئی کہ کربلا میں حضرت امام حسین اور ان کے ساتھی شہید کر دیئے گئے۔ (ایجاد العلوم ج ۲ ص ۲۳۴)

۵۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز علیہ الرحمۃ | حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت ابو بکر و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو تشریف فرما دیکھا۔ تو میں نے سلام کیا اور حضرت ابو بکر و حضرت عمر کے درمیان میں بیٹھ گیا۔ اتنے میں میں نے دیکھا کہ حضرت علی و حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو لایا گیا۔ اور ایک گھریں دو دنوں کو داخل کر کے دروازہ بند کر دیا گیا۔ پھر بہت جلد حضرت علی گھریں سے یہ کہتے ہوئے نکلے کہ رب کعبہ کی قسم۔ میرا فیصلہ ہو گیا۔ پھر حضرت معاویہ یہ کہتے ہوئے نکلے کہ رب کعبہ کی قسم میری مغفرت ہوگئی اس کے بعد میں نیند سے بیدار ہو گیا۔ (ایجاد العلوم ج ۲ ص ۲۳۵)

۶۔ حضرت اویس قرنی علیہ الرحمۃ | ابو یعقوب قارہ و قتی نے بیان کیا کہ میں نے خواب دیکھا کہ ایک بہت بڑے آدمی ہیں۔ جن کا رنگ گندمی ہے۔ اور بہت سے لوگ ان کے پیچھے پیچھے چل رہے ہیں۔ کسی نے بتایا کہ اویس قرنی ہیں۔ تو میں نے ان کے سامنے آکر عرض کیا کہ آپ مجھے کوئی وصیت فرمائیے۔ تو انہوں نے فرمایا کہ تم خدا کی نعمت کے وقت اس کی رحمت کا دھیان رکھو۔ اور گناہ کرتے وقت اس کے عذاب کو یاد رکھو۔ اور تم کسی حال میں بھی خدا سے اپنی امید واری کو مت کاٹو۔ (ایجاد العلوم جلد ۲ ص ۲۳۶)

۷۔ حضرت امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ | آپ کو خواب میں دیکھا۔ تو دریافت کیا کہ اے امام۔ آپ کے ساتھ لڑاکا کیا سا دہم ہوا لڑاکا لڑکا لڑکا ہے۔ میری عظمت ہوگئی۔ جنگ نے کہا کہ لانا آپ کا اسی دینی لڑکوں کو لانا پر عظمت ہوئی ہوگی؛ آپ نے جواب

دیا کہ نہیں۔ مجھے تو ارحم الراحمین نے صرف اتنی بات پر بخش دیا کہ میرے مہاجرین میرے
بارے میں ایسی افواہیں اور تہمتیں پھیلایا کرتے تھے۔ جو مجھ میں نہیں تھیں۔ اور میں
ہمیشہ ان کی ایندھن پر صبر کیا کرتا تھا۔ (اولیاء ربان الحدیث ص ۳۱)

۸۔ حضرت امام ابو یوسف علیہ الرحمۃ | بغداد کے مشہور بزرگ حضرت معروف
کرمی نے اپنے ایک رفیق سے کہا کہ تم
مجھے امام ابو یوسف کی وفات کی خبر دینا۔ رفیق کا بیان ہے کہ میں بغداد کے ایک دروازے
پر پہنچا۔ تو امام ابو یوسف کا جنازہ جا رہا تھا۔ میں نے سوچا کہ اگر حضرت معروف کرمی کو
خبر دینے جاتا ہوں۔ تو نماز جنازہ فوت ہو جائے گی۔ اس لیے میں نماز جنازہ پڑھ کر ان کے
پاس گیا۔ اور ان کو خبر سنائی تو ان کو بے حد صدمہ ہوا۔ بار بار انا اللہ پڑھتے رہے
اور افسوس کرتے رہے کہ ہائے میں ان کی نماز جنازہ میں شریک نہ ہو سکا۔ پھر فرمایا کہ
میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں جنت میں داخل ہوا ہوں۔ وہاں دیکھتا ہوں کہ ایک
محل تیار ہے اور لوگ کہہ رہے ہیں کہ یہ محل امام ابو یوسف کے لیے بنا ہے۔ ان کی اچھی
تعلیم اور تعلیم دین کے شوق کے صلہ میں۔ اور انہوں نے لوگوں کی ایندھن پر صبر کیا
اس کے اجر میں خدا نے ان کو یہ بلند مرتبہ عطا فرمایا ہے۔

۵۔ ربیع الاول ۲۵۷ھ میں ان کی وفات ہوئی مگر شریف بغداد میں ہے۔

(اولیاء ربان الحدیث و احیاء العلوم ج ۴)

۹۔ حضرت امام مالک علیہ الرحمۃ | حضرت امام مالک علیہ الرحمۃ کی وفات کے بعد
لوگوں نے ان کو خواب میں دیکھا اور پوچھا
کہ کون سے محل پر آپ کی مغفرت ہو گئی۔ تو آپ نے فرمایا کہ میرا تو ایک ہی کہہ اللہ تعالیٰ
کو پسند آگیا۔ اور اسی پر میری مغفرت ہو گئی۔ اور وہ کہہ رہی ہے جو حضرت عثمان
غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر جنازہ کو دیکھ کر پڑھتا کرتے تھے کہ۔ یتیمان الذی لا یتیمون۔

پاک ہے وہ ذات جو ہمیشہ سے ہے اور اس کے لیے کبھی موت نہیں ہے۔

(احیاء العلوم ج ۴ ص ۴۳)

۱۰۔ حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ | حضرت ربیع بن سلیمان کا بیان ہے کہ میں نے
حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ کو ان کی وفات کے

بعد خواب میں دیکھا۔ تو ان کا مال پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ ارحم الراحمین نے مجھے سونے
کی کرسی پر بٹھا کر میرے اوپر تازہ چھکدار موتیوں کو کثرت فرمایا (احیاء العلوم ج ۴ ص ۴۳)

۱۱۔ حضرت خواجہ حسن بھری علیہ الرحمۃ | آپ کے شاگردوں میں سے ایک نے اس
رات میں خواب دیکھا جس رات میں خواجہ

حسن بھری علیہ الرحمۃ کا وصال ہوا کہ ایک منادی یہ اعلان کر رہا ہے کہ۔ رَحِمَ اللّٰهُ اَصْطَفٰی
اَوْمَرَ وَاُولٰٓئِکَ اَوَّلَ الْاَبْرَارِ اَیْنَکُمْ اَلْیَوْمَ عَلٰی الْغُلَبِیَّتِ وَاصْطَفٰی الْفَضْلَ الْبَصْرِیَّ
عَلٰی اَهْلِ دِمَازِیْمَ اَدْرِیْتُمْ اَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی نے حضرت آدم اور حضرت نوح اور حضرت ابراہیم
کی اولاد اور حضرت عمران کی اولاد کو سارے جہان والوں پر فضیلت میں برگزیدہ
بنالیا ہے اور حضرت حسن بھری کو ان کے زمانے والوں پر فضیلت میں برگزیدہ بنالیا
ہے۔ (احیاء العلوم جلد ۴ ص ۴۳)۔

۱۲۔ حضرت سیفان ثوری علیہ الرحمۃ | استاد ائمہ میں حضرت سیفان ثوری علیہ الرحمۃ
کی وفات ہو گئی۔ تو لوگوں نے آپ کو

خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ آپ کا کیا انجام ہوا؟ آپ نے فرمایا کہ میں نے ایک قدم
پل مضبوط پر اور دو ساق قدم جنت میں رکھا۔ اور حضرت ابی حنیفہ سہیلہ بھی منقول ہے
کہ میں نے خواب میں حضرت سلیمان علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ جہنم میں ایک مدعت
سے دوسرے مدعت پر سارے آتے ہاتے رہتے ہیں۔ اللہ یہ امت پر تھے ہیں کہ دلیل ہلا
لَا تَقْلِبُ الْفُجُورَ - ان لوگوں میں نعمت کے لیے مل کر نہ مالوں کو مل کرنا چاہیے

پھر میں نے عرض کیا کہ آپ مجھے کچھ وصیت فرمائیے۔ تو فرمایا کہ تم دنیا کے لوگوں سے جان پہچان اور میل ملاپ کم رکھو اور تقیہ بن عقبہ کہتے ہیں کریں بنے حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمۃ کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ خدا نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ تو انہوں نے یہ تین اشعار پڑھے کہ۔

نَظَرْتُ إِلَى رَجُلٍ مَكَامًا فَقَالَ لِي:!

هَذَا رِضَائِي عَنْكَ يَا بَنَ تَجِدَاهُ

میں نے اپنے رب کا آسنے سامنے دیدار کیا۔ تو اس نے مجھ سے فرمایا کہ اے سعید کے فرزند! میری رضا و خوشنودی تجھے مبارک ہو۔

كَذْ كُنْتُ قَوَّامًا إِذَا أَظْلَمَ الدُّجَى

بِعَبْرَةِ مُشْتَبِقٍ رَقْلِبٍ عَيْنِي!

بے شک اندھیری راتوں میں تم بہت زیادہ قیام اللیل کرتے تھے مشتاق کے آنسو اور عاشق کے دل کے ساتھ

كَذْ وَتَكَ فَاخْتَرَايَ كَقَضِيَّةٍ

وَدُرْنِي فَايَ يَشْتَكَ غَيْرَ مَعِي

تو تم جو ناسمعی چاہو اپنے لیے چن لو۔ اور تم میری زیارت کرتے رہو۔ کیونکہ میں تم سے دور نہیں ہوں۔ (احیاء العلوم جلد ۴ صفحہ ۲۳۲ وغیرہ)

۱۳۔ حضرت عبدالواحد بن زید علیہ الرحمۃ | آپ بکبار اولیاء میں سے ہیں۔ آپ نے

ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ اٹھتے بیٹھے۔ اور اپنے ہر سکون و حرکت میں لگاتار دعوہ شریف ہی پڑھتا رہتا ہے۔ دوسری کوئی دعائیں نے اس کی زبان سے سنی ہی نہیں۔ میں نے اس سے اس کا راز پوچھا۔ تو اس نے بتایا کہ میں پہلی بار اپنے والد کو ہمراہ لے کر حج

کے لیے گیا تو واپسی پر ایک منزل میں مجھے نیند آگئی۔ تو میں نے خواب دیکھا کہ کوئی مجھ سے کہہ رہا ہے کہ اٹھ تیرا باپ مر گیا۔ اور اس کا چہرہ بالکل ہی کالا ہو گیا ہے۔ تو میں گھبرا کر اٹھ بیٹھا۔ اور اپنے باپ کے سر سے چادر ہٹائی۔ تو واقعی وہ مردہ پڑے ہوئے تھے۔ اور ان کا چہرہ کالا ہو گیا تھا۔ تو میں بے حد رونا۔ اور نہایت ہی رنجیدہ و تلخ ہو گیا۔ اور اسی نکر و غم میں میری آنکھ لگ گئی تو میں نے دیکھا کہ چار حبشی لڑکے کے چار ستون لیے ہوئے میرے باپ کے سر پر کھڑے ہیں۔ ایک ایک یہ نظر آیا کہ ایک نہایت ہی خوبصورت آدمی بن لباس میں آگیا۔ اور مجھ سے کہا کہ اٹھ تیرے باپ کا چہرہ گورا اور خوب روشنی ہو گیا۔ تو میں نے دریافت کیا کہ آپ پر میرے والد باپ قربان۔ آپ کون ہیں تو فرمایا کہ میں تمہارا بنی ہوں میں فوراً ہی جاگ گیا اور اپنے باپ کے سر سے چادر ہٹا کر دیکھا تو واقعی میرے باپ کا چہرہ خوب روشن اور رنگ نہایت گورا ہو گیا تھا۔ اس واقعہ کے بعد سے کبھی اور کسی حال میں مجھی میں نے درود شریف کا پڑھنا نہیں چھوڑا۔ (احیاء العلوم ج ۴ صفحہ ۲۳۲)

۱۴۔ حضرت ابراہیم بن اسماعیل حرمی علیہ الرحمۃ | حضرت ابراہیم بن اسماعیل حرمی علیہ الرحمۃ ایک بلند مرتبہ عالم دین اور بزرگ ترین اولیاء

میں سے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے خلیفہ ہارون رشید کی بیوی زبیدہ خاتون کو خواب میں دیکھا۔ اور پوچھا کہ کہو تم پر کیا گزری؟ تو اس نے کہا کہ میری مغفرت ہو گئی تو میں نے کہا کہ شاید ان اخراجات کی وجہ سے جو تم نے مکہ مکرمہ کے راستے میں ہنر نکالا پر خرچ کیے ہیں۔ تبدیلی بخشش ہو گئی؟ تو کہا کہ ان اخراجات کا ثواب تو ان مال کے مالکوں کو مل گیا جس کی رقیں شاہی خزانہ میں تھیں جس سے میرے لے ہو والے تھے۔ میری مغفرت تو میری چھ بیت کی بعلت ہوئی۔ اور وہ ہیں منقول ہے کہ زبیدہ خاتون نے خواب میں بتایا کہ میں اپنا چہرہ کھانسی سے مفلح رہی تھی۔ جس کی زندگی میں بطور

و ظہر روزانہ پڑھا کرتی تھی۔ اور وہ یہ ہیں۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَفَمِنْ بَعْدِهَا عُنِيَ۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَذْخَلُهَا قَبْرِی۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَخَلَّوْا بِهَا وَحْدَی۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَفَمِنْ بَعْدِهَا قِی۔ (احیاء العلوم ج ۴ ص ۳۳۳)

۱۵۔ حضرت ایوب سختیانی علیہ الرحمۃ

بہت ہی بلند مرتبہ محدث ہیں آپ نے ایک بہت ہی گنہگار آدمی کے جنازہ کو دیکھا تو گھر کے اندر چلے گئے تاکہ اس کی نماز جنازہ نہ پڑھانی پڑے۔ تو کسی نے اس گنہگار کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ تم پر کیا گزری؟ تو اس نے کہا کہ میرے رب نے جو غفور و رحیم ہے۔ مجھے بخش دیا۔ اور تم ایوب محدث کو قرآن مجید کی بہت سنا دینا کہ تَوَاتَرْتُمْ تَقْلِبُونَ خَزَائِنَ رَحْمَتِي وَإِذَا كُنْتُمْ تُخْشِعُونَ الْإِنْفَاقِ۔ یعنی اگر تم لوگ میرے رب کی رحمت کے خزانوں کے مالک ہو جاتے تو اس وقت تم خرچ ہو جانے کے ڈر سے بچل ہو جاتے (احیاء العلوم ج ۴ ص ۳۳۳)

۱۶۔ حضرت داؤد طائی علیہ الرحمۃ

یہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے جلیل القدر شاگرد اور مشہور تارک الدیاد عبادت گزار بزرگ ہیں۔ جس رات میں ان کی وفات ہوئی بہت سے شلخ نے اس رات میں یہ خواب دیکھا کہ جنت میں خوب زینت کی جگہ ہے۔ اور ہر طرف نور ہے نور پھیلا ہوا ہے۔ تو شلخ نے خواب ہی میں پوچھا کہ یہ کون سی رات ہے؟ تو آواز آئی کہ اس رات میں حضرت داؤد طائی علیہ الرحمۃ کی وفات ہو گئی ہے ہر طرف فرشتوں کا ہجوم، یہ کہانش اور جمل بہل ان کی روح کی آمد کے لیے ہے (احیاء العلوم ج ۴ ص ۳۳۳)

۱۷۔ حضرت عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمۃ

یہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے بڑے علم اور محبوب شاگرد اور رئیس الفقہاء استاد المحدثین ہیں۔ علامہ ابن راسد کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عبداللہ بن مبارک

کا خواب میں دیدار ہوا تو میں نے کہا کہ آپ تو وفات پا گئے ہیں؛ تو انہوں نے فرمایا کہ ہاں۔ پھر میں نے عرض کیا کہ آپ کے ساتھ کیا معاملہ گزرا؟ تو فرمایا کہ میری مغفرت ہو گئی۔ پھر میں نے حضرت سیفان ثوری کا حال دریافت کیا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ واہ واہ! وہ تو معمر الذہین اَتَعَوَّذُ بِاللَّهِ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِیِّ وَالصِّدِّیقِیْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالطَّالِعِیْنَ وَحَسُنَ أَوْلَیْكَ رَفِیْقًا وَوہ تو ان لوگوں کے ساتھ ہیں جن پر خدا کا اتمام ہے۔ یعنی انبیاء اور صدیقوں اور شہیدوں اور صالحین کے ساتھ ہیں۔ اور یہ لوگ بہترین ساتھی ہیں۔ (احیاء العلوم ج ۴ ص ۳۳۳)

۱۸۔ حضرت مہتمم دورقی علیہ الرحمۃ

بعض شلخ نے حضرت مہتمم دورقی علیہ الرحمۃ کو خواب میں دیکھا۔ یہ اپنے دور کے مشہور ممتاز اولیاء میں سے ہیں۔ لوگوں نے خواب ہی میں پوچھا کہ آپ کہاں ہیں؟ اور کس حال میں ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پہلے جنت میں بھیج دیا۔ پھر مجھے بلا کر پوچھا کہ تمہیں جنت کی کوئی چیز اچھی لگی؟ تو میں نے عرض کیا۔ نہیں۔ تو ارشاد فرمایا کہ اگر تمہیں جنت کی کوئی چیز پسند آگئی ہوتی۔ تو میں تم کو جنت ہی کے سرو کر دیتا اور تم کو میرا دھال نصیب نہ ہوتا۔ (احیاء العلوم ج ۴ ص ۳۳۳)

۱۹۔ حضرت ورقاء بن بشر حضرمی علیہ الرحمۃ

ابو بکر بن البرمحل محدث کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ورقاء بن بشر حضرمی علیہ الرحمۃ کو ان کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا۔ اور پوچھا کہ خدا کے ساتھ ان کا معاملہ کیا؟ اور کیسا رہا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ بڑی شفقتوں کے بعد میری نجات ہو گئی۔ تو میں نے دریافت کیا کہ کون سے عمل کو آپ نے سب سے افضل پایا؟ تو انہوں نے کہا کہ ”دن رات خدا کے خوف سے رونے۔“

۲۰۔ حضرت یحییٰ بن معین علیہ الرحمۃ | یہ امام جرح و تعدیل اور حدیثوں کو پرکھنے کے بادشاہ ہیں۔ عیش بن بشر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت یحییٰ بن معین کو وفات کے بعد خواب میں دیکھا۔ اور پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا اور کیا معاملہ فرمایا؟ تو جواب دیا کہ میری مغفرت ہو گئی۔ اور دوسرے مجھ کو اپنے دیدار سے مشرف فرمایا۔ اور یہ بھی منقول ہے کہ ان کی وفات کے بعد بغداد کے ایک بزرگ نے یہ خواب دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحابہ کرام کی ایک جماعت کے ساتھ تشریف لے جا رہے ہیں۔ اور دریافت کرنے پر فرمایا کہ یحییٰ بن معین کی نماز جنازہ میں جا رہا ہوں۔ یہ وہ شخص تھا کہ میری حدیثوں سے بھٹ کو دفع کیا کرتا تھا۔ (تہذیب التہذیب وغیرہ)

۲۱۔ حضرت ابو بکر کتانی علیہ الرحمۃ | مشائخ صوفیہ میں یہ بہت ہی نامور بزرگ ہیں یہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں ایک جوان کو دیکھا کہ کہیں اتنا خوبصورت جوان میری نظروں کے سامنے نہیں آیا تھا۔ تو میں نے اس سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ تو اس نے کہا کہ میرا نام "تقویٰ" ہے تو میں نے کہا کہ تم کہاں رہتے ہو؟ تو اس نے کہا کہ ہر ملک میں۔ پھر وہ مڑا تو ایک بد شکل اور بہت کالی صورت نظر آئی۔ تو میں نے اس سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ تو اس نے کہا کہ "بدکاری" تو میں نے کہا کہ تم کہاں رہتی ہو؟ تو اس نے کہا کہ ہر خوشی منانے والے آستانے والے دل میں۔ ابو بکر کتانی کہتے ہیں کہ خواب دیکھ کر میں جاگ گیا۔ اور میں نے خدا سے یہ جہد کر لیا کہ اب زندگی بھر میں صحابہ اختیار ہی نہی کے کبھی نہیں ہوں گا۔

(ایجاد العلوم جلد ۴ ص ۴۳)

۲۲۔ حضرت ابو سعید خدری علیہ الرحمۃ | یہ اکابر اولیاء میں سے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں ابلیس کو دیکھا تو اس کو

مارنے کے لیے اپنی لاشی اٹھائی۔ مگر وہ بالکل عجز و نہی نہیں ہوا۔ تو اس وقت ایک غیبی آواز میں نے منیٰ کہ اے ابو سعید خدری! یہ ابلیس ہے۔ یہ لاشی ڈنڈے سے نہیں ڈرتا ہے۔ یہ تو اس شخص سے کا پتا اور لذت آ رہا ہے۔ جس کے قلب میں ایمان کا نور ہوتا ہے۔ اور ابو سعید خدری نے یہ بھی فرمایا کہ میں دمشق میں تھا تو میں نے یہ خواب دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابو بکر صدیق و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے کندھوں پر ٹیک لگائے تشریف لائے۔ اور میں اس وقت کوئی راگ گارہا تھا۔ اور سینہ کوٹ رہا تھا۔ تو حضرت نے فرمایا کہ اے ابو سعید! اس کا شراس کے خیر سے بڑھ کر ہے۔ (ایجاد العلوم جلد ۴ ص ۴۳)

۲۳۔ حضرت احمد بن ابی الحواری علیہ الرحمۃ | یہ بڑے پانے کے اولیاء کاملین ہیں۔ میں نے ان کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں اپنی ایک لڑکی کو دیکھا جس کا چہرہ چمک رہا تھا۔ تو میں نے اس سے پوچھا کہ تمہارے چہرے پر اتنی چمک کیسے پیدا ہو گئی؟ تو اس نے کہا کہ آپ کو یاد نہیں ایک رات آپ خوف خدا سے زرا زار رو رہے تھے۔ اور آپ کے آنسو بہہ رہے تھے تو کمال محبت سے میں نے آپ کے آنسوؤں کو اپنے چہرے پر مل لیا تھا۔ یہ چمک اسی آنسو کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔ (ایجاد العلوم جلد ۴ ص ۴۳)

۲۴۔ حضرت یحییٰ بن سعید قطان علیہ الرحمۃ | زبیر بن نعیم بانی کا بیان ہے کہ بن سعید قطان محدث کے بدن پر ایک کڑنا ہے جس پر یہ عبارت لکھی ہوئی ہے کہ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ كِتَابُ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ بَرَاءَةٌ لِيَحْيَى
بْنِ سَعِيدٍ وَاقْطَانَ مِنَ النَّارِ یعنی خدا کی طرف سے یہ لکھی ہوئی تحریر ہے کہ یحییٰ بن سعید قطان کے لیے جہنم سے نجات ہے (تہذیب التہذیب)

۲۵۔ حضرت خطیب بغدادی علیہ الرحمۃ | حضرت خطیب بغدادی کی عظمت اور ہماری کتاب اولیاد رجال المدینہ ان کی جلالت شان کا کیا کہنا! دیکھو مال دریافت کیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ اَنَا فِي دَفْنٍ وَفِي حَيَاتٍ كَيْفَ يَكُونُ آسام و سامت اور خوشبودار نعمتوں کی جنت میں ہوں (بستان المحدثین)

۲۶۔ حضرت منصور بن اسماعیل علیہ الرحمۃ | آپ کا بیان ہے کہ میں نے عبد اللہ بنار میں سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معام کیا؟ تو انہوں نے کہا کہ جن جن گناہوں کا میں نے اقرار کر لیا۔ ان سب گناہوں کو اللہ تعالیٰ نے معاف فرمادیا لیکن ایک گناہ کا شرم کی وجہ سے میں اقرار نہیں کر سکا۔ تو خداوند کرم نے مجھے پسینہ کی حالت میں کھڑا رکھا۔ یہاں تک کہ میرے چہرے کا گوشت گل کر گر پڑا۔ تو میں نے پوچھا کہ وہ کون سا گناہ تھا تو انہوں نے کہا کہ میں نے ایک مرتبہ ایک خوبصورت لڑکے کو دیکھا۔ تو وہ مجھ کو بہت اچھا لگا تھا۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے شرم کے باعث اپنے اس گناہ کا اقرار نہیں کیا۔ (ایجاد العلوم ج ۲ ص ۲۱)

۲۷۔ حضرت ابو جعفر صید لاتی علیہ الرحمۃ | آپ نے فرمایا کہ میں نے حضور اکرم صلی دیکھا کہ حضور فقراء کی ایک مجلس میں تشریف فرما ہیں۔ تو میں بھی اس مجلس میں بیٹھ گیا پھر آسمان پھٹا اور دو فرشتے اترے۔ ایک کے ہاتھ میں لڑکا اور دوسرے کے ہاتھ میں ایک پشت تھا۔ پہلے ان فرشتوں نے حضور کا ہاتھ دھلایا پھر آپ کے حکم سے دوسرے لوگوں کا ہاتھ دھلایا جب میری باری آئی تو ایک فرشتے نے دوسرے سے کہا کہ یہ ان لوگوں میں سے نہیں ہے تو دوسرے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا یہ آپ کی حدیث شریف نہیں ہے کہ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ د آدمی اسی

کے ساتھ ہو گا جس سے وہ محبت رکھے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ کیوں نہیں۔ تو میں نے کہا کہ میں تو حضور سے امدان فقرائے محبت رکھتا ہوں۔ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اس کا بھی ہاتھ دھلاؤ یہ بھی انہی لوگوں میں سے ہے (ایجاد العلوم جلد ۲ ص ۲۲)

۲۸۔ حضرت عبد اللہ بن عون خزاعی علیہ الرحمۃ | حضرت محمد بن قنصل نے فرمایا کہ میں خواب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سے شرف ہوا۔ تو مجھ سے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ عبد اللہ بن عون کی ہمیشہ زیارت کرتے رہو۔ کیونکہ وہ محبوب الہی ہے (تہذیب التہذیب)

۲۹۔ حضرت صالح بن مبشر علیہ الرحمۃ | آپ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سلی علیہ الرحمۃ کو خواب میں دیکھا۔ تو ان سے کہا کہ دنیا میں تو آپ بہت غلین رہا کرتے تھے۔ اب کیا حال ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ یہاں اگر مجھے بڑی راحت اور دائمی خوشی نصیب ہوئی ہے۔ پھر میں نے پوچھا کہ آپ کس درجے میں ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ مَعَ السَّيِّئَةِ أَدْعَمُ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الْقَبْرَيْنِ وَالْقَبْرَيْنِ وَالْقَبْرَيْنِ (یعنی میں ان لوگوں کے ساتھ ہوں جن پر اللہ تعالیٰ کا اہم ہے۔ یعنی نیوں اور صدیقوں کا) اور شہیدوں اور صالحین کے ساتھ حضرت عطاء سلی بند مرتبہ محدث اور بہت نامور اولیاد کرام میں سے ہیں۔ (ایجاد العلوم ج ۲ ص ۲۳)

۳۰۔ حضرت زید بن عمار علیہ الرحمۃ | آپ نے فرمایا کہ میں نے امام احمدی احدث مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیا جسے کہ میں خدا کا مقرب بن جاؤں۔ تو آپ نے فرمایا کہ میں نے علماء کرام اور غلین رہنے والوں سے بڑھ کر کسی کا حدیث نہیں دیکھی زید بن عمار بہت ممدراز اور بہت ہی لڑھے تھے وہ ہر وقت خوف خدا سے رو یا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ روتے روتے وہ نایاب ہو گئے تھے (ایجاد العلوم ج ۲ ص ۲۴)

(۵)

غلبہ خوف میں کس نے کیا کہا؟

یہ شریعت کا مسئلہ ہے کہ اَلْیَاسُ مِنْ دَعْوَةِ الْمَلَائِكَةِ كُفْرٌ۔ یعنی خدا کی رحمت سے بالکل ہی ناامید ہو جانا۔ اور اپنی مغفرت سے یاکوس ہو جانا کفر ہے۔ اور وَكَذَٰلِكَ الْاِلَٰهَ مِنْ عَقُوْبَةِ كُفْرٍ یعنی اللہ تعالیٰ کے غضب سے بے خوف اور نڈر ہو جانا بھی کفر ہے ایمان والے کا نشان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مغفرت کی امید بھی رکھے۔ اور اس کے غضب سے ڈرتا بھی رہے۔ بزرگانِ سلف کا یہ طریقہ رہا ہے کہ بعض پر امید کا غلبہ اور بعض پر خوف کا غلبہ رہا ہے۔ ہم یہاں چند بزرگوں کے واقعات درج کرتے ہیں۔ جن پر خوفِ خداوندی غالب رہا ہے۔ اودھ غلبہ خوف میں ڈرے بٹے عبوت خیر خیر وقت انگریز کلات برستے سہا آپ بھی ان کو پڑھ کر بہت حاصل کیجئے۔

۱۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ | امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر خوفِ الہی کا بے حد غلبہ تھا۔ کسی چڑیا کو دیکھتے تو آپ فرمایا کرتے تھے کہ کاش میں تیری ہی طرح ایک پرندہ ہوتا۔ ادا انسان نہ ہوتا تاکہ میں قیامت کے دن اعمال کے حساب سے بچ جاتا۔

(احیاء العلوم جلد ۴ ص ۱۵۹)

۲۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ | امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اس قدر خدا کا خوف غالب تھا کہ آپ قرآن مجید کی آیت سُنکر بے ہوش ہو جاتے۔ اور کئی کئی دنوں تک ان پریشی کا دھبہ پڑتا رہتا تھا۔ یہاں تک

کہ لوگ ان کی عیادت دیکھا پریشی ان کے لیے جایا کرتے تھے۔

اور ایک دن آپ نے ایک تنگ ہاتھ میں لے کر فرمایا کہ کاش میں بچا مے مرنے کے یہ تنکا ہوتا۔ کبھی فراتے کہ کاش میں کوئی قابل ذکر شخصیت نہ ہوتا۔ کبھی یہ کہتے کہ کاش عمر کی مال عمر کو نہ بنتی۔ اور منقول ہے کہ آپ کے چہرے میں آنسوؤں کے بہت بڑے بہنے کی وجہ سے دو کالی ٹیکریں بن گئی تھیں۔ ایک مرتبہ خود ہی آپ نے سورۃ اذاتش کی تلاوت کی۔ اور جب اَوَّٰذُ الْقُلُوبِ کی آیت پر پہنچے۔ یعنی جب نامہ اعمال کھولے جائیں گے تو اس کو پڑھتے ہی ان پر اس قدر خوفِ الہی طاری ہو گیا کہ بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑے۔ ایک دن آپ گدھے پر سوار ہو کر کہیں جا رہے تھے۔ اور کوئی آدمی اپنے گھر میں سورۃ الطہ پڑھ رہا تھا۔ جب آپ نے اِنَّ عَذَابَ ذَٰلِكَ لَکَآۤیَۡسٌ۔ کی آیت سنی تو گدھے آتر کر ایک دیوار سے ٹیک لگا کر دیر تک بیٹھ رہے۔ پھر گھر آکر ایک ہینہ بیمار ہے۔ اور لوگ آپ کی عیادت کے لیے آتے جاتے رہے۔ مگر کسی کو آپ کی بیماری کا سبب معلوم نہ ہو سکا۔ (احیاء العلوم جلد ۴ ص ۱۶۰)

۳۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ | امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرما پڑھ کر بے قراری کے ساتھ ہاتھ ملتے ہوئے مسجد کے باہر نکلتے۔ اور فرمایا کہ میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کو جس حال میں دیکھا ہے۔ آج میں کسی آدمی میں ان کی مشابہت کا اثر نہیں دیکھ رہا ہوں۔ صحابہ کرام رات بھر جاگ کر نازوں میں قرآن مجید پڑھا کرتے تھے۔ صبح کو ان کے بال راگندہ اور چہرہ زرد دکھائی دیتا تھا۔ اور وہ ڈنگا تے ہوئے چلا کرتے تھے۔ اور ان کی آنکھیں آنسوؤں سے تر ہا کرتی تھیں۔ اور آج لوگوں کا یہ حال ہے کہ ہر طرف لوگ غفلت اور بے غمی کے ساتھ ادھر ادھر پھرتے ہیں۔ کسی کے چہرے پر خوفِ خداوندی کا اثر نظر ہی نہیں آتا۔ آپ نے جس دن یہ فرمایا اس کے بعد پھر کسی نے بھی آپ کو ہشتے ہوئے

نہیں دیکھا یہاں تک کہ عبدالرحمن بن عوف خارجی نے آپ کو شہید کر دیا۔ (احیاء العلوم ج ۲ ص ۱۶۷)

۴۔ حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ | فاتح شام رضی اللہ تعالیٰ عنہ
بکثرت فرمایا کرتے تھے کہ میری تو یہی تمنا ہے کہ میں بجائے ابو عبیدہ ہونے کے ایک مینڈھا
ہوتا۔ جس کو لوگ ذبح کر کے پکاتے۔ اور اس کا گوشت کھا کر اس کا شہرہ پی لیتے۔

(احیاء العلوم جلد ۲ ص ۱۶۷)

۵۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ | حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ
ہوئے غلبہ خوف میں فرمایا کرتے تھے کہ کاش میں آدمی نہ ہوتا۔ بلکہ میں ماکھ ہوتا جو ہواؤں
میں اٹا دیا جاتا۔ تو بہت اچھا ہوتا تاکہ میں قیامت کے دن حساب اعمال سے بچ
جاتا۔ (احیاء العلوم ج ۲ ص ۱۶۷)

۶۔ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ | آپ ایک مشہور صحابی ہیں آپ پر خوف
کی تاب نہیں رکھتے تھے۔ اگر کبھی کوئی آیت سن لیتے تو بیچ مار کر بے ہوش ہو جاتے
تھے۔ اور کئی دن بے ہوش ہا کرتے تھے۔ ایک دن قبیلہ غنم کا ایک قادی آیا اور اس
نے یہ آیت تلاوت کر دی: يَوْمَ نَخْسِفُ الْمُشْكِينَ إِلَى الْارْتَحِينَ وَقَدْ آتَاهُ الْوَيْلُ الْخَبِيرُ
إِنِّي جَعَلْتُ يَوْمَئِذٍ سَلَامًا ۝ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ ہم قیامت کے دن متقی لوگوں
کو ہانڈوں کی صورت میں رحمن کے دیباہ میں جمع کریں گے۔ اور مجرموں کو ہانک کر جہنم
کی طرف پھینک دیں گے۔ آیت سن کر آپ نے فرمایا کہ میں تو متقی لوگوں میں سے نہیں
ہوں۔ بلکہ میں تو مجرموں میں سے ہوں۔

اے قادی! اس آیت کو پھر پڑھ۔ چنانچہ قادی نے اس آیت کو دوبارہ پڑھا تو

آپ نے زور سے ایک بیچ ماری۔ اور فوراً آپ کی وفات ہو گئی۔ (احیاء العلوم ج ۲ ص ۱۶۷)

۷۔ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ | وہ فرماتے تو خوف خداوندی
سے آپ کا چہرہ پیلا پڑ جاتا۔ تو گھر والوں نے پوچھا کہ آپ کی یہ کیا عادت ہو گئی ہے؟
کہ ہمیشہ وضو کے بعد آپ اس قدر ڈرتے ہیں کہ چہرہ پیلا پڑ جاتا ہے۔ اور آپ کا پیٹ
گھٹتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ کیا تم لوگوں کو معلوم نہیں کہ میں کس کے سامنے غازیں کھڑا
ہوئے والا ہوں! (احیاء العلوم جلد ۲ ص ۱۶۷)

۸۔ حضرت خواجہ حسن بصری علیہ الرحمۃ | آپ نے ایک آدمی کو زور سے تہقہ لگا کر
مٹتے ہوئے دیکھا۔ تو آپ نے اس سے فرمایا
کہ اے جوان! کیا تو بیل صراط پر گزر چکا ہے؟ تو اس نے کہا کہ جی نہیں۔ پھر پوچھا کہ کیا
تجھے معلوم ہو چکا ہے کہ تو جنتی ہے یا جہنمی؟ تو اس نے جواب دیا کہ جی نہیں۔ تو آپ نے فرمایا
کہ پھر یہ ہنسی کیس؟ اور کس بنا پر ہے؟ تو اس جوان پر یہ اثر ہوا کہ پھر وہ زندگی بھر کبھی
نہیں ہنسا۔ (احیاء العلوم جلد ۲ ص ۱۶۷)

۹۔ حضرت مالک بن دینار علیہ الرحمۃ | آپ کا بیان ہے کہ میں نے طرف کعبہ کے
دوران ایک بڑی کو دیکھا کہ وہ کعبہ مغربہ کے
پردوں سے چھٹی ہوئی رو رہی ہے اور کعبہ ہی ہے کہ یہاں بہت سی شہوتوں کی لذتیں
جاتی رہیں۔ انسان کی منرا میں میرے سر پر سرہ گئیں۔ اسے میرے دب کیا جہنم کے سوا
مجھے سزا دینے کی اور کوئی دوسری صحت نہیں ہے؟ وہ لڑکی ساری رات صبح تک اپنی
جگہ پر بیٹھی روئی اور دعائیں مانگتی رہی۔ حضرت مالک بن دینار کہتے ہیں کہ میں نے اس
لڑکی کا حال اور اس کی دعاؤں کو سن کر اپنا سر پکڑ لیا۔ اور میری بیچ نکل گئی اور میں نے
کہا کہ مالک بن دینار کی ماں مالک بن دینار کو روئے (یعنی مالک بن دینار مر جائے)
(احیاء العلوم جلد ۲ ص ۱۶۷)

۱۰۔ حضرت حاتم امم علیہ الرحمۃ آپ فرمایا کرتے تھے کہ اچھے مکان پر ناز نہ کرو۔ جنت سے زیادہ اچھا مکان اللہ کوں ہوگا! مگر

اس مکان میں حضرت آدم کا کیا انجام ہوا؟ اور عبادت کی کثرت پر غور نہ کرو۔ ایسیں سے بڑا کوں عابد ہوگا! مگر اس کو کیا ملا! اور علم کی زیادتی پر گھمنڈ نہ کرو۔ دیکھو بلعم باعوراء کو خدا کا اسم اعظم معلوم تھا۔ مگر اس کا کیا انجام ہوا؟ کہ وہ کافر ہو گیا۔ اور اس کی نجات ٹلک کر سینے پر آگئی۔ اندیکوں کی صحبت سے بھی فریب نہ کھاؤ۔ دیکھو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بلولب اور ابوطالب نے دیکھا۔ صحبت بھی اٹھائی۔ قرابت بھی تھی مگر ان دونوں کو کچھ نفع نہیں پہنچا (احیاء العلوم جلد ۱ ص ۱۱۱)

۱۱۔ حضرت ہریری سقطی و عطاء سلمیٰ علیہما الرحمۃ حضرت سری سقطی فرماتے ہیں کہ میں روزانہ اپنی ناک کو بغود دیکھتا ہوں۔ کہ کہیں گناہوں کی وجہ سے میرا نہ کالا تو نہیں ہو گیا ہے؟ حضرت مطاسلی کبھی جنت کی دعا نہیں مانگتے تھے۔ بلکہ ہمیشہ گناہ معاف ہونے کی دعائیں مانگا کرتے تھے۔ مرض الموت میں ان سے پوچھا گیا کہ آپ کو کس چیز کی خواہش ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ جہنم کا خوف میرے دل میں کوئی خواہش پیدا ہونے ہی نہیں دیتا۔ اور لوگوں کا بیان ہے کہ چالیس برس تک حضرت مطاسلی نے نہ آسمان کی طرف دیکھا نہ کبھی ہنسے۔ ایک مرتبہ بلا ارادہ آسمان کی طرف دیکھ لیا۔ تو خوف سے کانپ کر گر پڑے۔ اور ان کی آفت اتر آئی۔ اذیہ بھی شہود ہے کہ وہ راتوں کو اٹھ کر خدا کے خوف سے اپنے بدن کو ٹٹولا کرتے تھے کہ کہیں میں سخ تو نہیں ہو گیا ہوں۔

(احیاء العلوم جلد ۱ ص ۱۱۱)

۱۲۔ حضرت صالح مری علیہ الرحمۃ آپ کا بیان ہے کہ میں نے ایک عابد کے سامنے یہ آیت پڑھ دی کہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا

فِی النَّارِ یَقْضٰوْنَ لَیْلَتُنَا اَلْخَلْفَا اللّٰہُ وَالْخَلْفَا التَّزْمُوْلَہُ (دوبارہ احزاب آیت ۶۶) جس دن ان کے چہرے جہنم میں الٹ پلٹ کیے جائیں گے۔ اور وہ یہ کہتے ہوں گے کہ کاش ہم لوگوں نے اللہ و رسول کی اطاعت کر لی ہوتی یہ آیت مسکروہ بے ہوش بر گئے۔ پھر ہوش میں آئے تو انہوں نے کہا کہ اسے صالح! کچھ اللہ زیادہ بڑھیسے۔ کیوں کہ میں اپنے دل میں غم کی کیفیت محسوس کرتا ہوں۔ تو میں نے یہ پڑھ دیا کہ تَلٰکُنَا اَزَادُوْا اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنْکُمْ اَعِیْنُکُمْ ذٰلِکَ (البقرہ آیت ۲۵۸)۔ جب جہنمی جہنم سے نکلنے کا ارادہ کریں گے۔ تو دوبارہ اس میں ڈال دیئے جائیں گے، اس آیت کو سنکر وہ عابد زمین پر گر پڑے۔ اور اسی دم ان کی روح پرواز کر گئی۔ (احیاء العلوم جلد ۱ ص ۱۱۱) یہی صالح مری کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ابن السمائلؒ جو نامور محدث اللہ بالکمال و اعظمو عابد تھے۔ ہمارے یہاں آئے اور مجھ سے کہا کہ آپ اپنے یہاں کے عابدوں کے عجائب مجھے دکھائیے تو میں ان کو محلہ کے ایک چھپر میں لے گیا۔ تو وہاں ایک آدمی ٹوکر بنانا تھا۔ تو میں نے اس کے سامنے یہ آیت پڑھ دی کہ۔

اِذَا لَا خَلْفَ لَیْلَتُنَا اَلْخَلْفَا اللّٰہُ وَالْخَلْفَا التَّزْمُوْلَہُ (دوبارہ احزاب آیت ۶۶) جب ان (جہنمیوں) کی گردن میں طوق لگے تو انہیں جہنم میں لے جائیں گے۔ وہ لگ گھیسے جائیں گے۔ کھڑے ہوئے پانی میں۔ پھر آگ میں جلائے جائیں گے۔ (دوبارہ احزاب آیت ۶۶)

تو آیت سنکر اس نے ایک زوردار چیخ ماری اللہ بے ہوش ہو گیا۔ پھر اس کو اس کے مال پر چھوڑ کر ہم ایک دوسرے عابد کے سامنے گئے۔ تو اس کے سامنے بھی میں نے یہی آیت پڑھ دی۔ تو وہ بھی چیخ ماری بے ہوش ہو گئے۔ پھر ہم لوگ تیسرے عابد کے پاس گئے۔ تو میں نے اس کے سامنے یہ آیت پڑھ دی۔ یہ اس کے لیے بے ہوش ہو کر

خائف و عیلیلہ

ہونے سے ڈستے۔ اور میں نے جو مضامین

(پ ۱۲- ابراہیم آیت ۱۱۲) لاکھ سہاوا ہے اس سے خوف کرے۔

تو وہ بھی بیخ پڑے اور ان کے تھنوں سے اتنا خون بہا کہ وہ خون میں لت پت ہو گئے۔ یہاں تک کہ ان کی روح نکل گئی۔ اسی طرح میں نے "ابن مسمار" کو چھ عابدوں کے پاس پہنچایا۔ اور جس کے سامنے میں نے کیت پڑھ دی وہ بے ہوش ہو گیا۔ پھر میں ساتویں عابد کے پاس ان کو لے کر چلا۔ تو ایک عودت نے چھپر کے اندر سے ہم لوگوں کو ٹایا۔ جب ہم چھپر کے اندر داخل ہوئے تو ایک بوڑھا عابد اپنے مضطرب پر بیٹھا ہوا تھا۔ ہم لوگوں نے سلام کیا تو اس کو ہمارے سلام کی خبر نہیں ہوئی تو میں نے زور سے چلا کہ ہاں! ۱۱۲ یَتَخَلَّقُ عَدَا مَتًا۔ (یعنی کل قیامت میں ایک مقام پر تمام مخلوق کو کھڑا ہونا پڑے گا، تو اس بوڑھے نے کہا کہ کس کے سامنے! پھر وہ منہ کھولے اور آنکھ پھاڑے بیہوش بنا رہا۔ اور افسہ۔ اُوہ کہتا ہاں یہاں تک کہ اس کی بیوی نے ناساں ہو کر ہم کو اپنے گھر سے نکال دیا۔ پھر میں نے ایک دن ساتویں عابدوں کا حال معلوم کیا۔ تو پتہ چلا کہ تین تو ہوش میں آ گئے۔ اور تین وفات پا گئے۔ اور ساتواں جو بوڑھا تھا۔ تین دن تک اس طرح بیہوش و حیران رہا کہ اسے فرض نمازوں کی بھی خبر نہیں ہوتی تھی۔ (احیاء العلوم جلد ۱ ص ۱۱۲)

۱۳۔ حضرت طاووس علیہ الرحمۃ

آپ بہت بڑا مہر شیخ الحدیث تھے۔ اور بادشاہ اور گورنروں کو نصیحت کرنے میں مطلق

خوف نہیں رکھتے تھے۔ بلکہ ان کے مدبر و کلہ دحق علی الاعلان کہہ دیا کرتے تھے۔ اور اس قدر بائیں تھے کہ کوئی آپ کا جواب دینے کی جرأت نہیں کر سکتا تھا۔ مگر خوف خداوندی کو عالم تھا کہ ہر پیر پستے تو صاحب کی طرح کر دتے رہتے پھر ہر پست پست کر رکھ دیتے۔ اور فرمایا کرتے کہ جہنم کے ذکر نے خدا سے ڈرنے والوں

کی فہم ہی اڑا دی ہے پھر تہجد پڑھ کر مسجد میں پہلے جاتے۔ اور نماز فرما کر اپنے مصلیٰ پر قبلہ رو بیٹھے رہا کرتے تھے۔ (احیاء العلوم جلد ۱ ص ۱۱۲)

۱۴۔ حضرت عمر بن عبد العزیز بن عبد الرحمن علیہ الرحمۃ

فیضہ عادل حضرت عمر بن عبد العزیز علیہ الرحمۃ کی لونڈی فہم سے بیدار ہوئی اور کہا کہ اے امیر المومنین! میں نے ابھی ابھی ایک خواب دیکھا ہے۔ تو آپ نے کہا کہ بیان کرو۔ تو لونڈی نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ جہنم بھڑک رہا ہے۔ اور اس کی پشت پر پل صراط قائم کیا گیا ہے۔ تو بنی امیہ کا خلیفہ عبد الملک لایا گیا۔ وہ پل صراط پر چند قدم چلا اور جہنم میں گر گیا۔ آپ نے چونک کر پوچھا کہ پھر کیا ہوا! تو لونڈی نے کہا کہ پھر ولید بن عبد الملک لایا گیا۔ تو وہ بھی چند قدم چل کر جہنم میں گر گیا۔ آپ نے چونک کر سوال کیا کہ پھر کیا ہوا! تو لونڈی بولی کہ پھر فلیفہ سلیمان بن عبد الملک لایا گیا۔ تو وہ بھی تھوڑی دیر پل صراط پر چل کر جہنم میں اوندھا ہو کر گر پڑا۔ آپ نے فرمایا کہ آگے کا مال جلد بیان کر تو لونڈی نے کہا کہ اے امیر المومنین! پھر آپ لائے گئے۔ یہ سنتے ہی حضرت عمر بن عبد العزیز بیچ مار کر بے ہوش ہو گئے۔ تو لونڈی کان میں کہنے لگی کہ اے امیر المومنین! میں نے دیکھا کہ آپ پل صراط سے پار ہو کر نجات پا گئے۔ رقم کھا کھا کر کہنے لگی کہ آپ ساتھی کے ساتھ پل صراط سے پار ہو گئے۔ مگر حضرت عمر بن عبد العزیز برابر پالوں ٹپک ٹپک کر بیچ بدلتے اور دوتے چلاتے رہے یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ (احیاء العلوم جلد ۱ ص ۱۱۲)

۱۵۔ حضرت خواجہ حسن نصری علیہ الرحمۃ

آپ کا کیا حال ہے! تو آپ نے فرمایا کہ ایک دم کشتی پر سمند میں سوار ہوئی۔ اور جب کشتی بیچ سمند میں پہنچی تو کشتی ٹوٹ گئی۔ اور ہر آدمی ایک تختہ سے چٹا ہوا بیٹے لگا۔ تو تاؤ کہ اس قوم کا کیا حال ہوگا۔

تو اس نے کہا کہ یہ لوگ بے مدخوف ناک مال میں اتہائی مہوت و پہلان ہوں گے
تو حضرت نے فرمایا کہ میرا مال اس قوم سے بھی زیادہ خوف ناک و حیران کن ہے۔

(احیاء العلوم ج ۲ ص ۱۶۲)

اللہ اکبر۔ یہ ہے علم و عمل کے پہاڑوں اور آسمان ولایت کے چمکتے تاروں
کا مال کہ یہ مقدس سنگاں خدا اپنے علم و عمل کی عظمت کے باوجود کس مال میں رہتے
تھے۔ اور خوف خداوندی کے جذبات سے مغلوب ہو کر کیا کیا، اور کیسے کیسے دل ہلا
دینے والے کلمات بولا کرتے تھے؟ ہم بے علم و بے عمل غافل انسانوں کے لیے ان مقدس
بندگوں کا حال بہت ہی عبرت انگیز و نصیحت آمیز ہے۔ واللہ تعالیٰ ہو الموفق

یا اہل بیت! جب ہمیں حسابِ حرم میں

ان تبسم ریزہ ہونٹوں کی دعا کا ساتھ ہو

یا اہل بیت! جب حسابِ خندہ بے جار لائے

چشمِ گریانِ شفیعِ مرتجی کا ساتھ ہو

یا اہل بیت! جب مری بے پاکیاں

ان کی چمچی چمچی نظروں کی جیسا کا ساتھ ہو

(۶)

قبر آدمیوں سے کیا کہتی ہے

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب قبر میں مردہ رکھ دیا جاتا ہے تو
قبر اس مردہ سے کہتی ہے کہ اے ابنِ آدم! تو کس فریب میں پڑا ہوا کیا تجھے نہیں معلوم
کہ میں فتنہ کا گھر ہوں۔ میں تاریکی کا گھر ہوں۔ میں تنہائی کا گھر ہوں۔ میں کپڑوں کا گھر
ہوں۔ تو کس گمنام میں تھا جب تو لوگوں کو دھکا دیتا ہوا۔ میرے اوپر سے گزرتا تھا۔ تو
اگر مردہ نیک و صالح ہوتا ہے۔ تو ایک فرشتہ اس کی طرف سے قبر کو جواب دیتا ہے کہ
اے قبر! یہ تو زمین پر لوگوں کو اچھی اچھی باتوں کا حکم دیتا تھا۔ اور بری بری باتوں سے
لوگوں کو منع کیا کرتا تھا۔ یہ سب کچھ کہتی ہے کہ یہ اگر ایسا ہی تھا تو اب میں اس کے
پاس ہریالی لاؤں گی۔ اور اس کا بدن فساد ہو کر دوبارہ مجھ سے نکلے گا۔ اور اس کی روح
اللہ تعالیٰ کے دربارِ رحمت تک رسائی حاصل کرے گی (احیاء العلوم جلد ۲ ص ۱۶۲)

عبید بن حمیر لیشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ میت سے وقتِ دفن قبر
کہتی ہے کہ میں تاریکی کا گھر ہوں۔ میں تنہائی کا گھر ہوں۔ میں بے کسی کا گھر ہوں۔ اگر تو اپنی
زندگی میں اللہ تعالیٰ کا فرماں بردار تھا۔ تو آج میں تیرے لیے رحمت ہی جاؤں گی اور اگر
تو اللہ تعالیٰ کا نافرمان تھا تو میں تیرے لیے عذاب ہی جاؤں گی۔ میں وہ جگہ ہوں کہ خدا
کے فرمان بردار بندے بھر میں داخل ہونے کے بعد سرور ہو کر نکلتے ہیں اور خدا کے نافرمان
بندے مجھ میں داخل ہو کر رنجیدہ و غمزدہ ہو کر نکلتے ہیں (احیاء العلوم ج ۲ ص ۱۶۳)

محمد بن یسیع علیہ الرحمۃ کہتے ہیں کہ جب قبر میں میت کو عذاب ہونے لگتا ہے تو

دوسرے مردے اس سے کہتے ہیں کہ اسے شخص ایک تو نے ہم لوگوں کا حال دیکھ کر کچھ بھی عبرت نہیں حاصل کی۔ ہمارے قریب ہی تھے۔ لیکن تو زندہ تھا۔ اور تجھ کو کافی جہلت ملی۔ لیکن تو نے اپنے اعمال کی کچھ بھی اصلاح نہیں کی۔ اے ظاہری دنیا پر فریب کھانے والے! تو نے ان لوگوں سے عبرت نہیں پکڑی جو تجھ سے پہلے ظاہری دنیا پر فریب کھا کر زمین کے اندر چلے گئے۔ حالانکہ تو ہمیشہ دیکھا کرتا تھا کہ سب کے اقرباء و اجباب لوگوں کو اس منزل تک پہنچایا کرتے تھے۔ (احیاء العلوم ج ۲ ص ۲۳۲) ۴۔ حضرت کعب بن علی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ مردہ جب قبر میں وحشتوں کا منظر دیکھتا ہے۔ تو بہت گھبراتا ہے۔ اس وقت اس کے اعمال صالحہ یعنی نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، جہاد، صدقہ وغیرہ اس کی وحشت اور گھبراہٹ کو دور کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ قبر میں جب عذاب کے فرشتے میت کے پاؤں کی طرف سے آتے ہیں تو غار آ کر کھڑی ہو جاتی ہے کہ ہتھو کچھ نہیں کر سکتے۔ اس نے نمازوں میں بہت لمبا لمبا قیام کیا تھا۔ پھر عذاب کے فرشتے میت کے سر کی جانب سے آتے ہیں۔ تو مردہ کھڑا ہو کر کہتا ہے کہ ٹھو۔ تمہیں اس طرف سے کوئی راستہ نہیں ملے گا۔ اس نے دنیا میں روزہ رکھ کر خدا کے لیے بہت زیادہ پیاس برداشت کی تھی۔ پھر عذاب کے فرشتے میت کے دائیں بائیں سے آنا چاہتے ہیں۔ تو حج و جہاد راستہ روک دیتے ہیں۔ کہ اس نے خدا کے لیے اپنے دل کو بڑی تھکن میں ڈال رکھا تھا۔ پھر عذاب کے فرشتے میت کے دونوں ہاتھوں کی طرف سے آنے لگتے ہیں۔ تو صدقہ روک لیتا ہے کہ اس نے ہاتھوں سے صدقہ دیا تھا۔ پھر عذاب کے فرشتے چلے جاتے ہیں۔ اور رحمت کے فرشتے آ جاتے ہیں۔ اور اس کی قبر جہاں تک اس کی نظر جاتی ہے چوڑی کر دی جاتی ہے۔ اور اس کی قبر میں ایک قدیل جلا دی جاتی ہے۔ جس سے قیامت تک قبر میں روشنی رہے گی۔

(۷)

قبر میں عذاب کس کس طرح ہوگا؟

عذاب قبر حق ہے۔ جو قرآن مجید اور صحیح حدیثوں سے ثابت ہے۔ لہذا اس پر ایمان رکھنا ضروری ہے۔ عذاب قبر کو نکمرا اور کس طرح ہوتا ہے؟ اس بارے میں چند حدیثیں پڑھ لیجئے۔

۱۔ حدیث۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک فخر پر سوار ہو کر بنی بنی کے باغ میں گزرے۔ اور ہم لوگ ہمراہ تھے۔ تو ناگہان فخر اس طرح بدگ گیا کہ حضور کو گلا دینے کے قریب ہو گیا۔ اچانک وہاں چھوٹا پانچ قبریں نظر آئیں، تو حضور نے پوچھا کہ ان قبر والوں کو کوئی جانتا ہے؟ تو ایک صحابی نے کہا کہ جی ہاں مجھے معلوم ہے یہ ان مشرکین کی قبریں ہیں جو شرک کی حالت میں مر گئے ہیں۔ تو حضور نے فرمایا کہ ان قبر والوں کی جماعت اپنی قبروں کے اندر عذاب میں مبتلا ہے۔ اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ تم لوگ مردوں کو دفن کرنا چھوڑ دو گے۔ تو میں اللہ تعالیٰ سے دعاء کرتا کہ تم لوگوں کو وہ عذاب سندے جو میں سن رہا ہوں۔ پھر حضور ہم لوگوں کی طرف اپنا چہرہ انور کر کے متوجہ ہوئے۔ اور فرمایا کہ سب لوگ جہنم کے عذاب سے پناہ مانگو۔ تو ہم لوگوں نے کہا کہ ہم جہنم سے خدا کی پناہ طلب کرتے ہیں۔ پھر فرمایا کہ تم سب لوگ قبر کے عذاب سے پناہ مانگو۔ تو سب نے کہا کہ ہم عذاب قبر سے خدا کی پناہ طلب کرتے ہیں۔ پھر فرمایا کہ تم سب لوگ ظاہری و باطنی فتنوں سے پناہ مانگو۔ تو سب لوگوں نے کہا کہ ہم ظاہری اور باطنی فتنوں سے خدا کی پناہ مانگتے ہیں

پھر فرمایا کہ تم سب لوگ فتنہ و جال سے پناہ مانگو۔ تو سب لوگوں نے کہا کہ ہم دجال کے فتنوں سے خدا کی پناہ مانگتے ہیں۔

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۵ بحوالہ مسلم)

۲۔ حدیث۔ حضرت برادر بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبر میں دو فرشتے (منکر و نکیر) آتے ہیں اور میت کو بٹھا کر اس سے سوال کرتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ تو مومن کہہ دیتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔ پھر دوسرا سوال کرتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے؟ تو مومن کہہ دیتا ہے کہ میرا دین اسلام ہے۔ پھر تیسرا سوال کرتے ہیں کہ یہ مرد کون ہیں جو تمہاری طرف بھیجے گئے؟ تو مومن کہہ دیتا ہے کہ یہ رسول اللہ ہیں۔ پھر آسمان سے ایک منادی آواز دیتا ہے کہ میرا یہ بندہ بچا ہے۔ لہذا اس کو جنتی پکھونے پر سلاؤ۔ اور اس کو ہشتی لباس پہناؤ اور اس کی طرف جنت کا ایک دروازہ کھول دو۔ تو اس دروازے سے قبر میں جنت کی بو اور خوشبو آنے لگتی ہے۔ اور اس کی نظر کی دھاری بھر اس کی قبر کشادہ کر دی جاتی ہے۔

اور کافر سے جب منکر و نکیر سوال کرتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ تو وہ کہتا ہے کہ ہائے۔ ہائے میں تو کچھ جانتا ہی نہیں پھر پوچھتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے؟ تو وہ کہتا ہے کہ ہائے۔ ہائے میں تو کچھ نہیں جانتا۔ پھر فرشتے سوال کرتے ہیں کہ یہ مرد کون ہیں جو تمہارے اندر بھیجے گئے؟ تو وہ کہتا ہے کہ ہائے۔ ہائے میں تو کچھ بھی نہیں جانتا تو آسمان سے ایک فرشتہ پکارتا ہے کہ یہ جھوٹا ہے۔ لہذا اس کے لیے جہنم کا بستر بچھاؤ اور اس کو جہنمی لباس پہناؤ۔ اور اس کی طرف جہنم کا ایک دروازہ کھول دو۔ تو اس دروازے سے جہنم کی گرمی اور گرم ہوا اور بدبو قبر میں آتی رہتی ہے۔ اور اس کی قبر اس قدر تنگ کر دی جاتی ہے کہ میت کی داہنی پسلیاں بائیں طرف اور بائیں پسلیاں داہنی

طرف ہو جاتی ہیں۔ اور اس کے اوپر ایک اندھا بہرا (فرشتہ عذاب) لوہے کی ایک ایسے گرز کے ساتھ مسلط کر دیا جاتا ہے کہ اگر وہ اس گرز سے پہاڑ کو مارے تو پہاڑ مٹی ہو کر بکھر جائے۔ اسی گرز سے وہ فرشتہ عذاب اس مردہ کو ایسی مارا کرتا ہے کہ مشرق و مغرب کی ہر مخلوق سوائے انسانوں اور جنوں کے سب اس مار کو سنتے ہیں۔ (مشکوٰۃ جلد ۱ ص ۲۵ بحوالہ ابو داؤد)

۳۔ حدیث۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کافر کی قبر میں ناناڑے اڑ رہے مسلط کر دیئے جاتے ہیں جو اس کو کاٹتے اور ڈنٹتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے۔ اور وہ اتنے زہریلے ہیں کہ اگر ان میں کا ایک اڑو گا ایک مرتبہ زمین پر پھونک مار دے تو زمین کبھی بھری نہ آگائے گی۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۵)

۴۔ حدیث۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت سعد بن عاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دفن میں گئے۔ جب حضور نماز جنازہ پڑھا چکے۔ اور وہ قبر میں آتا ہے گئے۔ اور مٹی برابر کر دی گئی تو حضور نے تسبیح پڑھی اور ہم لوگ بھی دیر تک تسبیح پڑھتے رہے۔ پھر حضور نے تکبیر پڑھی۔ اور ہم لوگ بھی دیر تک تکبیر پڑھتے رہے۔ تو کسی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ نے تسبیح و تکبیر کیوں پڑھی۔ تو حضور نے ارشاد فرمایا کہ اس بندہ صالح پر اس کی قبر تنگ ہو گئی تھی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے کشادہ فرمایا۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۵)

۵۔ حدیث۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی صاحبزادی بی بی زینب کے دفن میں تشریف لے گئے۔ اور وہ بکثرت جیسا رہا کرتی تھیں۔ تو جب حضور ان کی قبر میں اترے۔ تو آپ کا چہرہ اور زرد ہو گیا۔ پھر جب قبر سے باہر تشریف لائے تو خوشی سے حضور کا چہرہ اور چمکنے لگا۔ تو میں نے

عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ایسا کیوں ہوا؟ تو فرمایا کہ قبر نے میری بیٹی کو ایک مرتبہ دلوچا۔ تو مجھے دلوچنے اور عذاب قبر کا خطرہ محسوس ہونے لگا۔ پھر ایک فرشتہ نے آکر مجھے خبر دی کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر تخفیف فرمادی۔ تو مجھے اس سے خوشی کے ساتھ اطمینان ہو گیا قبر کا دلوچنا اس زور کا تھا کہ اس کی آواز مشرق و مغرب میں سنی گئی۔ (احیاء العلوم ج ۲ ص ۴۳)

(۸)

اموات کو سلام و ثواب کس طرح پہنچتا ہے

اس پر اہل سنت و جماعت کے تمام اماموں کا اجماع و اتفاق ہے کہ زندوں کا سلام و دعاء اللہ افعال ثواب مروجوں کو پہنچتا ہے۔ اور ان کے لیے نفع بخش و فائدہ مند ہے۔ ہدایہ شریف میں ہے کہ

اَلَا صَلُّوْا فِیْ هٰذَا الْبَابِ اِنَّ
اَلْاِنْسَانَ لَكَدَّ اَنْ یَّعْمَلَ ثَوَابَ عَمَلِهِ لِنَفْسِهٖ
صَلٰوةٌ اَوْ صَوْتٌ اَوْ مَدَّةٌ اَوْ غَيْرُهَا
یَعْتَدُ اَهْلُ الشَّعْرِ وَالْجَمَاعَةِ

قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ انسان کے لیے جائز ہے کہ اپنے عمل کا ثواب اپنے لیے لیر کر پہنچا دے۔ خواہ نماز ہو یا روزہ یا صدقہ یا ان کے علاوہ کوئی بھی عمل ہو یہ اہل سنت و ہدایہ ج ۱ ص ۲۱۱ باب الحج عن النیرا۔ جماعت کا مذہب ہے۔

اب اس سلسلے میں ہم چند بزرگوں کے اقوال یہاں نقل کرتے ہیں جن سے ہدایت کا نور طلوع ہوتا ہے۔ امید کہ ان سے ہر طالب حق کو مدد ملے گی۔

حضرت عرف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک میت کی نماز جنازہ پر یہ دعا فرمائی جس کو میں نے یاد کر لیا کہ۔

اے اللہ! اس کو بخش دے اور اس پر رحم فرما۔ اور اس کو عافیت دے۔ اور اس کی جہان باعزت فرما۔ اور اس کی قبر کو وسیع فرما دے۔ اور اس کو بانی اور برف اور

اوتے سے دھو دے اور اس کو گناہوں سے اس طرح صاف کر دے جس طرح تو نے سفید کپڑے کو میل سے صاف رکھا ہے اور اس کو اس کے گھر کے بدلے میں اس سے بہتر گھر عطا فرما۔ اور اس کے اہل سے بہتر اہل اور اس کی بیوی سے بہتر بیوی عنایت فرما۔ اور اس کو جنت میں داخل فرما۔ اور عذاب قبر و عذاب جہنم سے اس کو اپنی پناہ میں رکھ۔

اس دعا دہنوی کو سیکر حضرت عوف بن مالک کہتے ہیں کہ مجھ کو یہ تمنا ہو گئی کہ کاش اس میت کی جگہ میری میت ہوتی۔ (مشکوٰۃ جلد ۱ ص ۱۵۷)

۲۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ | آپ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر اور کے پاس آکر اس طرح کھڑے ہوتے کہ میں سمجھتا تھا کہ نماز شروع کر دی ہے۔ پھر وہ سلام عرض کرتے۔ اور واپس لوٹ جاتے۔

(ایجاد العلوم جلد ۱ ص ۱۵۸)

۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ | آپ بیان فرماتے ہیں کہ جو مسلمان کسی قوم یا میں اس سے جان پہچان رہی ہو یا نہ رہی ہو۔ ہر حال میں قبر والا اس کے سلام کو سنتا ہے۔ اور اس کے سلام کا جواب بھی دیتا ہے۔ (ایجاد العلوم جلد ۱ ص ۱۵۹)

۴۔ حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ | یہ ایک تابعی بزرگ ہیں۔ اور علم حدیث و فن قرأت کے ایک عظیم استاد ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ میں نے سیکڑوں مرتبہ سے زیادہ دیکھا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روضۃ اقدس پر حاضر ہوتے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو سلام کر کے گھر واپس جایا

کرتے تھے۔ (ایجاد العلوم جلد ۱ ص ۱۶۰)

۵۔ حضرت بشر بن منصور علیہ الرحمۃ | عبادت و عبادت اور زہد و تقویٰ میں بھی

بہت اونچا مقام رکھتے ہیں۔ روزانہ پانچ سو رکعت نوافل اور ہر تیسرے دن قرآن مجید ختم کرنا ان کا معمول تھا۔ ستر سالہ میں ان کا وصال ہوا۔ ان کا بیان ہے کہ طاعون (پلیک) کے زمانے میں ایک آدمی روزانہ قبرستان جایا کرتا تھا۔ اور خانوں پر غار پڑھ کر گھر آتا تھا۔ پھر شام کو قبرستان جا کر یہ دعا مانگتا تھا کہ اللہ تعالیٰ تم لوگوں کی رحمت گھر آتا تھا۔ پھر شام کو قبرستان جا کر یہ دعا مانگتا تھا کہ اللہ تعالیٰ تم لوگوں کی رحمت کامونس بنائے اور تمہاری عزت پر دم فرمائے۔ اور تمہاری نیکیوں کو قبول فرمائے۔ اس آدمی کا بیان ہے کہ میں ایک شام کو قبرستان نہیں گیا تو رات کو میں نے خواب دیکھا کہ ایک کثیر جماعت میرے پاس آئی۔ اور جب میں نے ان لوگوں سے پوچھا کہ کس ضرورت سے آپ لوگ میرے پاس آئے ہیں؟ تو ان لوگوں نے بتایا کہ روزانہ تمہاری دعائیں ہمارے پاس آیا کرتی تھیں۔ لیکن ایک دن تمہاری دعاؤں کا ہدیہ ہم لوگوں کے پاس نہیں آیا۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ اس خواب کے بعد کبھی میں نے قبرستان جا کر دعائیں مانگنا نہیں چھوڑا۔ (ایجاد العلوم جلد ۱ ص ۱۶۱)

۶۔ حضرت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ | علی بن موسیٰ صمد کا بیان ہے کہ میں امام احمد بن حنبل کے ساتھ ایک جنازہ میں گیا۔ اور محمد بن قدامہ جوہری بھی ہمارے ہمراہ تھے۔ جب میت دفن ہو گئی۔ تو ایک نابینا قبر کے پاس قرآن مجید پڑھنے لگا۔ تو امام احمد بن حنبل نے اس سے کہا کہ اے فلاں! قبر کے پاس قرآن مجید پڑھنا بدعت ہے۔ پھر جب ہم لوگ قبرستان سے باہر نکل آئے۔ تو محمد بن قدامہ جوہری نے امام احمد بن حنبل سے کہا کہ آپ بشر بن اسبیل عیسیٰ کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ تو امام احمد بن حنبل نے کہا کہ وہ قابلِ بھروسہ

اور ثقہ محدث ہیں۔ ۹۔ قدامہ نے یوحنا کہ وہ حدیث میں آپ کے استاذ ہیں تو امام احمد بن حنبل نے کہا کہ جی ہاں۔ تو محمد بن قدامہ نے کہا کہ مجھے بشیر بن اسماعیل علی نے خبر دی ہے کہ عبد الرحمن بن علقمہ بن جلال اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے وصیت کیا تھا کہ میں نے ابی عمر کو وصیت کرتے سنا ہے یہ سنکر امام احمد بن حنبل نے علی بن موسیٰ حماد کو بھیجا کہ جا کر اس نابینا سے کہہ دو کہ وہ قبر کے پاس قرآن مجید پڑھا کرے۔ (ایجاد العلوم جلد ۲ ص ۲۰)

۱۰۔ حضرت محمد بن احمد مروزی علیہ الرحمۃ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم لوگ قبرستان باڈ تو سورہ فاتحہ اور قل ھو اللہ اور قل اعوذ برب المفلک اور قل اعوذ برب الناس پڑھ کر اس کا ثواب تمام قبرستان والوں کو پہنچا دو۔ تو اس کا ثواب تمام قبر والوں کو پہنچ جائے گا۔ (ایجاد العلوم جلد ۲ ص ۲۱)

۱۱۔ حضرت ابوالقلاہ علیہ الرحمۃ یہ بہت ہی جلیل الشان محدث کبیر ہیں اور بڑے بعروہ جانتے ہوئے "مخدق" میں اتر پڑا۔ اور وضو کر کے میں نے دعوت خانہ پڑھی اور ایک قبر پر سر رکھ کر سو گیا۔ پھر میں جاگا تو صاحب قبر مجھ سے شکایت کرنے لگا کہ تم نے آج کی رات مجھے تکلیف پہنچائی۔ پھر وہ کہنے لگا کہ تم لوگ مل کرتے ہو اور ہم مل نہیں کرتے۔ سن تو تمہاری دو رکعتیں تمام دنیا کی چیزوں سے بہتر ہیں۔ پھر یہ کہا کہ تم جا کر دنیا والوں سے ہمارا سلام کہہ دینا۔ اور یہ بھی کہہ دینا کہ تمہاری دعائیں پہاڑوں کے شن عظیم بن کر ہم لوگوں کے پاس آیا کرتی ہیں۔

(ایجاد العلوم جلد ۲ ص ۲۱)

۹۔ حضرت محمد طوسی معلم علیہ الرحمۃ ابوبکر رشیدی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد کہ ابوسعید صفار سے کہہ دینا کہ ہمارا تمہارا تو معاہدہ تھا کہ ہم ایک دوسرے کو نہیں بھولیں گے۔ تو ہم تو نہیں بدے۔ مگر تم بدل گئے۔ میری آنکھ کھل گئی اور میں نے ابوسعید صفار سے اس خواب کا تذکرہ کیا تو انہوں نے کہا کہ کیا بتاؤں میں ہر جمعہ کو ان کی قبر کی زیارت کے لیے جایا کرتا تھا۔ اور کچھ ایصال ثواب کیا کرتا تھا۔ لیکن اس جمعہ کو نہیں جاسکا اسی کی ان کو مجھ سے شکایت ہو گئی ہے۔

(ایجاد العلوم جلد ۲ ص ۲۲)

۱۰۔ حضرت بشار بن غالب نجرانی علیہ الرحمۃ ابیہ مدویہ کے لیے بکثرت دعائیں مانگا کرتا تھا۔ تو ایک دن میں نے خواب میں دیکھا کہ مجھ سے کہہ رہی ہیں کہ اسے بشار بن غالب! تمہاری دعائیں ہدیہ کی شکل میں نور کی تھالیوں میں ریشمی رومال سے چھپا کر ہمارے پاس آیا کرتی ہیں تو میں نے کہا کہ وہ کیسے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ یاد رکھو زندوں کی دعائیں اموات کے لیے مقبول ہو کر زند کے طباق میں رکھ کر ریشمی کپڑے کے سر پوش سے چھپا کر مردوں کے پاس لائی جاتی ہیں۔ اور لانے والا فرشتہ کہتا ہے کہ یہ فلاں شخص کا ہدیہ ہے جو اس نے تمہارے پاس بھیجا ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قبر میں میت کی مثال یہ ہے کہ بیسے ڈوبنے والا فریاد کرنے والا آدمی ہر وقت قبر میں مردوں کو انتظار رہتا ہے کہ اس کے باپ یا بیٹوں یا بھائیوں یا دوستوں کی طرف سے دعاؤں اور ایصال ثواب (فاتحہ) کا کوئی ہدیہ اس کے پاس آئے گا۔ اور جب ہدیہ آجاتا ہے تو اس کو دینا بھر کی نعمت پا جانے سے بڑھ کر خوشی حاصل ہوتی ہے۔ (ایجاد العلوم جلد ۲ ص ۲۱)

ضروری سبق | کاشش مسلمانوں کو ان حقائق سے کچھ سبق ملتا اور انہیں عبرت حاصل ہو کہ ہدایت کی روشنی اور توفیق نصیب ہوتی۔ جو اپنے ماں باپ اور بھائیوں بہنوں اور بیٹوں، بیٹیوں وغیرہ اعزہ و اقرباء کو قبروں میں دفن کرنے کے بعد پھر ان کا کچھ بھی خیال نہیں رکھتے۔ نہ ان کی قبروں کی زیارت کے لیے کبھی قبرستان میں قدم رکھتے ہیں نہ کبھی دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ نہ صدقہ و خیرات اور نیاز و فاتحہ کے ذریعے کبھی ایصالِ ثواب کرتے ہیں۔ نہ ان کے لیے کبھی قرآن خوانی کرائیں۔ نہ متاعوں کو کھانا کھلا کر اور کپڑا پہنا کر ان کی روحوں کو ثواب پہنچائیں۔ نہ چہلم، نہ ششماہی، نہ برسی پر انہیں یاد رکھ کر ان کی فاتحہ تلائیں۔ بلکہ اب تو دنیاویوں نے یہ غضب ڈھایا کہ زیارت قبور اور نیاز و فاتحہ کو قبر پرستی اور بدعت قرار دے کر مسلمانوں کو اپنے مردہ عزیزوں سے بالکل ہی رشتہ و تعلق کاٹ دیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لوگ اپنے ماں باپ اور بزرگوں کو اس طرح بھول گئے کہ کبھی بھولے سے بھی ان کو یاد نہیں کرتے۔ احسان فراموشی اور مطلب پرستی کی اس سے زیادہ گھناؤنی مثال اور کیا ہوگی؟ کہ ماں باپ اور بھائیوں بہنوں کے وارث بن کر ان کی جائیدادوں پر تو قابض ہو کر مزرے اٹار رہے ہیں۔ مگر ان بزرگوں اور عزیزوں کو کبھی یاد کر کے ان کی روحوں کو کسی قسم کا ثواب نہیں پہنچاتے۔ کبھی یہ نہیں سوچتے کہ ہمارے باپ داداؤں نے کتنی محنت و مشقت اٹھا کر ان مکاتوں اور جائیدادوں کو بنایا ہوگا جو ہمیں مفت میں دے کر دنیا سے چلے گئے۔ تو ہم ان کا شکریہ اس طرح ادا کرتے رہیں کہ ان کی قبروں پر حاضر ہو کر کبھی کبھی فاتحہ پڑھتے اور دعائے مغفرت کرتے رہیں۔ قرآن مجید میں خداوند قدوس کا فرمان ہے کہ **كُلَّ حَبْرَاءٍ اِنْ حَسَنَاتِ اُولٰٓئِہِمْ حَسَنَاتٌ ۝** (یعنی احسان کا بدلہ تو احسان ہی ہے۔ ماں باپ اور بزرگوں کا احسان تو یہ ہوا کہ انہوں نے ہم کو پالا پھر وہ ہم کو مکان و جائیداد دے گئے۔ تو ہمیں بھی لازم ہے

کہ ان کے احسانوں کا بدلہ یہ دیں کہ ان کو بھلائی کے ساتھ یاد رکھیں۔ احسان کے لیے دعا و استغفار کرتے رہیں۔ اور فاتحہ کے ذریعے ان کو ایصالِ ثواب اور ان کی روحوں کو ثواب پہنچاتے رہیں۔ بہر حال ہر مسلمان کا یہ لازمی کارنامہ ہونا ہی چاہیے۔ کہ وہ اپنے ماں، باپ، دلو، دادا اور اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کو ہمیشہ یاد رکھیں اور کبھی بھی ان کی قبروں کی زیارت اور ان کی فاتحہ و ایصالِ ثواب اور دعائے مغفرت و استغفار سے ہرگز ہرگز غافل نہ رہیں۔

مازنہ مالو آپ کو یہ اختیار ہے
ہر نیک و بد غلب کر سکھائے ہمیں گے

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ وَمَا تَوْفِيقِي اِلَّا بِاللّٰهِ وَرَحْمَتِیْ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ۔

دربارِ خداوندی میں حساب کس طرح ہوگا

خداوند تبار و جبار کے دربار میں بندوں کے حساب و کتب کا منظر بہت ہی مہیب اور بے مدح و ناک ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے فرشتے جو بہت ہیست ناک اور انتہائی خوف ناک ہوں گے۔ وہ اپنی کرمیت آواز سے ڈانٹ کر بھڑکتے اور ہانکتے ہوئے لوگوں کو دربارِ خداوندی میں حاضر کریں گے۔ اور خداوند قدوس ایسے غضب و جلال میں ہوگا کہ الامان والحفیظ! سب سے پہلے انبیاء و کرام کی مقدس جماعت حسابِ فیہی کے لیے پیش ہوگی۔ اور اللہ عز و جل ان مقدس نفوس سے سوال فرمائے گا کہ جب تم لوگوں نے میرے احکام اپنی اپنی قوموں کو پہنچائے۔ تو تمہاری قوموں نے تم کو کیا جواب دیا؟ تو اس سوال کی عظمت و ہیبت سے انبیاء و کرام کی عقلیں مہیوت ہو جائیں گی۔ اور ان کا علم اس قدر فراموش ہو جائے گا وہ کہیں گے کہ ہمیں کچھ معلوم ہی نہیں۔ بے شک تمام فیوں کا جاننے والا تو ہی ہے۔ چنانچہ ارشاد قرآنی ہے کہ:

يَوْمَ يَجْتَمِعُ اللَّهُ الرُّسُلَ
فَيَقُولُ مَاذَا أُجِبْتُمْ قَالُوا
لَا عِلْمَ لَنَا بِأَمْرِكَ عَزَّ وَجَلَّ

(یاد کرو) جب اللہ تعالیٰ تمام رسولوں کو جمع کرے گا کہ تمہاری قوموں نے تمہیں کیا جواب دیا تھا؟ تو سب یہ کہیں گے کہ ہمیں کچھ معلوم نہیں بے شک سب غیب

کے باتوں کو تو ہی جانتے والا ہے

(پ۔ ۷۔ المائدہ۔ آیت ۱۰۹)

حقیقت میں رسولوں کو سب کچھ معلوم تھا۔ مگر اس وقت شدتِ ہیبت اور جلال

خداوندی کی ہیبت سے ان کی عقلیں خوفزدہ ہو کر مہیوت ہو چکی ہوں گی۔ اور ان کا سلام فراموش ہو چکا ہوگا۔ اس لیے ان کا یہ کہنا بالکل درست ہوگا کہ: ہمیں کچھ معلوم ہی نہیں۔ جس وقت وہ تبار و جبار حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے یہ تہدید آمیز سوال فرمائے گا۔

عَ أَنتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوا مِنِّي
وَأُتِجَ إِلَهُيْنَ مِنْ دُونِ اللَّهِ - آئۃ ۱۱۶

کیا تم نے لوگوں سے یہ کہا تھا کہ تم لوگ مجھ کو اور میری والدہ کو اللہ کے سوا اور خدا بنا لو۔ تو اس سوال کی ہیبت و مہلت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کئی برس تک مہیوت ہو کر خاموش رہیں گے۔ پھر جب انہیں قدم سے سکون قلبِ نعیب ہوگا۔ تو عرض کریں گے کہ:

سُبْحَنَكَ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَقُولَ
مَا لَيْسَ لِي بِحَقِّكَ إِنَّ كُنْتُ قُلْتُهَا

اے اللہ تو پاک ہے۔ میرے لیے یہ جائز نہیں کہ میں وہ بات کہوں جس کا مجھے کوئی حق نہیں۔ اگر میں نے ایسا کہا ہوگا۔ تو فرود

فَقَدْ عَلِمْتُمْ مَا فِي نَفْسِي
وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ

تجھے معلوم ہوگا۔ تو جانتا ہے جو میرے جی میں ہے اور میں نہیں جانتا جو تیرے علم میں ہے

بے شک تو مجھ سے سب فیوں کا جانتے والا

(پ۔ ۷۔ المائدہ آیت ۱۱۶)

انبیاء اور رسولوں کے بعد پھر فرشتوں سے حساب لیا جائے گا۔ اس شدتِ حساب و سوال اور خدا کے غضب و جلال کو دیکھ کر تمام اتیں خوفزدہ ہو کر زلزل و ترساں ہو جائیں گے۔

پھر اللہ تعالیٰ حضرت جبریل علیہ السلام کو حکم فرمائے گا کہ جہنم کو حاضر کریں۔ تو بہت سے فرشتے اس کی نگاہوں کو پکڑے ہوئے جہنم کو لائیں گے۔ اور جہنم پر سختی چنگھاڑتی اور شور مچاتی برتی آئے گی۔ اور تمام مخلوق اس کی چیخ و چنگھاڑ کو سن کر اس طرح سم جائیں

جہنم کے قیدی

گئے کہ خوفِ دہرا اس سے بے خود ہو کر سب لوگ گھٹنوں کے بل زمین پر گر پڑیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ کا فرورج عزمین سے علیٰ رؤس الاشہاد سوال فرمائے گا اور لوگوں کے اصفان کے کرتوقف کو بیان کر پڑے گا۔ ادھر بھرے مجمع میں خوب خوفِ رسوائیاں ہوں گی۔

مؤمنین میں سے کچھ لوگوں کے نامہ اعمال ان کے دہانے ہاتھ میں دیے جائیں گے تو خدا کے فضل کی بنا پر ان لوگوں سے بہت آسان حساب لیا جائے گا۔ اور کچھ لوگوں کو ان کے نامہ اعمال پیٹھ کے پیچھے سے ان کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ تو ان لوگوں سے خدا کی عدل کی بنا پر بڑا سخت حساب لیا جائے گا۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے کہ۔

فَاَمَّا مَنْ اُفْرِقَ كِتَابُهُ بَيْنَيْنِهِ ۝
فَسَوْفَ يُحَاسِبُ حِسَابًا كَيْدًا ۝
وَيُثْقَلُ اِلَى اَهْلِهِ مَسْرُورًا ۝
وَاَمَّا مَنْ اُفْرِقَ كِتَابُهُ وَرَآءَ ظَهْرِهِ ۝
فَسَوْفَ يَدْعُو ثُبُورًا ۝ وَيَصْلٰى
سَعِيرًا ۝

(پ ۳۰ - سورة الانشقاق)

تو وہ جو ان کا نامہ اعمال ان کے دہستے ہاتھ
میں دیا جائے گا۔ ان سے منسوب اسل حبل
لیا جائے گا۔ اور وہ اپنے گمراہوں کی طرف
غوش و دغوم ہو کر کٹیں گے۔ اور وہ جن کا
نامہ اعمال اس کی پیٹھ کے پیچھے دیا جائے
گا۔ وہ منسوب موت مانجے گا۔ اور بھڑکتی
آگ میں داخل ہوگا۔

افترض خداوند تبارک و تعالیٰ کہ در بار من حساب اعمال کا مرحلہ نہایت ہی دلدور نہ
ہے مگر خاک، انتہائی روع فرسا و بانسوز ہے۔ ارحم الراحمین اپنا فضل و کرم فرمائے اور
تمام موشین اہل سنت و جماعت کو اس پر خطر منزل سے سلامتی و عافیت کے ساتھ گزرا
کر منزل مقصود پر پہنچائے۔ اور ہم سے نجات عطا فرما کر جنت کی دائمی نعمتوں سے
سرفراز فرمائے۔ (اٰمین بحرمۃ النبی الامین علیہ الصلوٰۃ والسلام ابدًا
اَللّٰہُمَّ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ)

پوری ہو کر ہی پھر مذہب کے فرشتے یہ کہہ کر انہیں ذلت کے ساتھ جہنم میں پھینک دیں گے۔ کہ جاؤ۔ اب جہنم میں چلے جاؤ۔ جہاں ہمیشہ جہنم کے لیے نہیں مفلکوں میں گرفتار ہو کر رہنا ہے۔ اور یہ جہنم جہنموں کا اتنا بڑا اور اس قدر بدترین ٹھکانا ہے کہ اس سے زیادہ بڑا اور اس سے بڑھ کر بدترین ٹھکانا کوئی سوچا ہی نہیں جاسکتا۔ چنانچہ قرآن مجید نے اپنے معجزانہ انداز بیان میں اس سورت کی منظر کی تصویر کشی کرتے ہوئے فرمایا کہ۔

وَيَسِيقُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ
وَمَرَّ الْحَشَىٰ إِذَا جَاءَهُمْ هَاهُنَا
أَبْعَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ
يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَتْلُونَ عَلَيْكُمْ
آيَاتِ رَبِّكُم وَيُنذِرُوكُمْ لَكُمْ
لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا قَالُوا يَبْلُغُ
فَٰلَكِنْ حَقَّتْ لِكُمُ الْعَذَابُ
عَلَىٰ أَكْثَرِكُمْ قِيلَ اذْخُلُوا
أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا
فَبَشِّرْهُم بِأَلْسِنَةٍ سَوِيٍّ

(پ ۲۴۰۔ الزمر آیت ۶۱-۷۲)

جنت کے مہمان | جتنی اپنی اپنی ساریوں پر نہایت اعزاز و احترام کے ساتھ رہے جائیں گے۔ وہ گروہ گروہ جنت کی طرف تعظیم و تحیم کے ساتھ بلائے جائیں گے اور جب اس مقدس گروہ کو ساتی جنت کے شاندار دروازوں کے پاس ہوگی۔ تو ایک دم تمام دروازے کھل جائیں گے۔ اور استقبال کرنے والے ملائکہ کی مقدس جماعت ہر طرف سے سلام و اکرام اور خوش آمدید کا فرو بند کرے گی اور

جنتی نہایت ہی ہشاش بشاش اور خوش و خرم ہو کر جنت میں داخل ہوں گے۔ اور یہ کہتے ہوں گے کہ الحمد للہ کہ خداوند تعالیٰ نے اپنا وعدہ ہمیں سچ کر دکھایا۔ اور ہمیں اس زمین جنت کا وارث بنا دیا کہ ہم جہاں چاہیں رہیں۔ تو وہ۔ وہ اصل صالح کرنے والوں کا گلاب کیا ہی خوب ہے۔ اور عرش کے گرد طلقہ باندھے ہوئے بزمِ سرور اور جوشِ صریر کے ساتھ ملائکہ مقررین حمد و تسبیح اپنی کافروں کو لگاتے ہوں گے۔ چنانچہ قرآن مجید اپنے قدس انداز بیان میں اس کی منظر کشی کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے کہ

وَيَسِيقُ الَّذِينَ آمَنُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ
إِلَىٰ الْجَنَّةِ ذُرِّيَّاتِهِمْ قَالُوا
هَٰذَا قَدْ عَلِمْنَا لَمَّا هَمَمْنَا
عَلَيْكُمْ فَبَشِّرْهُم بِأَلْسِنَةٍ
سَوِيٍّ قَالُوا لَٰكِنَّا نَحْنُ
أَعْلَمُ بِالَّذِينَ هُمْ يَأْتُونَ
وَالَّذِينَ آمَنُوا هُمْ أَكْثَرُ
عَلَىٰ أَكْثَرِكُمْ قِيلَ اذْخُلُوا
أَبْوَابَ الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا
قَدْ أُخْرِجْتُمْ لَهَا مِّنْ قَبْلُ قِيلَ
إِنَّكُمْ كُنْتُمْ أَكْثَرًا ضَالِّينَ

اور جو اپنے رب سے ڈرتے تھے۔ ان کی سوا سواں گروہ گروہ۔ جنت کی طرف چلائی جائیں گی۔ یہاں تک کہ جب وہاں پہنچیں گے اور اس کے دروازے کھلے ہوئے ہوں گے اور اس کے دار و فرماں سے کہیں گے کہ سلام تم پر تم خوب رہے جنت میں بناؤ ہمیشہ رہنے کے لیے۔ اور منی کہیں گے کہ سب خیران اللہ کے لیے ہیں۔ جس نے اپنا وعدہ ہم سے سچا کیا۔ اور ہمیں زمین کا وارث کیا کہ ہم جنت میں رہیں جہاں چاہیں تو کیا بڑا بہترین بدلہ ہے نیک عمل کرنے والوں کا۔ اور تم فرشتوں کو دیکھو گے عرش کے اس پاس طلقہ باندھے اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بول رہے ہوں گے اور لوگوں میں پھانسیوں کو دیا جائیگا

الغُلَامِیْنَ .

اور (ہر طرف سے) یہی کہا جائے گا کہ سب
خوبیاں اللہ کے لیے ہیں جو اسے جہانوں

(پ ۲۲ - الزمریت ۵۷)

کا پائے والا ہے ۔

بہر حال دنیاوی جہنم اور جنت میں داخلہ کا منظر بہت ہی عبرت نیر و نصیحت آموز
ہے۔ ہر مسلمان پر لازم ہے کہ جہنم میں لے جانے والے عقائد و اعمال سے توبہ کرے
اور کبھی بھی ان اعمال کا مرتکب نہ ہو۔ اور جنت میں لے جانے والے عقائد و اعمال پر
مستقیم رہ کر ان عقائد و اعمال کا زندگی بھر پابند رہے۔ کون کون سے اعمال جہنم میں
لے جانے والے ہیں؟ اور کون کون اعمال صالحہ جنت میں لے جانے والے ہیں؟ اس
سلسلے میں ہماری دو کتابیں (۱) جہنم کے خطرات (۲) اور بہشت کی کنجیاں پڑھ لیں ضروری
ہیں۔ واللہ تعالیٰ ہو الموفق ووصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد
والہ وصحبہ اجمعین والحمد للہ رب العلمین ۔

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

کی ہدیۂ شائع شدہ کتب

کہی ان کہی، زکوٰۃ کی اہمیت،

عصمت نبوی ﷺ کا بیان، فلسفہ اذانِ قبر،

رمضان المبارک معزز مہمان یا محترم میزبان؟

میلا دا بن کثیر، عید الاضحیٰ کے فضائل اور مسائل

مسائل خزانۃ العرفان، عورت اور آزادی،

الروائح الزکیہ، ستر استغفارات،

امام احمد رضا قادری رضوی حنفی رحمۃ اللہ علیہ

مخالفین کی نظر میں

حضرت علامہ مولانا

مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ

کی تالیفات میں سے

عورتوں کے ایام خاص میں نماز اور روزے کا شرعی حکم،

فتاویٰ حج و عمرہ، نسب بدلنے کا شرعی حکم

تخلیقِ پاکستان میں علماء اہلسنت کا کردار،

دعاء بعد نماز جنازه، طلاق ثلاثہ کا شرعی حکم

ضبط تولید کی شرعی حیثیت (برتھ کنٹرول پر جامع تحریر)

ان کتب خانوں پر دستیاب ہیں

مکتبہ برکات المدینہ، بہار شریعت مسجد، بہادر آباد، کراچی

ضیاء الدین پبلی کیشنز ہنزہ شہید مسجد، کھارادر، کراچی

مکتبہ غوثیہ ہوسل، پرانی سبزی منڈی، نزد عسکری پارک، کراچی

مکتبہ انوار القرآن، مبین مسجد مصلح الدین مارڈن، کراچی (حقیف بھائی انگوٹھی والے)

مکتبہ فیض القرآن، قاسم سینٹر، اردو بازار، کراچی 32217776

رابطہ کے لئے 021-32439799، 0321-3885445

محترم المقام جناب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان اپنے سلسلہ مفت اشاعت کے تحت ہر ماہ ایک مفت کتاب شائع کرتی ہے جو کہ پاکستان بھر میں بذریعہ ڈاک بھیجی جاتی ہے گزشتہ دنوں جمعیت نے سال رواں کے لئے اپنے سلسلہ مفت اشاعت کی نئی پالیسی کا اعلان کیا ہے جس کے تحت حکومت کے اعلان کے مطابق ڈاک کے اخراجات میں سو فیصد اضافے کی وجہ سے ممبر شپ حاصل کرنے کی فیس 100 روپے سالانہ کر دی گئی ہے۔

اس خط کے ذریعے آپ سے التماس ہے کہ آپ اس خط کے آخر میں دیئے ہوئے فارم پر اپنا مکمل نام اور پتہ
ذخفظ لکھ کر ہمیں مئی آرڈر کے ساتھ ارسال کر دیں تاکہ آپ کو نئے سال کے لئے جمعیت اشاعت المہنت پاکستان
کے سلسلہ مفت اشاعت کا ممبر بنالیا جائے۔ صرف اور صرف مئی آرڈر کے ذریعے یقینی بنانے والی رقم قابل قبول ہوگی،
خط کے ذریعے نقد رقم بھیجنے والے حضرات کو ممبر شپ جاری نہیں کی جائے گی۔ البتہ کراچی کے رہائشی یا دوسرے جو
حضرات دستی طور پر دفتر میں آ کر فیس جمع کرانا چاہیں تو دور دراز نامہ شام 4 بجے سے رات 12 بجے تک رابطہ کر سکتے ہیں،
ممبر شپ فارم جلد از جلد جمع کرانیں۔ ویمبریک وصول ہونے والے ممبر شپ فارم پر سال کی پوری 12 سکتا میں ارسال
کی جائیں گی البتہ اس کے بعد موصول ہونے والے ممبر شپ فارمز پر مہینے کے اعتبار سے ہندو تہوار ایک ایک کتاب کم
ارسال کی جائے گی مثلاً اگر کسی کا فارم گذری میں موصول ہوا تو اسے 11 سکتا میں اور اگر کسی کا فارم گذری میں موصول ہوا تو
اسے 10 سکتا میں ارسال کی جائیں گی۔

نوٹ: اپنا نام، پتہ، سابقہ ممبر نمبر اور سیریل نمبر (مٹی آرڈر اور فارم دونوں پر) اردو زبان میں نہایت خوشخط اور خوب واضح لکھیں تاکہ کتا مٹی بردقت اور آسانی کے ساتھ آپ تک پہنچ سکیں۔ نیز پرانے ممبران کو خط لکھنا ضروری نہیں بلکہ مٹی آرڈر پر اپنا موجودہ ممبر شپ نمبر لکھ کر روانہ کر دیں اور خط لکھنے والے حضرات جس نام سے مٹی آرڈر بھیجیں خط بھی اسی نام سے روانہ کریں۔ مٹی آرڈر میں اپنا فون نمبر ضرور تحریر کریں۔ تمام حضرات دسمبر تک اپنا فارم جمع کروا دیں۔

ہمارا پوسٹل ایڈریس یہ ہے:

فقط

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان
نور مسجد کاغذی بازار، شیمادور، کراچی 74000
شعبہ نشر و اشاعت 021-3243979
0321-3885445
سید محمد طاہر نعیمی (معاون محمد سعید رضا)

نام خانوادگی: _____
 شماره پرسنلی: _____

فون نمبر سابقہ سیریل نمبر
 نوٹ: ایک سے زائد افراد ایک ہی مٹی آرڈر میں رقم روانہ کر سکتے ہیں اور فارم نہ ملنے کی صورت میں اس کی فوٹو کاپی استعمال کی جا سکتی ہے۔